# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

*OFFICIAL REPORT*

Wednesday, the June 10, 2020
(299th Session)
Volume V, No.03
(Nos.01-09)

*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad*

| Volume V | SP.V (03)/2020 |
|---|---|
| No.03 | 15 |

# Contents


1. Recitation from the Holy Quran ..... 1
2. FATEHA ..... 2
3. Questions and Answers ..... 2
4. Leave of Absence ..... 95
5. Calling Attention Notice moved by Senator Mian Raza Rabbani regarding Tragic Incident of PIA Plane crash at Karachi ..... 98
   - Senator Mian Raza Rabbani ..... 98
   - Senator Sherry Rehman ..... 101
   - Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition ..... 104
   - Senator Muhammad Javed Abbasi ..... 106
6. Calling Attention Notice moved by Senator Kauda Babar regarding delay in Construction of Pakistan Consulate in Zahidan city of Iran ..... 118
   - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House 119
7. Laying of Annual Report of Election Commission of Pakistan for the year 2019 ..... 120
8. Point of Public Importance raised by Senator Kauda Babar regarding Unbecoming Attitude of Chairperson, FBR ..... 120
9. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Ali Khan Saif regarding Levying more Federal Excise Duty on Cigarettes of international brands and Criminal Negligence of FBR in this regard ..... 122
10. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Ali Khan Saif regarding the Implementation of the Concepts of Virtual Hospitals ..... 126
11. Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding Provision of PCR-testing machines to Balochistan ..... 127
12. Point of Public Importance raised by Senator Mustafa Nawaz Khokhar regarding Grievances of the Education sector during the Pandemic COVID-19 ..... 128
    - Senator Sitara Ayaz 130
13. Point of Public Importance raised by Senator Waleed Iqbal regarding the Incident of Brutal Killing of an eight year old girl, Zahra Shah, by a couple in Rawalpindi ..... 131
14. Point of Public Importance raised by Senator Sassui Palejo regarding cases of Bogus Domiciles and PSDP schemes related to Sindh ..... 134
15. Point of Public Importance Raised by Senator Naseeb Ullah Bazai on Locust Attack in Balochistan ..... 137
16. Point of Public Importance Raised by Senator Mushahid Hussain Sayed Regarding Giving Respect to the Mayor Islamabad. ..... 138
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House 139

17. Point of Pubic Importance Raised by Senator Mushtaq Ahmed Regarding Shortage of Petrol in Khyber Pakhtunkhwa ..... 140
18. Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding the Problems Faced by the People of Balochistan at Chaman gateway ..... 141
19. Point of public importance by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding confirmation of domiciles and non-availability of Internet services and reinstatement of Internet services in some areas of Balochistan ..... 142
20. Point of public importance raised by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding Shortage of Petrol in the country ..... 144
    - Point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding Redressal of Allocation of Budget Development Schemes ..... 145

# SENATE OF PAKISTAN
# SENATE DEBATES

Wednesday, the June 10, 2020

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

---

## Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾

ترجمہ: (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یقین جانو اللہ تم کو جس بات کی نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہوتی ہے۔ بیشک اللہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی بھی اطاعت کرو اور تم میں سے جو لوگ صاحب اختیار ہوں، ان کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کے حوالے کر دو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔

(سورۃ النساء: آیات 58 تا 59)

## FATEHA

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ سینیٹر سراج الحق صاحب آپ دعا کروائیں کہ جو بھی پاکستانی کورونا کی وبا سے فوت/ شہید ہوئے ہیں۔ جی محمد عثمان خان کاکڑ صاحب۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: جناب چیئرمین! عبدالقیوم اچکزئی صاحب راولپنڈی اور اسلام آباد سے ہماری پارٹی کے بہت سینیئر رہنما تھے، ان کے لیے بھی دعا کریں۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عبدالقیوم خان اچکزئی صاحب کے لیے بھی دعا کریں۔ مقبوضہ کشمیر کے شہداء کے لیے بھی دعا کریں۔

(اس موقع پر سینیٹر سراج الحق نے ایوان میں تمام شہداء کے لیے دعائے مغفرت کرائی)

جناب چیئرمین: اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو اس وبا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ باقی تو سب مسلمان جب مر جاتے ہیں تو ان کے لیے دعا تو ہونی چاہیے، وہ ہمارا دینی اور اخلاقی فرض ہے لیکن مقبوضہ کشمیر کے لیے خدارا! دعائیں کرکے اپنی جان نہ چھڑوایا کریں۔ مقبوضہ کشمیر کے شہداء کا بدلہ لینا ہمارا فرض ہے اور دعاؤں سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

## Questions and Answers

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار محمد شفیق ترین صاحب۔

*(Def.)* *Question No. 172 Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen: Will the Minister for Climate Change be pleased to state the details of schemes of new plantation and protection of existing forests launched or to be launched in the Province of Balochistan under the project of "Green Pakistan Programme-Revival of Forestry Resources in Pakistan" reflected in the PSDP for the fiscal year 2018-19?

Ms. Zartaj Gul: The "Green Pakistan Programme-Revival of Forestry Resources in Pakistan" has been up scaled as the "Ten Billion Tree Tsunami Programme". The programme will be implemented all over country with the support of Provincial Forest Departments for a period of four years. The cost of the programme is

Rs. 125.184 billion. During first phase of the programme 3.29 billion plants will be planted/regenerated. The umbrella PC-I of the programme has been approved by ECNEC on 29-08-2019. An allocation of Rs. 20.171 billion has been made in the Umbrella PC-I scheme for Balochistan to plant/regenerate 100 million plants. The Government of Balochistan will share about 50% of the total cost i.e. Rs. 10.073 billion. It is planned that block plantations will be established on 1500 acres in each district. Besides plantation will also be established mainly along roads/canals, urban forestry and mangroves.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: جی چیئرمین صاحب۔ وزیر صاحبہ نے کہا کہ اس منصوبے میں پہلے مرحلے میں 3.29 billion درخت/پودے لگنے ہیں۔ اس کی منظوری 29 اگست، 2019 کو ایکنک نے دی ہے۔ ایک financial year گزر گیا ہے، اس پر کتنا عمل درآمد ہوا ہے اور اس کی موجودہ کیا position ہے اور اگر یہ منصوبہ late ہے تو صوبوں کی طرف سے late ہے یا Federal Government کی طرف سے late ہے؟

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change.

محترمہ زرتاج گل (وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی): چیئرمین صاحب! late تو تھوڑے بہت ہیں، یہ ECNEC کی approval کے لیے تمام صوبوں کو ہم نے اکٹھا کیا، ECNEC کی approval بھی شاید late نہ ہوتی اگر ہمیں صوبے اپنے targets پہلے دے دیتے۔ بلوچستان کی طرف سے اور سندھ کی طرف سے targets تھوڑا late آئے لیکن fortunately, in the end ہم تمام کو اکٹھے بٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کی approval اگست 2019 سے ہے۔ آپ نے اپنے شہر کے حوالے سے پوچھا ہے کہ ابھی تک کتنا target پورا کیا ہے۔ آپ کے صوبے کو ابھی تک ہم نے 50 کروڑ release کیے ہیں۔ پچاس کروڑ کا مطلب ہے کہ آپ کے اپنے صوبے میں کیونکہ یہ 50-50% ہے۔ اس طرح یہ ٹوٹل ایک ارب کے قریب بن جاتے ہیں۔ دوسرا، ہم نے آپ کو wild life میں 200 million یعنی 20 کروڑ دیے ہیں۔ آپ لوگ بلوچستان میں 16 لاکھ plants لگا چکے ہیں۔ آپ کا total target دس کروڑ کا تھا۔ ظاہر بات ہے یہ تھوڑا کم ہے لیکن

اچھی بات یہ ہے کہ جو nurseries ہیں، ان میں ان شاء اللہ، آپ کو ایک کروڑ دس لاکھ پودے لگا کر دیے جائیں گے۔ پودے لگانے کے لیے saplings اور nurseries چاہییں تو nurseries develop ہو رہی ہیں۔

آپ نے جو کہا کہ صوبے کی طرف سے late ہے یا ہماری طرف سے، اصل بات یہ ہے کہ targets نہیں آ رہے تھے۔ خوش قسمتی سے اب وہ targets آ گئے ہیں تو اب اس پر اللہ کے فضل سے full throttle پر کام شروع ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کبیر محمد شہی صاحب! ضمنی سوال پوچھ لیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں محترمہ وزیر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس project کے لیے 125 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ NFC Award کے حوالے سے تو ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ بلوچستان کی آبادی کم ہے، ہم NFC Award کو 72 سالوں سے بھگت رہے ہیں جو ہمارا یہ حال ہے۔ ابھی رقبے کے لحاظ سے ہمارا صوبہ آدھا پاکستان ہے جبکہ اس مد میں بلوچستان کے لیے 125 ارب روپے میں سے 20 ارب روپے رکھے گئے ہیں جبکہ اس کا بھی آدھا حکومت بلوچستان دے گی۔ یہ چیز اس جواب میں لکھی ہوئی ہے۔ 125 ارب روپے میں بلوچستان کو صرف 10 ارب اس project کے لیے دیا جاتا ہے۔ اگر آبادی نہیں تو رقبہ تو آدھے پاکستان پر مشتمل ہے۔ چاہیے تو یہ ہے کہ 125 ارب میں سے 60 یا 70 ارب آپ بلوچستان کے لیے رکھتے۔ بلوچستان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر پانی ختم ہو رہا ہے، پانی کی سطح بہت نیچے چلی گئی ہے، درختوں کے نہ ہونے کی وجہ سے بارشوں کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس project کا سندھ، پنجاب اور خیبر پختونخوا سے زیادہ حقدار بلوچستان ہے۔ وہاں پر کیوں صرف 10 ارب روپے دیے گئے۔ یہ تقسیم کس بنیاد پر کی گئی، اس بات کا جواب مجھے دیا جائے۔

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change please.

محترمہ زرتاج گل: سینیٹر صاحب کی reservation بالکل ٹھیک ہے۔ انہوں نے NFC کے حوالے سے جو بات کی ہے، میں NFC میں نہیں بیٹھتی۔ انہوں نے یہ بات ٹھیک کی ہے کہ سب سے زیادہ land بلوچستان کے پاس ہے لیکن سینیٹر صاحب! آپ کا problem یہ ہے کہ آپ کے پاس mountain ranges سب سے زیادہ ہیں، آپ کے پاس arid zones ہیں اور موسم بہت زیادہ سخت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ ہم سے 10 ارب یا 20 ارب بھی لے سکتے ہیں کیونکہ Federation نے تو بڑے بھائی کا کردار ادا کرنا ہے لیکن target

بلوچستان کی حکومت نے دینا ہے۔ اگر بلوچستان کی حکومت آج ہمیں اپنا target بڑھا کر دیتی ہے اور وہ سمجھتی ہے کہ ان کی capacity اتنی ہے، ان کا Forest Department اتنا کام کر سکتا ہے تو آج آپ اپنے targets double کر دیں، وفاق اور ہماری وزارت آپ کے پیسے double کر دے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر عبدالقیوم صاحب۔

سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم (ہلال امتیاز، ملٹری): جناب چیئرمین! اس حکومت کا afforestation کی طرف دھیان قابل تعریف ہے کیونکہ forestation ہماری ضرورت ہے لیکن اس سوال کے اندر دو parts تھے۔ ایک تو یہ تھا کہ new plantation پر progress کیا ہے جبکہ دوسرا یہ تھا کہ protection of existing plants کی صورت حال کیا ہے۔ ابھی جو new plantation کی بات ہے، میں حیران ہوں کہ ان کے manifesto میں billion trees کا ذکر ہے، ابھی دو سال گزر چکے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اتنا delay کیوں ہے؟ ابھی تک اگر دو years میں یہ حالت ہے اور آگے بھی will be done لکھا ہوا ہے۔ دوسری بات، جو protection ہے deforestation کے لیے، جو ہمارے علاقے خالی ہو رہے ہیں، northern areas میں لکڑی کاٹی جا رہی ہے، سڑکیں بنتی ہیں، آبادیاں آتی ہیں، اس کے لیے کیا کر رہے ہیں کیونکہ اس کا جواب میں ذکر ہی نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change.

محترمہ زرتاج گل: چیئرمین صاحب! محترم سینیٹر صاحب نے پوچھا کہ delay کیوں ہے تو delay کے متعلق تو میں نے already بات کر دی ہے۔ جب ہم نے 10 Billion Tree Tsunami کا منصوبہ بنایا تو ہم اسلام آباد کے area میں تو دس ارب درخت نہیں لگا سکتے، ہم تو گلگت بلتستان اور تمام صوبوں سے ہی targets لیں گے۔ آپ کے صوبہ بلوچستان کے targets سب سے زیادہ late تھے اور پھر حکومت سندھ کے بھی late تھے۔ آپ ہمیں targets جلدی دیتے تو ہم یہ project جلدی شروع کرتے۔ By any means اگست 2019 میں یہ شروع ہو گیا ہے۔ آپ نے natural forest کے بارے میں بات کی، وہ آپ کا valid question ہے۔ بنیادی طور پر بلوچستان میں نئے forests کی بجائے ان کے پاس old forests بہت اچھے ہیں۔ بلین ٹری سونامی میں اس کا ہم نے 40 to 60%, regeneration کے لیے ہی رکھا ہے۔ میں نے آپ کو wild life and biodiversity کے حوالے سے بھی اس کی

progress, 200 million کی بتائی ہے۔اس کے علاوہregeneration کے حوالے سے ابھی ایک سوال بھی ہے جو کہ زیارت سے related ہے تو اس کے متعلق بھی میں آپ کو بتاؤں گی کہ کتنے فیصد کس forest کے حوالے سے ہم آپ کو دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر چوہدری تنویر خان صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ سوال پڑھا گیا تصور کیا جائے۔

(Def.) *Question No. 173 Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Information Technology and Telecommunication be pleased to state:

(a) whether it is a fact that National Telecommunication Corporation (NTC) has laid optical fiber cable in Keti Bandar, Port Qasim and Jewani, if so, the names of areas covered by the cable, length of cable laid and expenditure incurred on the same; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the present Government to properly maintain and further improve the said cable, if so, the details thereof?

Syed Amin-ul-Haq: (a) i. Yes, NTC laid Optical Fiber Cable (OFC) from Port Qasim to PNAD (85-KM), Gwadar to Jiwani (115-KM) and at various local spur links making total length of cable 240-KM. Major portion of OFC (i.e. 682-KM) on main routes was executed by NLC.

ii. Areas covered were Hub, Uthal, Agore, Urmara, Badook, Pasni Gwadar and Jiwani.

iii. Total expenditure incurred is Rs. 367.87 million.

(b) Yes.

It is highlighted that OFC laid along coastal belt from Port Qasim to Jiwani has been totally damaged due to four floods during 2005-10. Due to the major damages, cable cannot be improved/ operationalized.

On the initiatives of the present Government a proposal for replacement with new Fiber Cable

Network is under process for approval.

Mr. Chairman: Question No. 325. Senator Chaudhary Tanvir Khan. The member is not present, answer taken as read.

(Def.) *Question No. 325 Senator Chaudhary Tanvir Khan: Will the Minister for Climate Change be pleased to state whether any survey has been conducted by the Federal Government to determine the ratio of industrial pollution in the country during the last ten years, if so, the details thereof?

Ms. Zartaj Gul: After 18th constitutional amendment, Pakistan Environmental Protection Agency (Pak-EPA) is mandated with its function under Pakistan Environmental Protection Act, 1997 for protection, conservation and rehabilitation of environment in Islamabad Capital Territory (ICT) only.

However, as far as ICT is concerned, there are approximately 185+ industrial units including different scale of sizes. Major industries in Islamabad are steel furnaces, marble and pharmaceuticals industries which are also under observation by Pak-EPA.

In February 2018, Pak-EPA conducted an ambient air quality assessment survey of entire industrial areas of ICT. The survey report data is enclosed at Annex-I.

Also, Pak-EPA led a detailed survey of different industrial zones of Islamabad to identify and categorize the number and types of industries (Annex-II).

Further, in order to tackle the issues of air and water pollution in ICT, Pak-EPA has notified the following National Environmental Quality Standards;

- NEQS for ambient air under S.R.O. No. 1062(I)/2010
  (Annex-III).
- NEQS for municipal and liquid industrial

effluents and industrial gaseous emission, under S.R.O No. 549(I)/2000 (Annex-IV) and

According to above NEQS, all the industries of ICT are bound to control water and air pollution through installation of water treatment system/pollution control systems. Correspondingly, all the major industries falls in the jurisdiction of ICT submit the compliance reports of above NEQS which are being ensured by Pak-EPA.

Pak-EPA monitors the ambient air quality data of Islamabad Capital Territory (ICT) on daily basis. The data consists of environmental parameters such as SOx, NOx, CO, $O_3$ and Particulate Matter (PM) which are being analyzed by using fixed ambient air monitoring station set at Sector H-8/2, Islamabad in the premises of Pak-EPA in accordance with the methods and procedures prescribed by USEPA. During previous year, no such hazardous air has been observed in ICT.

The daily and monthly air quality data generated by Pak-EPA for ICT is available at the official website (www.environment.gov.pk) and TWITTER account @PakEpaIslamabad.

In response to Pak-EPA's initiatives for industries and brick kilns, air quality has become better and healthier during the year 2019 as compared to previous few years.

*(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)*

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں عتیق شیخ صاحب۔

(Def.) *Question No. 330 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Climate Change be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to import electric and hybrid buses, trucks and other vehicles in the country, if so, the details thereof?

Ms. Zartaj Gul: The Prime Minister's Committee on Climate Change in its first meeting held on 17th May 2019 decided that "Climate Change Division shall, in consultation with all relevant stakeholders, examine the practically and financial viability of the "Incentive Package" to introduce Electric Vehicles in the country and a Policy on EVs shall be placed before the Cabinet".

2. In line with the above mentioned directions, Ministry of Climate Change undertook a number of consultative sessions with the relevant stakeholders (including FBR, Petroleum Division, Oil refineries/OMCs, and EDB, M/o Industries) to formulate the National Electric Vehicle Policy. The Electric Vehicle Policy was submitted to Cabinet after intensive consultations with relevant stakeholders. Cabinet has approved National Electric Vehicle Policy in its meeting of 5th November, 2019.

These EV penetration targets are as follows:

Table 1: EV penetration targets approved by the Prime Ministers Committee on Climate Change.

| EV Penetration Targets | Medium Term Targets (Five Years Cumulative) | Long Term Targets (2030) |
|---|---|---|
| Cars (including Vans, Jeeps and small trucks) | 100,000 | 30% of New Sales (Approximately 60,000) |
| Two and Three Wheelers | 500,000 | 50% of New Sales (Approximately 90,000) |
| Four wheelers of UNECE 'L' Category | | |
| Buses | 1,000 | 50% of New Sales |
| Trucks | 1,000 | 30 % of New Sales |

3. The policy aims to achieve the aforementioned targets through offering incentives to customers and industry, providing guidelines to the concerned authorities and through detailing various other requisite measures needed to achieve the set targets. The salient aspects of the policy are as follows:

1.0 Incentives

1.1 Incentives for new cars

The incentives related to electric cars are listed below:

- All EVs manufactured locally shall be sold at 1% GST for first seven years.
- EVs shall be exempted from vehicle registration fee and annual token tax.
- All EV specific parts shall be allowed import at 1% custom duty for next two years.
- All EV specific components and module used in manufacturing EV parts shall be allowed at 1% customer duty for the next seven years.
- For the first two years, up to 3 years old 'used' all-EVs shall be allowed import for transfer of technology (ToT) as the local manufacturing industry gets mature.

1.2 Incentives for Two and Three Wheelers/Low Speed Electric Cars

- All EVs manufactured locally will be sold at 1% GST for seven years respectively.
- EVs shall be exempted from registration fees and annual token tax.
- EV specific parts shall be allowed import at 1% custom duty for next two years.
- All EV specific components and module used in manufacturing EV parts shall be allowed at 1% customer duty for the next seven years.

1.3 Incentive for Buses and Trucks

- The government shall purchase 1,000 all electric buses and will ask commercial operators to operate them for a concessionary period, given that they establish the requisite charging infrastructure.
- The first 200 electric buses shall be imported at less than 1% custom duty and be sold at 1% GST with the agreement that the other 800 buses shall be manufactured in Pakistan.
- For buses manufactured locally, the EV specific parts (non-local) shall be allowed import at 1% custom duty. Moreover, locally manufactured buses shall be sold at 1% GST.
- Electric Buses will have no registration fees or annual tax.
- Metro buses and BRT routs in Lahore, Islamabad/Rawalpindi, Multan and Peshawar shall be prioritized for electrification of buses.

1.4 Incentives for Setting Up EV Manufacturing Units

- The exiting automakers may use their already established location for converting to EV assembly/manufacturing facility under Greenfield investment regulation of prevailing Auto Development Policy 2016-21.
- The State Bank may allow lower financing rates for EV manufacturing plants to setup under Long Term Financing Facility (LTFF) to encourage prospective EV manufacturers towards export.

1.5 Incentives for EV Components and Modules Manufacturing

- To encourage transfer of technology, for the first two years all types of motors, batteries,

electronics and their individual components etc. utilized in EVs shall be imported at 1% custom duty and 1% GST.

- Components and parts for manufacturing of conversion kits shall be allowed import at 1% custom duty and be allowed sale at 1% GST for the first five years.

1.6 Incentive for Charging Infrastructure and Batter Swapping Stations

- For the first two years all level-2, level-3 and any other chargers beyond level-3 shall be imported at 1% custom duty and 1% GST. Same custom duty and GST incentives will also apply to their components.
- All entities offering public level-2 charging shall be allowed to show the installation cost of the charging facility as Corporate Social Responsibility (CSR) contribution.
- Other new technologies of charging like super capacitor, stationary and on-road wireless charging and other upcoming technologies shall be allowed at 1% custom duty and 1% GST for the first 5 years.
- All chargers above Level-1 shall be installed with special electricity smart meters to bill the electricity cost accurately and also to control peaks at the grid.

2.0 Charging Infrastructure

- Charging infrastructure shall be installed at different points in all major cities. In each major city at least one DC fast charging station shall be installed in every 3x3 km area.
- DC fast chargers shall be installed along major motorways and highways after every 25-50 km

on both sides of the road.

- Pilot charging infrastructure shall be carried out in Lahore due to smog issues. DISCOS shall be responsible to identify the feeders load from DC fast chargers can be managed.
- Existing CNG and Fuel stations are encouraged to take a leading role in establishment of charging infrastructure. In this regard Oil Marketing Companies (OMC's) are encouraged to take a leading role in the development of charging infrastructure for EVs.

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: میں سب سے پہلے شکر گزار ہوں کہ اس حکومت نے آکر اس پر کوئی فیصلہ تو کیا حالانکہ بہت عرصے سے electronic vehicles کا معاملہ pending تھا۔ جب ہم اس جواب کی طرف آتے ہیں تو آخر میں جو دو چیزیں ہیں، مجھے ان پر clarification چاہیے۔ جواب میں لکھا ہے:

> "All Electric Vehicles specific components and module used in manufacturing Electric Vehicles parts shall be allowed at 1% custom duty for the next seven years."

میرا specific سوال اسی سے متعلق ہے، کیا اس کے علاوہ اور کسی قسم کی ڈیوٹی اس پر ہو گی یا نہیں۔ دوسرا سوال بھی بہت ضروری ہے، ان کے جواب میں لکھا ہے کہ for the first two years, electic vehicles تین سال پرانی used بھی import کی جا سکتی ہیں جو کہ transfer of technology basis پر ہوں گی۔ کیا یہ complete unit آئے گا؟ اس کو import کون کر سکے گا؟ اس کا طریقہ کار کیا ہو گا؟

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change please.

محترمہ زرتاج گل: جناب چیئرمین! ہماری وزارت نے پچھلے سال پاکستان میں پہلی مرتبہ Electric Vehicle Policy Cabinet سے approve کروائی ہے۔ ہمارے ملک میں almost 43 to 47% emissions vehicular ہیں۔ ہم اپنی next

generation کے لیے E-Vehicular Policy پر جانا چاہ رہے ہیں لیکن جو ان کا specific سوال ہے کہ اس پر کتنی ڈیوٹی ہو گی اور کیا ہو گا، I beg to vow کہ وہ بنیادی طور پر Ministry of Industries سے آئے گا کہ انہوں نے import duty کتنی لگانی ہے، کتنی اس پر taxation کرنی ہے، وہ میری وزارت کا mandate نہیں ہے۔ ابھی پچھلے ہفتے حماد اظہر صاحب نے جو Industries کے وزیر ہیں، ایک میٹنگ بلائی ہے۔ ابھی تو وہ اس کی first stage ہے۔ جب اس کے agenda points آئیں گے، جو انہوں نے طے کیا اور جو اس پر taxation ہو گی یا جس کو allow کیا جائے، جتنا import bill ہو گا، وہ پھر میں آپ کو next اجلاس میں بتا سکوں گی لیکن بنیادی طور پر ہم policy makers ہیں۔ ہماری Ministry of Climate Change نے E-Vehicle Policy متعارف کروائی ہے لیکن Pakistan Engineering Council پھر اسی طریقے سے Ministry of Industries نے ہی یہ طے کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: میڈم! آپ معلومات لے کر سینیٹر صاحب کو provide کر دیں۔ سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی، ضمنی سوال کر لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: جناب چیئرمین! معزز وزیر صاحبہ ایک چیز بتائیں گی کہ کیا hybrid and electronic vehicles کو آپ ملک میں manufacture کریں گے تاکہ اس کی قیمت کم ہو اور لوگ afford کر سکیں یا on the other hand آپ انہیں import کریں گے؟ جب آپ import کریں گے تو آپ foreign exchange بھی ضائع کریں گے اور ان کی قیمتیں بھی کچھ زیادہ ہوں گی۔

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change.

محترمہ زرتاج گل: جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، ہمارا basic مقصد، خواہش اور کوشش بھی یہی ہے کہ industries and hybrid vehicles ہمارے ملک میں بنیں اور ہماری industries flourish کریں۔ اس میں کچھ companies کا پاکستان میں بہت hold ہے، ابھی تو اس کے خلاف بھی resistance آ رہی تھی۔ یہ تو بڑی initial stages ہیں کہ battery کہاں سے آنی ہے؟ Ministry of Science and Technology ہمارے ساتھ اس پر کام کر رہی ہے۔ میں یہ surety دیتی ہوں کہ ہماری

اپنی market بنے اور ہم باہر سے چیزیں نہ منگوائیں تاکہ ہمارا import bill کم ہو جائے، سینیٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار شفیق ترین صاحب، ضمنی سوال۔

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال نہیں ہے بلکہ میرا Q. No. 175 رہ گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب۔

(Def.) *Question No. 331 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Climate Change be pleased to state:

(a) whether it is a fact that vehicles emission has been creating huge air pollution in the ICT, if so, the percentage of air pollution caused by transport in the ICT; and

(b) the steps being taken by the Government to introduce the zero-emission transportation system in ICT?

Ms. Zartaj Gul: (a) After 18th constitutional amendment, Pakistan Environmental Protection Agency (Pak-EPA) is mandated with its function under Pakistan Environmental Protection Act' 1997 for protection, conservation and rehabilitation of environment in Islamabad Capital Territory (ICT) only.

According to a study conducted by EPA-Punjab transportation sector accounts for 43% of the airborne emissions. As far as ICT is concerned, the vehicular emissions are one of the major sources of air pollution in capital city. Vehicular emissions cause higher particle pollution in Islamabad due to excessive vehicular emissions. The particulate matter 2.5 microns (particle pollution) has reached at the highest ratio of about 41 micrograms per meter cube on average. (Data source: Pak-EPA).

Over the last 2 years, huge jump was observed in the number of vehicles in ICT which was about 125 thousands from the year 2016 to 2017. According to ITP (Islamabad Traffic Police), daily 25,000 to 30,000 vehicles enter in ICT by three main entrances. Total number of vehicles registered has reached to 78,082 in 2017 by Motor registering authority, Excise and Taxation department ICT.

(Data source: Excise and Taxation Department, Islamabad and Islamabad Traffic Police, Islamabad).

(b) In order to tackle the issues of vehicular emissions in ICT, Pak-EPA has notified the following National Environmental Quality Standards (NEQS) for vehicular emission standards under SRO No. 72(KE)/2009 (NEQS for motor vehicle exhaust and noise) (Annex-I).

Whereas, it has been observed that the major factor of vehicular emission pollution is the old age diesel truck and buses. Diesel vehicles due to overloading, faulty injection nozzles and weak engine emit excessive graphite carbon (visible smoke).

Since it is estimated that the transportation sector accounts for 43% of the airborne emissions in the country, therefore, the Government of Pakistan has approved mandated minimum penetration targets for Electric Vehicles. The National Electric Vehicle Policy developed by MoCC and approved by Cabinet in principle. This is being perused rigorously to ensure meeting the penetration numbers set forth.

In addition to above, the government's anti-air pollution measures to control vehicular emissions are stated below;

- Oil that meets EU's Euro-4 emission standard will now be imported. By the end of 2020, a

shift will be made to oil that meets preferably Euro-5 emission standard.

- Oil refineries will be given a three-year warning period to improve the quality of oil produced. If they fail, they will be shut down.
- The auto industry will be asked to shift towards electric vehicles. Most buses will either be electric or CNG-based.

REGISTERED No. M-302

# The Gazette of Pakistan

EXTRAORDINARY

PUBLISHED BY AUTHORITY

KARACHI, TUESDAY, AUGUST 18, 2009

## PART II

**Statutory Notifications containing Rules and Orders issued by all Ministries and Divisions of the Government of Pakistan and their Attached and Subordinate Offices and the Supreme Court of Pakistan**

GOVERNMENT OF PAKISTAN

### MINISTRY OF ENVIRONMENT

NOTIFICATION

*Karachi, the 16th May, 2009*

**S.R.O. 72 (KE)/2009:**

In exercise of the powers conferred under clause (c) of sub-section (2) of section 6 of the Pakistan Environmental Protection Act, 1997 (XXXIV of 1997), the Pakistan Environmental Protection Agency, in anticipation of approval of the Pakistan Environmental Protection Council, is pleased to direct that the following further amendments shall be made in its Notification No. S.R.O. 742(I)/93, dated the 24th August, 1993, namely :-

In the aforesaid Notification, in paragraph 2

(1) Annex-II [illegible] will be [illegible]

Annex-III (Amended)

## NATIONAL ENVIRONMENTAL QUALITY STANDARDS FOR MOTOR VEHICLE EXHAUST AND NOISE

### (i) For Inuse Vehicles

| S. No | Parameter | Standards (maximum permissible limit) | Measuring method | Applicability |
|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 |
| 1. | Smoke | 40% or 2 on the Ringlemann Scale during engine acceleration mode | To be compared with Ringlemann Chart at a distance of 6 metres or more. | Immediate effect |
| 2. | Carbon Monoxide | 6% | Under idling conditions Non-dispersive infrared detection through gas analyzer. | |
| 3. | Noise | 85 db (A) | Sound-meter at 7.5 meters from the source. | |

### For new Vehicles

*EMISSION STANDARDS FOR DIESEL VEHICLES*

(a) For Passenger Cars and Light Commercial Vehicles (g/Km)

| Type of Vehicle | Category/Class | Tiers | CO | HC+ NOx | PM | Measuring Method | Applicability |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 3 |
| Passenger Cars. | M 1; with reference mass (RW) upto 2500 kg. Cars with RW over 2500 kg. to meet N1 category standards. | Pak-II, IDI | 1.0 | 0.7 | 0.08 | NEDC (ECE 15+ EUDCL) | All imported and local manufactured diesel vehicles with effect from 01-07-2012. |
| | | Pak-II DI | 1.0 | 0.9 | 0.10 | | |

| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| Light Commercial Vehicles | NI-I(RW-1250 kg) | Pak-II, IDI | 1.0 | 0.70 | 0.08 | | |
| | | Pak-II, DI | 1.0 | 0.90 | 0.10 | | |
| | NI-II(1250 kg < RW <1700 kg) | Pak II IDI | 1.25 | 1.0 | 0.12 | | |
| | | Pak-II, DI | 1.25 | 1.3 | 0.14 | | |
| | NI-III(RW > 1700 kg) | Pak II, IDI | 1.50 | 1.2 | 0.17 | | |
| | | Pak-II DI | 1.50 | 1.6 | 0.20 | | |

| Parameter | Standards (maximum permissible limit) | Measuring method |
|---|---|---|
| | 85 db (A) | Sound - meter at 7.5 metres from the source |

(b) For Heavy Duty Diesel Engines and Large Goods Vehicles (g/Kwh)

| Type of Vehicle | Category/ Class | Tiers | CO | HC | NOx | PM | Measuring Method | Applicability |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | | 6 | 7 | 8 | 9 |
| Heavy Duty Diesel Engines | Trucks and Buses | Pak II | 4.0 | 1.1 | 7.0 | 0.15 | ECE-R-49 | All imported and local manufactured diesel vehicles with the effect 1-7-2012 |
| Large goods Vehicles | N2(2000 and up | Pak II | 4.0 | 7.0 | 1.10 | 0.15 | EDC | |

| Parameter | Standards (maximum permissible limit) | Measuring method |
|---|---|---|
| Noise | 85 db (A) | Sound - meter at 7.5 metres from the source. |

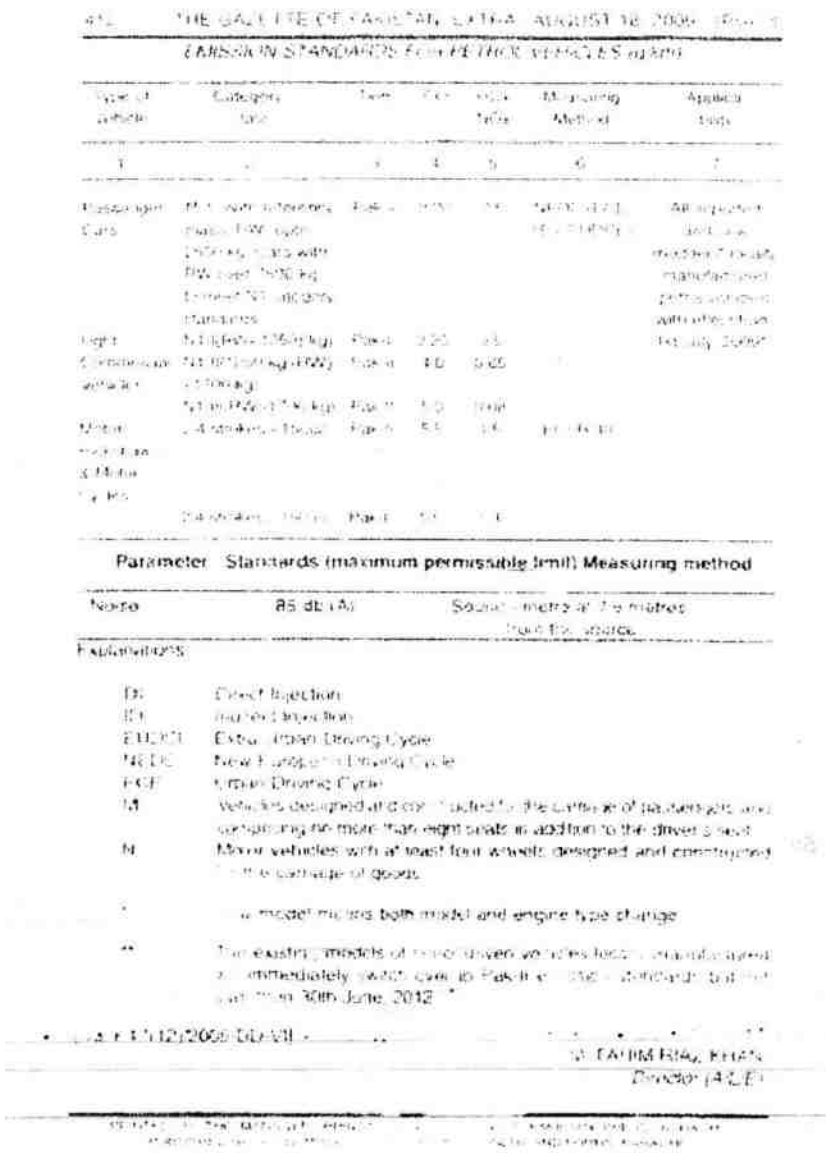

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! اس کے بارے میں کوئی مہم چلائی گئی ہے کیونکہ اس میں لکھا تھا اور ہم ICT کی بات کر رہے ہیں، اس میں بھی ICT, EPA and 18th Amendment کا ذکر آگیا۔ جناب والا! میرا سوال بڑا specific ہے، کوئی مہم چلائی جاتی ہے؟ اگر چلائی گئی ہے تو وہ گاڑیاں جو emissions create کرتی ہیں، جو زیادہ pollution create

کرتی ہیں، ان کے بارے میں اسلام آباد میں کوئی مہم چلائی جاتی ہے؟ اگر کوئی آخری مہم چلائی گئی ہے تو اس کے بارے میں بتادیں کہ وہ کب چلائی گئی تھی؟

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی، آپ بتائیں کہ last کوئی مہم چلائی گئی ہے؟

محترمہ زرتاج گل: جناب چیئرمین! ہم تو سارا سال awareness ہی پر کام کرتے ہیں اور ICT میں ہم یہاں کی پولیس کے ساتھ باقاعدہ لوگوں میں جاتے ہیں، pamphlet چھپواتے ہیں، لوگوں میں جا کر انہیں awareness دیتے ہیں، seminars ہوتے ہیں لیکن unfortunately بات پھر وہی ہے کہ ابھی تک ملک میں ایک policy نہیں ہے۔ جب سے پاکستان بنا ہے جتنی پرانی بسیں، پرانی گاڑیاں یا پرانے ٹرکوں کے انجنوں کا کیا وقت ہونا چاہیے کہ ہم انہیں phase out کر دیں یا ان بسوں اور گاڑیوں کو روک دیں لیکن emissions پر ہم Traffic Police کے ساتھ باقاعدہ awareness پر بھی کام کرتے ہیں اور practically لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور گاڑیوں کو بھی پکڑتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نزہت صادق صاحبہ۔

سینیٹر نزہت صادق: شکریہ، جناب چیئرمین! یہاں vehicle emissions کی بات ہو رہی ہے تو یہ Corona days ہیں، سڑکوں پر کم گاڑیاں تھیں، اس دوران انہوں نے کوئی gauge کیا ہے کہ air کی quality کتنی improve ہوئی ہے؟ کیا اس کے کوئی figures ہیں جو یہ ہمارے ساتھ share کریں گی؟

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change.

محترمہ زرتاج گل: جناب چیئرمین! ہماری وزارت کو Covid-19 سے indirectly فائدہ ہوا ہے، چونکہ پاکستان میں سب سے زیادہ vehicular emission industries and vehicles کی وجہ سے ہے اور چونکہ گاڑیوں پر پابندی ہے، کوئی خاص transport نہیں چل رہی ہے۔ ایک survey آیا ہے، اس میں وہ کہتے ہیں کہ emission 6% drop out ہوا ہے۔ دوسرا survey یہ کہتا ہے کہ Particular Matter (PM) جو 2.5% ہے اور یہ سب سے زیادہ dangerous ہے، وہ بھی تقریباً 60% کم ہوا ہے لیکن وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر ہم نے دوبارہ traffic کھول دی، industries بھی کھول دیں تو in the end پھر یہی ہوگا۔ بہتر تو یہی ہو گا کہ ہم لوگ weekend

پر Saturday and Sunday کو Coronavirus کی وجہ سے SOPs کو follow کر رہے ہیں تو میری خواہش اور کوشش ہے کہ اسے پانچ سال continue کیا جائے تاکہ ہمارے ہاں emission کا drop out کم ہو جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عائشہ رضا فاروق صاحبہ۔

سینیٹر عائشہ رضا فاروق: جناب چیئرمین! ابھی وزیر صاحبہ نے بتایا کہ transportation sector accounts for 43% of airborne emissions in the country, انہوں نے National Environmental Quality Standard SRO جو 2009 میں issue ہوا تھا وہ دیا ہے۔

My question is that what is the present Government doing to regulate and ensure that these national environmental quality standards are being followed, given that environmental pollution is such a big issue, not just in our country but globally also. I will be pleased for a specific answer.

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی۔

محترمہ زرتاج گل: جناب چیئرمین! انہوں نے پرانے survey کے بارے میں صحیح بتایا، میں آپ کو اسلام آباد کا بتا سکتی ہوں، ہمارے ہاں EPA 24 hours surveillance کرتی ہے، ہم آپ کو ایک گھنٹے، دو گھنٹے یا ایک مہینے کی surveillance نہیں دیتے اور airborne pollution میں سب سے زیادہ حصہ industries کا بھی ہے۔ میں آپ کو specifically یہ بتا سکتی ہوں کہ جب سے میں وزیر بنی ہوں، پچھلے ایک سال میں ہم نے ICT کے اندر furnace جو لوہا بناتی ہیں، ان industries پر proper air filter technology بنا کر دی ہے۔ اسلام آباد میں روزانہ five ton کے قریب carbon emissions ہوتی تھیں، آپ اس five ton کو thirty days کے ساتھ multiply کریں تو ہم نے آپ کو اسلام آباد میں تقریباً دو ہزار کے قریب emissions ختم کر کے دی ہے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ اسلام آباد میں روزانہ five ton carbon یا جو کالا دھواں جا رہا تھا، ہم لوگوں نے اس کو asset کے اندر change کر دیا، وہ چونکہ powder کی شکل میں آ گیا، اس سے آگے jewellery, diamond etc., اور یہ کلو کے حساب سے بکتی ہے، ہم نے آپ کو تو اس کی ایک by-product بنا کر دی ہے۔ I wish آپ EPA

Islamabad سے جو compliance مانگتی ہیں وہ صوبوں کی EPAs بھی کر لیں تو بہت اچھی بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال سینیٹر میاں عتیق شیخ صاحب۔

(Def.) *Question No. 332 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister In-charge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to prepare and launch a website of all tourist zones/spots in the country, if so, when?

Minister In-charge of the Cabinet Division: Pakistan Tourism Development Corporation (PTDC) has informed that the Corporation is striving to revive tourism industry of Pakistan. PTDC has taken significant steps to promote local attractions through a website / e-portal. PTDC has a plan to develop a new website / e-portal that will highlight tourist attractions and promotes positive image of the country both at national and international levels. The website / e-portal will have pictures, videos, information about tourist spots, cultural, archaeological and historical sites etc. with the purpose to gain attraction of tourists. However there is no plan of developing a tourist zone specific website.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین! میرے سوال کی last line میں تھا کہ جو website بن رہی ہے، اس website میں ملک میں جو tourists zones, spots ہیں کیا ان کا کوئی ذکر ہو گا یا نہیں ہو گا؟ یہ بڑا مختصر سا سوال تھا۔ آج پوری دنیا virtual tourism کی طرف جا رہی ہے، پتا نہیں کہ لاکھوں روپے دے کر یہ website بنوائی گئی ہو گی اور جواب کے آخر میں لکھا ہے کہ 'however there is no plan of developing a tourist zone specific website.' یہ اس کا مطلب بتا دیں کہ جو چیز دنیا develop کر رہی ہے، وہ دنیا کے لیے بہت important ہے، ہمارے ملک کے لوگوں کے لیے یہ کوئی importance نہیں رکھتی۔ Tourism sector جو totally تباہ ہو گیا ہے، وزیر اعظم صاحب نے

specially خود کہا ہے کہ میں اسے خود دیکھوں گا اور وہ ہر جگہ specially tourism sector کی بات بھی کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! tourism is very close to the Prime Minister's heart, وہ پاکستان کے ان لوگوں میں سے ہیں جو کہ politics میں آنے سے پہلے ہی باہر بھی پاکستان کے brand ambassador رہے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں ہماری حکومت پانچ سال رہی تو وہاں tourism پر بہت focus کیا گیا اور اب جب دوبارہ حکومت آئی تو Corona سے پہلے اس پر کافی focus کیا گیا، PTDC پر بھی focus کیا گیا، National Tourism Coordination Board بھی بنایا گیا ہے، nine working groups بنے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ "we should promote the name "Brand Pakistan کیونکہ پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شاید پہلا، دوسرا یا تیسرا ملک ہو جو tourism کی بنیاد پر بے پناہ foreign exchange کما سکتا ہے۔ اس سلسلے میں صوبہ خیبر پختونخوا نے دوبارہ initiative لیا اور ان کے وزیر عاطف خان صاحب نے اس پر بہت کام کیا لیکن اس وقت چونکہ Corona کی وجہ سے سیاحت تھوڑی سی down ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب however there is no plan for developing a tourist zone specific website" کے بارے میں بتائیں۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! اس کے بارے میں یہ ہے کہ چونکہ PTDC کو devolve کر دیا گیا ہے اور 18th Amendment کے بعد تمام صوبے tourism کو خود دیکھ رہے ہیں۔ اس کا specific جواب یہ ہے کہ ہر صوبہ tourism کو خود promote کرے گا، مرکز میں چونکہ یہ already devolve ہو چکا ہے، اس لیے اس کا کوئی plan نہیں ہے۔ ظاہر ہے جب ہم صوبوں میں اسے "Brand Pakistan" کے نام سے آگے لے کر چلیں گے، tourism کو آگے لے کر چلیں گے تو ہر صوبہ اپنی اپنی website اور سب کچھ کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ عتیق شیخ صاحب کی سوچ بالکل ٹھیک ہے کہ PTDC کی جو main website ہو تو اس پر تمام detail ہونی چاہیے and I recommend کہ اگر یہ possible ہو تو اس چیز کو کرنا چاہیے۔

Mr. Chairman: Senator Jehanzeb Jamaldini supplementary please.

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: Hon'ble Minister Sahib یہ جو website بنتی ہے یہ internationally tourist کو اکثر attract کیا کرتی ہے تو it does mean کہ آپ نے پورے پاکستان کی نمائندگی کرنی ہے اور خاص کر Northern Areas no doubt وہ ہمارے assets ہیں، وہاں کی بھی نشان دہی اس میں ہو لیکن میں آپ کو 43% of Balochistan کا بتادوں جہاں پر انگول، زیارت، ارگوائی، شٹو خضدار، کوسٹل ایریا، ہزار گنجی، چلتن جہاں پر naturally ایسی جگہیں ہیں کہ wild life بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ tourist spots ہیں اور یہ مزید بہتر ہو سکتے ہیں۔آپ مجھے فقط یہ بتائیں کہ website میں ڈالنے کے ساتھ ساتھ کبھی آپ نے اپنے Ministerial level پر سوچا ہے کہ ان علاقوں میں tourism کو provincial governments کے ساتھ مل کر build کیا جائے؟

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs please.

جناب علی محمد خان: جناب! میں سمجھتا ہوں کہ جو nine working groups ہیں اس میں لازمی یہ discuss ہوا ہوگا، انہوں نے Balochistan specific سوال کیا ہے۔یہ حقیقت ہے کہ ماضی میں بلوچستان کے tourism کو صرف بلوچستان کی نہیں بلکہ اگر پاکستان میں Northern Areas کی tourism ہے لوگ وہاں پر automatically آتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی طرف سے زیادہ effort کرنے کی ضرورت ہے، بلوچستان گورنمنٹ کر رہی ہوگی لیکن ہم کوشش کریں گے کہ مرکزی گورنمنٹ بلوچستان گورنمنٹ کے ساتھ مل کر اس کو promote کرے اور ایک اور چیز بھی جناب چیئرمین صاحب! کہ یہ tourism ایک ایسی چیز ہے، میں اس پر اٹھارھویں ترمیم والی debate start نہیں کروانا چاہتا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جس میں اگر پورا نہ بھی ہو تو کچھ نہ کچھ hold مرکز کا رہنا چاہیے کیونکہ اگر آپ نے کسی بھی ملک میں جانا ہے تو اس کی مرکزی tourism industry, Federal Government represent کرتی ہے تو اس پر بھی اس august House کو سوچنا چاہیے کہ دنیا سے اگر ہم tourist کو لانا چاہتے ہیں تو یہ بڑا مشکل ہوگا کہ ایک مخصوص صوبہ اس کو attract کرے۔اگر مرکز، ایک ملک اپنے نام سے

attract کرے تو اس کے لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ tourism کو ہمیں کسی نہ کسی level پر مرکز میں مضبوط کرنا ہوگا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ سینیٹر سردار شفیق ترین صاحب۔

(Def.) *Question No. 175 Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen: Will the Minister for Climate Change be pleased to state whether the Federal Government has launched any programme / scheme for protection of the forests of Juniper, Shna, Zaitoon, Palosa, Ghaz and others in various districts of Balochistan, if so, the steps taken under the same so far?

Ms. Zartaj Gul: Ministry of Climate Change has included the protection of natural forests of Balochistan in the PC-I of 'Ten Billion Tree Tsunami Programme' that was approved by ECNEC on 29-08-2019. Counterpart funding has also been committed by the Government of Balochistan. The mentioned forests are included in the PC-I and are to be rehabilitated by the Forest Department of the Government of Balochistan through assisted natural regeneration technique, by establishing enclosures. The rehabilitation programme will be executed over the next four years.

Mr. Chairman: Supplementary please.

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: میرا supplementary Minister Sahiba سے یہ ہے کہ ہمارے زیتون، اشنا اور پلوسہ کے جنگلات کی بڑی بے دردی کے ساتھ کٹائی ہو رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ ہمارے پچھلے پروجیکٹ میں ہے تو وہ تو late ہیں اگر اس پر کوئی عمل درآمد ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بہت قیمتی جنگلات ہیں جو کہ ژوب، قلات اور زیارت کے علاقے میں خراب ہو رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change please.

محترمہ زرتاج گل: انہوں نے جتنے بھی زیارت کے یہ نام لیے ہیں including Zaitoon and Juniper یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس کو UNESCO, living

fossilsکے طور پر establish بھی کر چکا ہے اور یہ جو درخت ہیں یہ ایک ہزار سال سے لے کر چھ چھ ہزار سال تک کے ہیں۔آپ نے ٹھیک کہا کہ ہم نے اسے اپنے brilliantly tsunamiمیں ڈالا ہے لیکن speciallyہم کیا کر سکتے ہیں تو میں آپ کو اتنا ضرور بتا سکتی ہوں کہ کیونکہ میرا Juniperکے حوالے سے خصوصی interestہے کیونکہ یہ جنگل ایک ایک ہزار سال تک رہتے ہیں اور living fossilsہیں۔ یہ دنیا کے wondersمیں سے ہیں۔ آج بھی پاکستان بیت المال کی میٹنگ ہوئی ہے اور ان کے ایجنڈا میں PEPRA Rulesکے مطابق اشتہار بھی دے دیا ہے اور ان کے پاس concept paperبھی آ گیا ہے۔ وہ ہمیں پورے زیارت اور خصوصاً Juniper forest کو protect کرنے کے لیے، کیونکہ لوگوں نے جلانے کے لیے لکڑی بھی کاٹنی ہے، کیونکہ ایندھن کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے یا تو آپ کو گیس پائپ لائن سے سپلائی دے دی جائے لیکن وہ تو اتنے سالوں میں آج تک نہیں بنی ہے ہم Ministry of Climate Changeآپ کے لیے اتنا کر سکتے ہیں کہ زیارت میں جتنے بھی Juniper and national heritage forestsہیں اس کو protect کرنے کے لیے ہم آپ کے علاقے کے تمام گھروں میں energy efficient stoveدے رہے ہیں۔ ہم ensure کریں گے کہ جس دن یہ project launch ہوگا تو ہم آپ کو بھی بلائیں گے اور زیارت میں ایک گھر کے اندر بھی لکڑی نہیں جلے گی۔ ہم آپ کو پاکستان بیت المال کی مدد سے energy efficient stoveدے رہے ہیں، آج ان کے بورڈ کا یہ ایجنڈا بھی تھا تو next launchingجب بھی ہوگی Ministry of Climate Changeآپ کے لیے یہ سب کرے گی۔

Mr. Chairman: Senator Siraj-ul-Haq Sahib! supplementary please.

سینیٹر سراج الحق: چیئرمین صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ جو دور دراز کے علاقے ہیں جس طرح کالام، مدین اور کوہستانی علاقے وہاں پر گیس کی سہولت نہیں ہے اور جنگلات پر بھی پابندی ہے جہاں سے لکڑی نہیں لا سکتے ہیں، environmentکا بھی مسئلہ ہے۔ سوال کے بجائے میری یہ تجویز ہے کہ اگر وزارت چاہے تو ان لوگوں کو گیس subsidyپر مہیا کی جائے جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ لوگ وہاں پر لکڑی کم کاٹیں گے اور اپنی ضرورت کو گیس کی بنیاد پر پورا کریں گے تو کیا حکومت اس بارے میں سوچ رہی ہے؟

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change please.

محترمہ زرتاج گل : جن جن علاقوں میں آپ نے کہا ہے کہ لکڑی کاٹنے پر پابندی ہے اور ہونی بھی چاہیے کیونکہ ہماری حکومت کا، Ministry of Climate Changeکا، Prime Minister Imran Khan Sahibکا vision بھی یہی ہے کہ ہم نے 10 ارب درخت لگانے ہیں اور جو پیچھے درخت کھڑے ہیں انہیں بچانا بھی ہے لیکن یہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کے پاس کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ انہوں نے آخر کھانا تو بنانا ہی ہے تو میں نے یہ جو آپ کو energy efficient stoveکے پراجیکٹ کا بتایا ہے، یہ basicallyہم نے 12 districtsکے لیے کیا ہے اور ہم نے اس میں ratioدیکھی ہے کہ جہاں پر natural forestکاٹا جارہا ہے تو وہاں پر alternative source of energyدے دیں تاکہ وہاں پر درخت نہ کاٹے جائیں تو آپ مجھے specificallyبتائیں کیونکہ ظاہر ہے کہ جہاں پر گیس یا پائپ لائن دینی ہے وہ تو میری وزارت کا mandateنہیں ہے لیکن ہماری وزارت جو اپنی capacityمیں کرسکتی ہے وہ میں آپ کو دیکھ کر بتادوں گی کیونکہ اگر یہ پروجیکٹ ان شاءاللہ کامیاب ہوجائے گا تو ہم اس میں مزید ڈسٹرکٹ شامل کرلیں گے۔

Mr. Chairman: Senator Kabir Ahmed Shahi Sahib! supplementary please.

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے حوالے سے یہ بہت اہم سوال ہے، ضمنی سوال ہے لیکن میں گزارش یہ کروں کہ ہمارے پاس جو صنوبر، شینا کے درخت ہیں یا جو انجیر جو کہ قدرتی ہے یہ ہزاروں سالوں سے ہیں لیکن آپ قلات کو دیکھ لیں تو وہاں پر منفی 18 ,temperatureتک پہنچ جاتا ہے جہاں پر کہ سب سے زیادہ صنوبر پائی جاتی ہے یا زیارت کو دیکھ لیں وہاں پر بھی درجہ حرارت منفی 18,20تک پہنچتا ہے۔ ہمارے لوگوں نے اپنے بچوں کی زندگیاں بچانے کی خاطر صنوبر کو بھی کاٹا، شینا کو بھی کاٹا اور انجیر اور زیتون کے درختوں کو بھی کاٹا، اس فلور پر میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جب تک کہ سرد علاقوں کے لوگوں کے گھروں میں آگ جلانے کے لیے وفاقی حکومت بندوبست نہیں کرے گی تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ شینا بچے گا یا صنوبر بچے گا اور جناب چیئرمین! آپ یقین کریں کہ صنوبر کی ایک انچ growthایک سال میں ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: Supplementaryکرلیں.please

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: میری گزارش ہے اور میڈم منسٹر بیٹھی ہوئی ہیں کہ ایسی کوئی ترتیب کی جائے کہ منفی18 کے درجہ حرارت میں لوگوں کے گھروں میں heating کے لیے بہترین انتظام کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: Minister of State for Climate Change دو suggestions ہی ہیں۔

محترمہ زرتاج گل: یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اور خصوصاً ان کے سوال میں اشنا، زیتون، پلوسا، غزاور جونیپر یہ ہیں natural forest اور ان کا growth rate بہت slow ہے۔ اگر آپ 20 ہزار tree saplings لگاتے ہیں تو اس میں مشکل سے دو ہزار درخت survive کرتے ہیں اور اس کی growth اتنی slow ہے کہ بہت مشکل ہے لیکن میں نے جو آپ کو بتایا کہ 40 to 50 % ہم نے brilliantly tsunami میں regional ratio رکھی ہے۔ ہم 40 hectares پر آپ کو پورا enclosure بنا کر دیتے ہیں اور اس میں آپ کے علاقے کے ایک نگہبان کو ہم job بھی دیتے ہیں اور جو آپ نے یہ کہا ہے کہ جہاں پر لکڑی جلائی جاتی ہے کیونکہ وہاں پر کوئی source of energy نہیں ہے اور لکڑی کاٹنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے تو اس کے لیے چیئرمین صاحب! میں جو بات بار بار بتا رہی ہوں کہ at least میری منسٹری کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ ہم نے 12 districts کو ٹارگٹ کیا including Ziarat. اس میں Neelam Valley بھی شامل ہے اور ہم خصوصاً دیکھ رہے ہیں کہ جہاں پر درختوں کی کٹائی ہوتی ہے اور وہاں کوئی source of energy ایندھن نہیں ہے، ہم وہاں پر آپ کو energy efficient stove دے رہے ہیں تاکہ وہ درخت نہ کاٹیں اور اپنے ایندھن کی ضرورت کو پورا کر سکیں۔

Mr. Chairman: Thank you Minister Sahiba. Senator Bahramand Khan Tangi, not present and placed on the table of the House.

(Def.) *Question No. 335 Senator Bahramand Khan Tangi:

Will the Minister for Climate Change be pleased to state whether it is a fact that industries established near the residential areas in Islamabad cause air pollution;

(b) whether any study has been conducted to measure the extent of air pollution caused by the said

industries, if so, the details of results in each of the said study; and

(c) the steps being taken by the Government to make Islamabad pollution free?

Ms. Zartaj Gul: (a) Pak-EPA takes the legal actions against the industries on non-compliance of the NEQS as permissible under the Pakistan Environmental Protection Act, 1997, if and whenever reported.

In present scenario, no such violation of the Act by any industries near the residential area has been reported.

Pak-EPA ensures the compliance of NEQS by the industries strictly through;

i. Routine site inspection visits by Environmental Monitoring Team (EMT) of Pak-EPA;
ii. Monitoring the ambient air quality data by using fixed and mobile ambient air quality monitoring stations of Pak-EPA;
iii. Online physical monitoring of smoke through high definition cameras installed at the premises of furnace steel industries; and
iv. Reviewing the monthly compliance reports submitted by the industries.

(The daily/monthly air quality data generated by Pak-EPA for ICT is available at the official website (www.environment.gov.pk) and TWITTER account @PakEpaIslamabad).

(b) In ICT, there are approximately 185+ industrial units including different scale of sizes. Among all of these industrial units, major industries are steel furnaces, marble and pharmaceuticals which are also under observation by Pak-EPA.

In February 2018, Pak EPA conducted an ambient air quality assessment survey of entire industrial areas of

ICT. The survey report data is enclosed at Annex-I.

Also, Pak-EPA led a detailed survey of different industrial zones of Islamabad to identify and categorize the number and types of industries (Annex-II).

(c) The major probable factors that may contribute to air pollution of ICT are;

- Industrial emission (particularly steel industries and brick kilns in ICT)
- Vehicular emissions
- Crop residue and Solid-waste burning (particularly a trans boundary issue)

In order to control the issues of environmental pollution in ICT, Pak-EPA has notified the following National Environmental Quality Standards for industries;

- NEQS for ambient air under S.R.O. No. 1062(I)/2010 (Annex-III)
- NEQS for municipal and liquid industrial effluents and industrial gaseous emission, under S.R.O No. 549(I)/2000 (Annex-IV) and

According to above NEQS, all the industries of ICT are bound to control water and air pollution through installation of water treatment system/pollution control systems. Correspondingly, all the major industries falls in the jurisdiction of ICT submit the compliance reports of above NEQS which are being ensured by Pak-EPA.

<u>INDUSTRIAL EMISSIONS:</u>

Out of 185+ industrial units in ICT, furnace steel industries and brick kilns are being considered as a major air polluting Industries.

(a) Steel Industries:

All the operational steel furnaces (06) situated in ICT have now installed pollution abatement technology which is being monitored by Pak-EPA regularly for ensuring the compliance of NEQS.

Gradually every industry situated in Islamabad Capital Territory (ICT) are being taken in loop for the installation of pollution abatement technology.

(b) Brick Kilns:

Pak-EPA directed brick kiln owners to adopt zig-zag technology on immediate basis. The technology was introduced with the cooperation of the All Pakistan Brick Kiln Owners Association (APBKOA).

In ICT, five (05) out of sixty-four (64) brick kilns have now turned over their kilns on newly environment friendly zig-zag technology. The zig-zag kiln technology has been established to embellish fuel efficiency, energy savings and lessening in emissions.

All the owners of brick kilns who have not yet installed the pollution control technology have now submitted affidavits to convert their kilns to environment friendly zig-zag technology by the end of 2020.

Further, as per Governments anti-pollution measures, the Brick kilns will be given financial aid to use zig-zag technology which is environmentally friendly.

Recently, Pak-EPA has sealed 05 Brick Kilns who were operating their kilns in Sector H-16, Islamabad without installation of pollution control technology.

(Annexures have been placed on the table of the House as well as Library)

سینٹر مشتاق صاحب نہیں ہیں؟ اوہ اچھا موجود ہیں، جی سینیٹر صاحب!

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ جناب چیئرمین!۔۔۔۔

جناب چیئرمین: دوسرا مائیک ٹھیک ہے اب بتائیں۔

(Def.) *Question No. 338 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Climate Change be pleased to state the steps taken/being taken by the Government to control environmental pollution in Islamabad Capital Territory?

Ms. Zartaj Gul: In order to control the environmental pollution in Islamabad Capital Territory (ICT), Pak-EPA has notified the following National Environmental Quality Standards;

- NEQS for ambient air under S.R.O. No. 1062(I)/2010 (Annex-I)
- NEQS for municipal and liquid industrial effluents and industrial gaseous emission, under S.R.O No. 549(I)/2000 (Annex-II)

According to above NEQS, all the industries of ICT are bound to control water and air pollution through installation of water treatment system/pollution control systems. Correspondingly, all the major industries falls in the jurisdiction of ICT submit the compliance reports of above NEQS which are being ensured by Pak-EPA.

(1) AIR POLLUTION:

The major probable factors that may contribute to air pollution of ICT are;

- Industrial emission (particularly steel industries and brick kilns in ICT)
- Vehicular emissions
- Crop residue and Solid-waste burning (particularly a trans boundary issue)

<u>STEPS TAKEN BY PAK-EPA TO CONTROL AIR POLLUTION IN ICT:</u>

(A) INDUSTRIAL EMISSIONS:

In February 2018, Pak-EPA conducted an ambient air quality assessment survey of entire industrial areas of ICT. The survey report data is enclosed at Annex-III.

Also, Pak-EPA led a detailed survey of different industrial zones of Islamabad to identify and categorize the number and types of industries (Annex-IV).

In ICT, there are approximately 185+ industrial units including different scale of sizes. Among all of these industrial units, major industries are steel furnaces, marble and pharmaceuticals which are also under observation by Pak-EPA. Out of 185+ industrial units, steel industries and brick kilns are being considered as a major air polluting Industries in ICT.

(i) Steel Industries:

All the operational steel furnaces (06) situated in ICT have now installed pollution abatement technology which is being monitored by Pak-EPA regularly for ensuring the compliance of NEQS.

Gradually every industry situated in Islamabad Capital Territory (ICT) are being taken in loop for the installation of pollution abatement technology.

(ii) Brick Kilns:

Pak-EPA directed brick kiln owners to adopt zig-zag technology on immediate basis. The technology was introduced with the cooperation of the All Pakistan Brick Kiln Owners Association (APBKOA).

In ICT, five (05) out of sixty-four (64) brick kilns have now turned over their kilns on newly environment friendly zig-zag technology. The zig-zag kiln technology has been established to embellish fuel efficiency, energy savings and lessening in emissions.

All the owners of brick kilns who have not yet installed the pollution control technology have now submitted affidavits to convert their kilns to environment friendly zig-zag technology by the end of 2020.

Further, as per Governments anti-pollution measures, the Brick kilns will be given financial aid to use

zig-zag technology which is environmentally friendly.

Recently, Pak-EPA has sealed 05 Brick Kilns who were operating their kilns in Sector H-16, Islamabad without installation of pollution control technology.

(B) VEHICULAR EMISSIONS

In order to tackle the issues of vehicular emmissions in ICT, Pak-EPA has notified the following National Environmental Quality Standards (NEQS) for vehicular emission standards under S.R.O No. 72(KE)/2009 (NEQS for motor vehicle exhaust and noise) (Annex-V).

The major factor of vehicular emission pollution is old age diesel truck and buses. Diesel vehicles due to overloading, faulty injection nozzles and weak engine emit excessive graphite carbon (visible smoke).

Since the transportation accounts for 43% of the airborne emissions in the country. Therefore, the Government of Pakistan has approved mandated minimum penetration targets for Electric Vehicles. The National Electric Vehicle Policy is developed to ensure meeting the penetration numbers set forth. This policy will begin an era of clean air in the country that we desperately need for our future generations.

In addition to above, the government's anti-air pollution measures to control vehicular emissions are stated below;

- Oil that meets EU's Euro-4 emission standard will now be imported. By the end of 2020, a shift will be made to oil that meets the Euro-5 emission standard.
- Oil refineries will be given a three-year warning period to improve the quality of oil produced. If they fail, they will be shut down.

The auto industry will be asked to shift towards electric vehicles. All buses will either be hybrid, electric or CNG-based.

(C) TRANSBOUNDARY EMISSIONS

Solid Waste / Crop Residue Burning:

Solid waste / Crop residue burning has become a major environmental problem causing health issues as well as contributing to Smog issues.

As per Governments anti-pollution measures, imported machinery will be brought to assist farmers to make use of the post-harvest rice crop, rather than burn it.

However, as far as ICT is concerned, there is no crop residue burning practices exercising in ICT, whereas, due to trans-boundary movement of air pollution from surrounding areas, ICT has been the victim of air pollution and smog in winter season, specifically.

(2) WATER POLLUTION:

Indeed, water pollution, if not controlled can create health risks, because such waterways are often used directly as drinking water sources or connected with shallow wells used for drinking water. However, toxic chemicals such as arsenic and fluoride can be dissolved from the soil or rock layers into groundwater. Direct contamination can also occur from badly designed hazardous waste sites or from industrial sites.

The harmful chemicals can enter waterways from a point source or a nonpoint source. Point-source pollution is due to discharges from a single source, such as an industrial site. Nonpoint-source pollution involves many small sources that combine to cause significant pollution. For instance, the movement of rain or irrigation water over land picks up pollutants such as fertilizers, herbicides, and insecticides and carries them into rivers,

lakes, reservoirs, coastal waters, or groundwater.

STEPS TAKEN BY PAK-EPA TO CONTROL WATER POLLUTION IN ICT:

As far as, ICT is concerned, there are two waste water treatment plants with capacity of 17 and 5 million gallons per day in Sector I-9 to treat sewage of the city. Whereas, for the rural areas of ICT, there is no proper system of severs or treatment facility in the areas like; Bhara Kahu, Bani Gala, Muslim Colony, Bari Imam and they are dumping their raw sewage into fresh water streams of Rawal Lake.

The Supreme Court of Pakistan took *Suo Motu* case No. 13 of 2010 and directed CDA / ICT to stop sewage directly being thrown in the fresh streams of Rawal Lake by the illegal/unlawful settlements. After carrying out comprehensive study of the Rawal Lake catchment areas, CDA/ICT have identified four sewerage treatment plants and prepared a PC-I and submitted it to the Planning & Development Division for securing funds for the purpose.

124 cases were registered in the Environmental Protection Tribunal (EPT) by Pak-EPA against the residents of Bari Imam, Bhara Kahu, Bani Gala and Muslim Colony who were dumping raw sewage into the fresh water streams of catchment areas of Rawal Lake.

Legal Notices have also been issued to housing societies viz National Police Foundation, Multi Professional, Services Cooperative, Pakistan Medical Cooperative Housing Society Federation of Employees Cooperative Housing Society, etc. for discharging untreated waste water into rainwater stream. In the process of EIA approvals for housing societies it is mandatory for the proponent to designate a site for the installation of sewerage treatment plant.

(3) COMPLIANCE MONITORING BY PAK-EPA:

Pak-EPA ensures the compliance of NEQS by the industries strictly through;

i. Routine site inspection visits by Environmental Monitoring Team (EMT) of Pak-EPA;

ii. Monitoring the ambient air quality data by using fixed and mobile ambient air quality monitoring stations of Pak-EPA;

iii. Online physical monitoring of smoke through high definition cameras installed at the premises of furnace steel industries; and

iv. Reviewing the monthly compliance reports submitted by the industries.

(The daily/monthly air quality data generated by Pak-EPA for ICT is available at the official website (www.environment.gov.pk) and TWITTER account @PakEpaIslamabad).

Pak-EPA takes the legal actions against the industries on non-compliance of the NEQS as permissible under the Pakistan Environmental Protection Act, 1997, if and whenever reported.

In present scenario, no such violation of the Act by any industries near the residential area has been reported.

In response to Pak-EPA's initiatives for industries, air quality of Islamabad has been improved during the year 2019 as compared to previous few years.

*(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)*

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! تفصیلی جواب Ministry نے دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عملاً کوئی کام نہیں ہوا ہے البتہ notifications جاری ہوئے ہیں۔ میں specifically تین چھوٹے چھوٹے سوال ضمناً کرتا ہوں، نمبر 1۔

جناب چیئرمین: تین نہ کریں، ایک کریں، دوسروں کو بھی موقع دیں، جی بتائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: ایک ہی سوال ہے اور اس کے تین جزو ہیں۔ فضائی آلودگی کے حوالے سے مجھے ICT میں بتائیں کہ 185 سے زائد pharmaceutical companies, steel mills اینٹوں کی بھٹیاں ہیں۔ کیا ان کے اوپر کوئی جرمانہ لگایا گیا ہے، ان کو منتقل کرنے کا کوئی منصوبہ ہے نمبر 1۔ گاڑیوں کے اخراج کے حوالے سے پرانی گاڑیوں کو روکنے کا، اسلام آباد میں داخلہ بند کرنے کا کوئی منصوبہ ہے، ایسی گاڑیوں پر کوئی جرمانے کیے گئے ہیں، اس کی تفصیلات بتا دیں اور آخری بات مجھے یہ بتا دیں کہ پانی کی آلودگی جس پر کہ سپریم کورٹ نے بھی اسلام آباد کے حوالے سے اس پر *Suo motu* نوٹس لیا ہے۔ اسلام آباد کو چھوڑیں Parliament Lodges کا پانی انتہائی گندا ہے جو کم از کم پینے کے لیے کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ اگر آپ اسلام آباد کے باسیوں کو، اگر آپ پارلیمنٹ لاجز کو بھی صاف پانی نہیں دے سکتے تو باقی پاکستان کو صاف پانی کیسے دیں گے؟ 62% بیماریاں پاکستان میں water borne ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you, Minister of State for Climate Change please.

مشتاق صاحب بڑی لمبی تقریر کرتے ہیں۔

محترمہ زرتاج گل: چیئرمین صاحب! ان کے specific question کا میں آپ کو بتا رہی ہوں۔ وہ یہ ہے کہ حکومت نے environment pollution specially اسلام آباد میں کنٹرول کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔ جتنا ہمارا EPA اسلام آباد اور جتنا Ministry of Climate Change compliance کرتی ہے اسلام آباد میں، دیکھیں Industrial Zone, I-8 and I-9 میں بنایا گیا تھا، سپریم کورٹ نے تب بھی نوٹس لیا تھا کہ وہاں پر لیبر کیا وہ انسان نہیں ہیں کہ ان کو اچھی air quality ملے، ان کو اچھا پانی دیں۔

اس وقت ہماری حکومت تو نہیں تھی نا، 1985 کے اندر، میں آپ کو بار بار ایک ہی بات بتا رہی ہوں کہ جو سب سے زیادہ air pollution create کرتی، emissions کرتی ہیں وہ steel furnaces ہیں۔ میں آپ کو چیلنج کرتی ہوں کہ تمام steel furnaces میں اسلام آباد میں کوئی چمنی دکھا دیں جس سے دھواں نکلتا ہے۔ ستائیس چمنیوں پر ہم نے surveillance cameras لگائے ہوئے ہیں اور EPA میں تمام ستائیس کیمروں کی سکرین لگی ہوئی ہیں۔ ہم آپ کو دکھا سکتے ہیں کہ کس چمنی میں سے دھواں نکل رہا ہے ۔ ہم فوراً وہاں جاتے ہیں، compliance کرتے ہیں، warning دیتے ہیں، EPOs بھیجتے ہیں اور ان کو ہم fine بھی

کرتے ہیں لیکن الحمد للہ ابھی جو آپ کو میں نے بتایا ہے، آپ لوگوں کے پچھلے دور حکومت میں اسلام آباد میں روزانہ five tons carbon emission ہوتا تھا جو اسلام آباد کے لوگ کھا رہے ہوتے تھے۔ ہم نے Five Tons air bags solution اس کا بنایا وہ extract کرتا ہے تو 5 tons کو تیس سے ضرب دے دیں، کتنا بنتا ہے؟ 15000 tons ہم نے آپ کو ایک سال میں اسلام آباد میں carbon emission powder کی شکل بنا کر دیا ہے جو آپ کے lungs میں جا رہا تھا۔

پھر آپ نے کہا کہ جی ان کو اٹھا کر کہاں پھینکیں، میرے پاس اسلام آباد میں اور زمین نہیں ہے۔ جب تک کہ تمام stake holders بیٹھ کر I-8 and I-9 کی جتنی بھی انڈسٹری ہے اس کے لئے کوئی اور جگہ select کریں تاکہ ہم تمام انڈسٹریز وہاں لے جائیں۔

اب اگر پرانی پالیسیاں ایسی ہیں کہ آپ نے ایک جگہ انڈسٹری لگائی اور اس کے ارد گرد شہر بنا لئے ہیں تو چیئرمین صاحب! میں پھر کیا کر سکتی ہوں۔

جناب چیئرمین: گاڑیوں کے بارے میں بتائیں۔

محترمہ زرتاج گل: vehicles کے بارے میں یہ بات بتا رہی ہوں کہ ابھی پاکستان یا اسلام آباد میں کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے کہ پاکستان میں جتنے بھی غریب لوگ ہیں، اگر ہم پرانی بس استعمال کرتے ہیں یا ٹرک استعمال کرتے ہیں یا پرانی گاڑی تو ہم ان سے ان کی گاڑی چھین لیں کہ بھئی ہم انجن cease کر رہے ہیں۔ آپ گاڑی نہ چلائیں سوائے اس کے کہ ہم تمام پنجاب میں، تمام صوبوں میں اور وفاقی علاقوں میں پولیس کے ساتھ جا کر آلے کے ذریعے دیکھتے ہیں کہ اگر emissions ہو رہی ہیں تو اس کو پھر ہم warning دیتے ہیں، ٹریفک پولیس ان کو جرمانے بھی کرتی ہے اور اس کے علاوہ ان کو warnings بھی دیتی ہے لیکن E-vehicles policy اس کا best solution ہے۔ یہ بھی ہماری حکومت کا credit ہے کہ ہم نے اپنی آنے والی generations کے لئے سوچا ہے کہ 43% emissions جو گاڑیوں سے آتی ہے ہم اس کو کنٹرول کرنے کے لئے E-vehicles policy شروع کریں۔

جناب چیئرمین: جی water pollution رہ گیا ہے، مشتاق صاحب ویسے نہیں چھوڑیں گے آپ کو۔ جی بتائیں۔

محترمہ زرتاج گل: جی تیسرے جزو پر میں آ جاتی ہوں۔ الف، ب، پ، تو 'پ' پر یہ ہے، سادہ سی بات ہے کہ EPAs جا کر صرف water quality check کرتی ہے،

monitoring کرتی ہے لیکن یہ solely,WASA, MPI, CDA جس جس کے پاس اس بات کا mandate ہے، ہاں البتہ اگر بیس کے قریب فلٹریشن پلانٹ ہیں تو ہماری EPAs جاتی ہیں، وہاں کا پانی چیک کرتی ہیں اور ہم واسا کو جاکر کہتے ہیں کہ آپ کا یہ فلٹریشن پلانٹ خراب ہے، اس کو آپ ٹھیک کریں، اس کے فلٹر کو آپ ٹھیک کریں۔ یہ ہم ضرور کرتے ہیں لیکن یہ واسا کا کام ہے، ہمارا کام نہیں ہے لیکن ہم ضرور identify کرتے ہیں۔

Water quality پر آپ نے کہا ہے تو جی table ground water contaminated ہے، وہ خراب ہے، اس پر سروے ہو چکا ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی نوٹس لیا ہے کہ پورے پاکستان میں اس کو ٹھیک کریں۔ ہم Water Table Regulatory Authority لے کر آرہے ہیں کہ first time ہم آپ کو fine کر سکیں اور آپ کو بتائیں کہ آپ naturally safe پانی کو ضائع نہ کریں۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر جہاں زیب جمالدینی ضمنی سوال پلیز۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: شکریہ جناب۔ معزز وزیر صاحبہ! اس میں نہایت ہی comprehensive answer no doubt on the papers ہے, بڑی خوشی بھی ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں آپ بڑے effective بھی ہیں، آپ پر فخر بھی کیا جانا چاہیے لیکن ایک چیز نہایت اہم ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ installation of water treatment plants اور خصوصی طور پر جو industrial emissions ہیں آیا ان کو کنٹرول کرنے کی خاطر آپ بتا رہی ہیں کہ ہمارے پاس اپنا ادارہ بھی ہے، ICT بھی ہے اور دیگر ہمارے پاس ذمہ دار لوگ ہیں، probably police اور اس طرح کی organizations سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ so far کتنی گاڑیاں پکڑی گئیں، کتنی industries کو آپ نے فائن کیا اور کتنے water treatment plants پر آپ خود گئیں یا آپ کے subordinate نے جاکر وہاں پر examine کیا کہ کیا یہ واقعی standard پر نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change please.

محترمہ زرتاج گل: دیکھیں چیئرمین صاحب، اس پر specific سوال جو ہے، وہ پورا چینل انہوں نے سوال پوچھا تھا۔ اگر یہ مجھ سے یہ پوچھنا چاہتے کہ ٹریفک پولیس نے کتنی

گاڑیوں کو جرمانہ کیا یا کتنے air-filtration plants پر جاکر چیک کیا، اس کے لئے اگر new question پوچھ لیں تو میں پوری تفصیل لے کر آجاؤں گی۔

جناب چیئرمین: نیا سوال دے دیں جی۔

محترمہ زرتاج گل: لیکن جو آپ نے کہا ہے کہ میں نے خود جاکر کتنا چیک کیا ہے، دیکھیں اسلام آباد میں گرین انڈسٹری initiative ہی میں نے لیا ہے۔ یہ airbag filter جو میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ پانچ ٹن روزانہ آپ کے اور میرے لئے خطرہ تھا، وہ جو ہم فلٹر کر رہے ہیں، یہ میں نے compliance کرائی ہے اور ستائیس چمنیوں کو میں خود جاکر چیک کر کے آئی ہوں کہ کہاں سے دھواں نکلتا ہے۔ اسی طرح اگر brick kilns کو دیکھیں، ہم نے brick kilns بنانے والے بارہ بھٹوں کو latest technology پر convert کر دیا ہے اور مزید پر ہم لگے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، سینیٹر مشاہد حسین سید! ضمنی سوال۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: Thank you Sir. The reply states that the Islamabad Capital Territory's air quality data is regularly monitored by the EPA. I would like to ask the honourable Minister that is the air quality data of the Federal Capital improving or going bad and how it is compared with the other provincial capitals of Pakistan?

Mr. Chairman: Yes, Minister of State for Climate Change.

محترمہ زرتاج گل: جی سینیٹر مشاہد حسین کی تو میں بہت زیادہ عزت کرتی ہوں۔ خوشخبری یہ ہے کہ جب bad air quality ہوتی ہے تو سارا وقت میڈیا پر چلتا رہتا ہے لیکن اچھی air quality کا کوئی نہیں بتاتا ہے۔

اس وقت Covid-19 کی وجہ سے indirectly, Ministry of Climate Change and air quality کو بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔ اس وقت پاکستان میں best Islamabad اور کراچی کی، لاہور کی سب سے اچھی air quality ہے، ان کی website موجود ہے لیکن خواہش یہ ہے کہ اس کو ہم maintain کریں اور آگے بھی air quality کو اچھا رہنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر فیصل جاوید، نہیں ہیں۔ Reply taken as read.

(Def.) *Question No. 341 Senator Faisal Javed: Will the Minister for Climate Change be pleased to state the steps taken by the Government to combat climatic changes in the country during the year 2019?

Ms. Zartaj Gul:

Steps taken by the Govt. to address the issue of climate change in Pakistan

The following steps have been taken by the Government to minimize the negative effects of climatic changes in the country:

1. National Climate Change Policy, 2012 (NCCP) in consultation with all stake holders was prepared and approved by the Cabinet.
2. Framework for Implementation of Climate Change Policy was developed in 2015.
3. Paris Agreement on climate change was ratified in November, 2016.
4. On the basis of a study carried out by an expert group intended Nationally Determined Contribution (INDC) was prepared and forwarded to the United Nations Framework Convention on Climate Change (UNFCCC) Secretariat in 2016.
5. Pakistan Climate Change Bill has been passed unanimously by both Houses of the Parliament. This law provides for the constitution of a policy making Pakistan Climate Change Council at the apex, chaired by the Prime Minister, which has been notified and the establishment of Pakistan Climate Change Authority to prepare and supervise implementation of adaptation and mitigation projects in various sectors is under way. Both

the Council and Authority will coordinate, monitor and supervise implementation of the National Climate Change Policy and the Sustainable Development Goals.

6. The project "Green Pakistan Programme Revival of Forestry Resources in Pakistan" has been up-scaled to the "Ten Billion Tree Tsunami Programme". The programme will be implemented all over the country with the support of Provincial Forest Department for a period of four years. The cost of the programme is Rs. 125.184 billion. During the first phase of the programme, 3.29 billion plants will be planted/ regenerated. The umbrella PC-I of the programme has been approved by ECNEC on 29-08-2019.
7. GLOF-II project has been launched with support from Green Climate Fund (GCF), amounting to US$37 million.
8. The Green Pakistan Programme has been launched as per directions of the Prime Minister with the objective of building resilience and mainstreaming adaptation and mitigation considerations through ecologically targeted initiatives including measures for revival of forestry resources and conservation of biodiversity.
9. The "Clean Green Pakistan Movement" has been launched by the Prime Minister of Pakistan on 8$^{th}$ October, 2018 and Ministry of Climate Change is co-coordinating its implementation with all the provinces including AJK and GB. The key components of Clean Green Pakistan (CGP) Movement are:

i. Tree Plantation
ii. Solid Waste Management
iii. Liquid Waste Management / Hygiene
iv. Total Sanitation / Toilets
v. Safe Drinking Water

10. To address the issue of food and energy security, Ministry of Climate Change has designed a project "Recharge Pakistan" with the aim to restore underground water level. The flood water which is drained off will be utilized in wetlands to increase the level of the underground water and will also be used for restoration of ecological resources.
11. The FAO project "Transforming the Indus Basin with climate resilient agriculture and water management" was approved by the GCF in its 23rd Board meeting in South Korea in July 2019. GCF will be providing US$ 35 million whereas Government of Punjab committed to contribute US$ 7.9 million and Government of Sindh US$ 4.6 million. The targeted areas are Dera Ghazi Khan, Khanewal, Lodhran, Multan and Muzaffargarh in Punjab and Badin, Sanghar and UmerKot in Sindh. This project will develop the country's capacity to use the information it needs to adapt to the impacts of climate change on agriculture and water management by putting in place state-of-the art technology. It will build farmers' climate resilience through skills, knowledge and technology enhancement activities. It will also create a wider enabling environment for continuous adaptation.

8. The Government of Pakistan is committed to

curb emissions to mitigate and adapt to the harmful effects of climate change. Transportation accounts for 43% of the airborne emissions in the country. The Ministry of Climate Change therefore developed the Electric Vehicles (EVs) Policy. The policy has been approved by the Federal Cabinet. The policy aims to ensure introduction and promotion of electric vehicles in the country in a quest to reduce carbon foot prints of ever increasing traffic / vehicles being run on fossil fuel.

9. The Electric Vehicle promotion is planned to be linked with in "Insaf Rozagar Scheme" of the Government, which will also provide subsidies for electric Rickshaws. This will impact the low income communities by the provision of livelihoods for 2 and 3 wheeler electric vehicles by increasing their savings by 2/3.

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ صاحب سوال نمبر 346، اس کا جواب کیوں نہیں آیا ہے۔

(Def.) *Question No. 346 Senator Muhammad Usman Khan Kakar: Will the Minister Incharge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division be pleased to state the names, parentage, designations and name of departments of the Government officers and officials who were receiving BISP stipends in the name of their relatives and have been excluded from the BISP roll since December, 2019 with province wise break up indicating also the names of their relatives, their mutual relationship and the amount of stipend released to them with date wise break up?

Reply not received.

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: یہ آئے گا بھی نہیں۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب چیئرمین: کمیٹی کو بھیج دیا جی۔ شکریہ۔

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: اس میں سارے بیوروکریٹس ملوث ہیں۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ، بھیج دیا ہے۔ سینیٹر سیمی ایزدی۔

(Def.) *Question No. 348 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Climate Change be pleased to state the details of international treaties regarding climate change and environment which Pakistan has signed indicating also the steps being taken by the Government to implement the obligations contained in the same?

Ms. Zartaj Gul: Details of Environmental Treaties signed by Pakistan on climate change and environment are as under:

United Nations Framework Convention on Climate Change (UNFCCC)

United Nations Framework Convention on Climate Change (UNFCCC) is an international environmental treaty adopted on 9 May 1992. UNFCCC's objective is to "stabilize greenhouse gas concentrations in the atmosphere at a level that would prevent dangerous anthropogenic interference with the climate system" Pakistan signed it on 13th June, 1992 and ratified it on 1st June, 1994. The convention has been ratified by 197 member countries including Pakistan. Pakistan is Non-Annex-I party to the UNFCCC therefore there are no obligations for compliance.

Kyoto Protocol

The Kyoto Protocol is an international treaty which commits it Annex-I parties to reduce greenhouse gas emissions, based on the scientific consensus that global

warming is occurring and it is extremely likely that $CO_2$ emissions have predominantly causer it. The Kyoto Protocol was adopted it on 11 December 1997 and entered into force on 16 February 2005. Pakistan ratified it on 11th January, 2005. The Protocol is based on the principle of common but differentiated responsibilities. The Protocol's first commitment period started in 2008 and ended in 2012. A second commitment period was agreed on in 2012, known as the Doha Amendment to the Kyoto Protocol Being Non-Annex-I party there are no obligations for compliance.

Paris Agreement

The Paris Agreement (PA) is an agreement within the United Nations Framework Convention on Climate Change (UNFCCC), dealing with greenhouse-gas-emissions mitigation, adaptation, and finance, ratified in 2016. The aim of PA is to hold the increase in the global average temperature to well below 2 °C above pre-industrial levels and to pursue efforts to limit the temperature increase to 1.5 °C by the end of century. Pakistan ratified it in November, 2016. The salient features of PA are as under:

- To limit the global average temperature increase to below 2 degrees with the aim for reaching to 1.5 degrees.
- Divided between developed and developing countries diluted- common but differentiated responsibilities not as strongly anchored as it used to be.
- Shift in approach to build the mitigation actions based on the domestic actions taken by the countries.
- Nationally determined contributions to play the key role in meeting the ambition and targets

set out in the Agreement.

- Enhanced support mechanism established Implementation on Paris Agreement shall be started after 2020.

Steps taken by Government of Pakistan:

- Development of National Climate Change Policy (NCCP) to ensure that climate change is mainstreamed in the economically and socially vulnerable sectors of the economy and to steer Pakistan towards climate resilient development.
- Development of Framework for implementation of National Climate Change Policy.
- Establishment of Global Change impact Study Centre (GCISC) for conducting climate change related research.
- Pakistan Climate Change Act 2017 passed by the Parliament.
- Second National Communication to UNFCCC along with national Greenhouse inventory.
- Pakistan Climate Public Expenditure and Institutional Review (CPEIR) (2015 & 2017).
- Policy Guidelines for Green Building Codes 2018.
- State of Pakistan Cities Report 2018.
- Government of Pakistan has introduced climate budget coding and expenditure tracking system.
- Submission of Pakistan's Nationally Determined Contributions; and
- Ratification of Paris Agreement and Doha Amendment.

- Prime Minister's Committee on Climate Change has been notified.
- Support from Green Climate Fund for Glacial Lake Outburst Flood (GLOF-II) Project has been approved.
- Ten Billion Tree Tsunami Project.
- Prime Minister launched "Clean Green Pakistan Movement".
- Government of Pakistan has launched the Ecosystem Restoration Initiative (ESRI).
- Approval of National Electric Vehicle Policy.
- World's first "zero emissions" metro line project for Karachi.
- "Recharge Pakistan" initiative is focused on shifting our direction by effectively managing and prudently utilizing our water resources — turning catastrophic floods into an opportunity for recharging aquifers and naturally restoring ecosystems.

Apart from these Pakistan is signatory to the following International Treaties which is annexed.

Annexure

i. Convention on International Trade in Endangered Species of Wild Fauna and Flora (CITES)

CITES is an intergovernmental treaty with the objective to ensure that wild plants and animals in international trade are not exploited unsustainably. Pakistan is party to this Convention since 1976.

Implementation measures:

- Import and export of wild fauna and flora is being regulated by Ministry of Climate Change in collaboration with provincial/territorial Wildlife Departments and Pakistan Customs.
- For effective implementation of cities in

Pakistan, an exclusive law titled "The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora Act, 2012" was enacted and The Pakistan Trade Control of Wild Fauna and Flora Rules, 2018 were notified.

- Wildlife Departments in collaboration with the Customs authorities have confiscated a number of consignments of cites listed species being traded illegally.
- Each year 3rd March, is celebrated as "World Wildlife Day" to raise awareness about wild fauna and flora.

ii. Ramsar Convention on Wetlands

Ramsar Convention or the Wetlands Convention is an intergovernmental treaty for the conservation and wise use of wetlands. The Ramsar Convention, signed in 1971 in Ramsar, Iran, is the only global treaty that focuses specifically on wetlands. Today 170 nations are signatories to the Ramsar Convention. Wise use of the wetlands means the maintenance of the ecological character of the wetland and allowance of sustainable use for the benefit of people and the environment.

Pakistan is party to Ramsar Convention since 1976.

Implementation measures:

- To fulfill the obligations of this Convention, initially nine "Ramsar Sites-Wetlands of International Importance" were designated in Pakistan, at present there are 19 wetlands on the Ramsar list.
- Each year 2nd February is celebrated as "World Wetlands Day" to raise awareness on wetlands and wise use of their resources.
- Pakistan has executed a Pakistan Wetland

Project Covering the whole of the country regarding effective management of Wetlands.

iii Convention on Migratory Species (CMS) or Bonn Convention

CMS is an intergovernmental treaty that aims to conserve migratory animal species over the whole of their migratory range. The CMS is the only global, and United "nations based, intergovernmental Convention established exclusively for the conservation and management of land and aquatic migratory species.

Implementation measures:

Important migratory species are protected under provincial wildlife laws which prohibit their killing, capturing and trade

1. Wildlife Departments ensure conservation and management of migratory species through watch and ward

To raise awareness on migratory birds, "World Migratory Bird Day" is celebrated on Second Saturday in May and October.

iv. Convention on Biological Diversity (CBD)

CBD is considered as mother of all biodiversity related convention. The Convention was opened for signature in 1992 and entered into force on 29 December 1993. Pakistan is party to the Convention on Biological Diversity since 26$^{th}$ July 1994.

The Convention has three main objectives including: the conservation of biological diversity; The sustainable use of its components; and the fair and equitable sharing of benefits arising from genetic resources.

Implementation measures:

i. As an implementation measure, Pakistan has developed National Biodiversity Strategy and

Action Plan and same was approved by Prime Minister of Pakistan back in Nov., 2018.

ii. Ali National Reports including Sixth National Report regarding implementation of the provision of the Convention were compiled and submitted to the Secretariat.

iii. Ten Billion Tree Tsunami Programme has a discrete component specifically to address issues related with species and habitat conservation.

iv. International Day of biologicaI Diversity (IBD) is celebrated every year on 22 May.

The Convention has two protocols namely Nagoya Protocol and Cartagena Protocol.

A. Nagoya Protocol on Access & Benefit Sharing (ABS)

The Nagoya Protocol on Access to Genetic Resources and the Fair and Equitable Sharing of Benefits Arising from their Utilization is an agreement of CBD. It provides a mechanism for transparent legal framework to share the benefits arising out of the utilization of genetic resources.

Nagoya Protocol entered into force in 2014 and Pakistan is a party since 21-02-2016.

Implantation measures

i. Access and Benefit Sharing (ABS) Low is in process of consultation for the approval.

ii. Pakistan's first National Interim Report on Nagoya Protocol on ABS has been submitted.

B. Cartagena Protocol on Biosafety

The Cartagena Protocol on Biosafety is an International agreement under the Convention on Biological Diversity and is effective since 2003. The Biosafety Protocol seeks to protect biological diversity, human and environmental health from the potential risks

posed by genetically modified organisms resulting from modern biotechnology.

Based on the precautionary approach, safe transfer, handling and use of 'living modified organisms resulting from modern biotechnology' is ensured.

Pakistan is party to Cartagena protocol on Biosafety since May 31, 2009.

Implementation Measures

i. Mandatory legislation (Biosafety Rules) was approved in 2005.
ii. Third National Report has been submitted.
iii. Fourth National Report is in process of preparation.
iv. Capacity building exercise for stakeholders regarding sharing of information using the Biosafety Clearing House (BCH) is under way.

V. United Nations Convention to Combat Desertification (UNCCD)

It is the only convention stemming from a direct recommendation of the Rio Conference (1992) and entered into force in December 1996, it is the only treaty to address the problem of desertification through national action programs that incorporate long-term strategies supported by international cooperation and partnership arrangements.

Pakistan is party to the UNCCD since 24 February 1997.

Implementation measures

I. Pakistan developed its National Action Programme (NAP) in 2002. This Action Programme is updated and revised in 2016 and is under implementation.
II. SLMP Phase-II is being implemented in all provinces to address the desertification land

degradation issues.

III. Land Degradation Neutrality initiative is adopted by Pakistan. Data and Report on voluntary targets for LDN were conveyed to UNCCD Secretariat in 2019.

IV. Pakistan has submitted its national report as per our national commitment.

V. For Provinces, SLM Policies are already drafted and approval from the respective forum is awaited.

VI. Project titled Ten Billion Tree Tsunami Program (TBTTP) is contributing significantly towards the objectives of the Convention on land conservation and poverty alleviation areas.

1. Basel Convention on Control of Trans-Boudary Movements of Hazardous Wastes and their Disposal:

Pakistan ratified the Convention on 26th July, 1994. Presently, there are 187 parties to the Convention. The Convention deals with materials / wastes having hazardous characteristics like explosives, poisons, infectious substances, toxic and corrosive, flammable liquids, solids and gases, oxidizing and organic peroxides. The main controlled categories of wastes under this Convention are clinical and pharmaceutical wastes, waste oil, waste substances of poly Chlorinated Biphenyls (PCBs) and Poly Brominated Biphenyls (PBBs), waste of inks, dyes, pigments, paints, waste constituents of mercury, lead, arsenic, etc. The objectives of the Convention are as under:

1. To minimize the generation of hazardous wastes in terns of quantity and hazardousness.
2. To dispose of hazardous waste as close to the

source of generation as possible.

3. To reduce the movement of hazardous wastes.

2. Rotterdam Convention on the Prior Informed Consent for Certain Hazardous Chemical and Pesticides in International Trade:

Pakistan signed the Convention on 9th September, 1999 and ratified on 14th July, 2005. Currently, there are 161 parties to the Convention. This Convention deals with certain hazardous chemicals and pesticides in international trade. Ministry of Climate Change is responsible for 14 industrial chemicals under prior informed consent procedure. The objectives of the Convention are as follows:-

- To promote shared responsibility and cooperative efforts among parties in the international trade of certain hazardous chemicals in order to protect human health and the environment from potential harm.
- To contributes environmentally sound use, by facilitating information exchange about their characteristics, by providing for a national decision-making process on their import and export and by disseminating these decisions to Parties.

3. Stockholm Convention on Persistent Organic Pollutants (POPs)

Pakistan signed the Convention on 6th December, 2001 and ratified on 17th April, 2008. Currently, there are 184 parties to the Convention. There is a ban on the import of twelve (12) Persistent Organic Pollutants (POPs) in Pakistan. The objective of the Convention is as under:-

- To protect human health and the environment from persistent organic pollutants.

Persistent Organic Pollutants (POPs) are chemicals that possess toxic properties, resist degradation, bio-accumulate and are transported through air, water and migratory species across international boundaries and get deposited far from their place of release, where they accumulate in terrestrial and aquatic eco systems.

4. Vienna Convention/Montreal Protocol

The Vienna Convention for Protection on the Ozone Layer was adopted in 1985 and entered into force on 22nd September, 1988. Pakistan signed and ratified the Vienna Convention and Montreal Protocol on 18th August, 1992. Currently, there are 198 parties to the Protocol. The Vienna Convention and Montreal Protocol envisages to protect the Ozone layer so that harmful ultra violet radiations may not reach the earth to harm life.

Montreal Protocol

- To process phase out sub-projects for financial assistance from Multilateral Fund (MLF) through UNIDO/World Bank;
- To coordinate the phase out activities with UNDP/UNIDO/WB/UNEP and MLF;
- To assist local industry in the preparation of phase out sub-projects;
- To disseminate information on ODSs free technologies and phase out activities;
- To oversee and monitor import & usage of ODSs as well as implementation of phase out projects;
- To establish and maintain data base regarding demand and supply of ODSs in the country.

5. Minamata Convention on Mercury

Pakistan signed Minamata Convention on Mercury on

11th October, 2013. However, it has not been ratified so far. The Convention envisages to protect human health and environment from the hazardous effects of mercury and mercury compound by phasing out the use of mercury from products and processes.

6. Memorandum of Understanding

- Agreement on Cooperation in the Field of Environment between the Government of the Islamic Republic of Pakistan and the Government of the Kingdom of Morocco. (18th July, 2003)

Memorandum of Understanding on Cooperation in the Field of Environment between Department of the Environment, Government of the Islamic Republic of Iran and the Ministry of Environment, Government of the Islamic Republic of Pakistan. (10th April, 2007)

- Agreement on Environmental Protection Cooperation between the Ministry of Environment Government of the Islamic Republic of Pakistan and the Ministry of Environmental Protection of the People's Republic of China. (15th October, 2008)
- Memorandum of Understanding on Cooperation for Environmental Human Resources Development between, the President of the Islamic Republic of Pakistan through the Ministry of Environment, Government of Pakistan and The National Institute of Environmental Human Resources Development of the Ministry of Environment of the Republic of Korea (22nd February, 2011)
- Agreement between the Government of the Republic of Turkey and the Government of the Islamic Republic of Pakistan on Cooperation

for the Protection of the Environment. (15th June, 2003)

- Cooperation Agreement between the Government of Republic of Turkey and the Government of Islamic Republic of Pakistan in the field of Forestry (23rd February, 2017)
- Memorandum of Understanding between the Government of Republic of Turkey and the Government of Islamic Republic of Pakistan on Cooperation in the field of Environment (23rd February, 2017)
- Memorandum of Understanding (MoU) on Cooperation in the Fields of Climate Change and Environmental Protection Between Ministry of Environment and Energy of the Republic of Maldives and Ministry of Climate Change of the Islamic Republic of Pakistan. (25th July, 2017)
- Memorandum of Understanding (MoU) Between the People's Republic of China and the Islamic Republic of Pakistan in the Field of Forestry. (3rd November, 2018)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سیمی ایزدی: جی ہے، میں بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کا اتنا comprehensive جواب دیا ہے۔ اس میں انہوں نے سب protocol بتائے ہیں، جو جو agreements sign ہوئے ہیں، وہ بتائے ہیں۔ Starting from the UNFCCC, Kyoto protocols, Paris agreement. Paris Agreement کے تحت انہوں نے یہ بتایا کہ National Climate Change policy بنائی گئی ہے۔ اس میں 10 Billion Tree Tsunami Project بھی ہے۔ اس پراجیکٹ میں جب سے ہم نے دیکھا ہے کہ ہم نے on 23rd March Covid-19 کے تحت لاک ڈاؤن کیا۔ اس کے تحت حکومت نے day labourers کو re-employ کیا۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس کا status کیا ہے؟ کتنے labourers

employ کئے گئے؟ اور اب اس کا present status کیا ہے اور کیا measures لئے گئے ہیں؟ شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change.

محترمہ زرتاج گل: جی چیئرمین صاحب! بنیادی طور پر crisis کے اندر opportunity ہم لوگوں نے create کی۔ جہاں تمام لوگ jobless ہو رہے تھے، تمام انڈسٹریز بند ہو رہی تھیں اور ہمارے labourers jobless تھے۔ وزیراعظم عمران خان نے green stimulus کے نام سے ایک پیکیج شروع کیا. for three months میں سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا، پنجاب، تمام Forest departments کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں اس Covid-19 میں بجائے اس کے کہ لوگ jobless ہو رہے تھے انہوں نے ان تمام daily wagers کو جاب دیں۔ اس سے ایک طرف ماحول اچھا ہوا، دوسری طرف ہماری اکانومی پر بوجھ کم ہوا۔ 65 thousand لوگوں کو ہم لوگوں نے جاب دیں۔ اگر break out چاہتے ہیں تو پھر وہ تفاصیل میں ان کو دوبارہ بتادوں گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں عتیق شیخ صاحب، ضمنی سوال کریں۔ یہ درمیان میں black glasses لگا کر کون بیٹھے ہیں؟ اچھا رحمٰن ملک صاحب ہیں۔ جی شیخ صاحب۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ "will the Minister for Climate Change be pleased to state the details of international treaties," یہ بڑی اچھی بات ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ United Nations کے ساتھ ہے، Kyoto Protocol ہے، policy guidelines بنتی ہیں، Basel Convention ہے، Rotterdam Convention ہے، Stokholm Convention ہے، گیارہ صفحوں کا جواب ہے۔ وزیر صاحبہ نے میرے بھی تین سوالوں کے جواب میں ایک ہی بات کی ہے۔ ابھی بھی انہوں نے کہا کہ ICT والے، WASA, CDA اچھا پانی دینے کے ذمہ دار ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب، ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! یہی ضمنی سوال ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ devolution بھی ہو گئی، اختیار بھی دوسرے اداروں کے پاس ہے تو یہ agreement پر عمل درآمد کیسے کراتے ہیں، وفاقی حکومت اتنی treaties پر عمل درآمد کیسے کراتی ہے؟

Mr. Chairman: Minister of State for Climate Change.

محترمہ زرتاج گل: میرا خیال ہے کہ سینیٹر صاحب نے سوال کے بجائے میری مدد کی ہے۔ جو لوگ اس وقت سینیٹ کی proceedings سن رہے ہیں، for God's sake جب ہزاروں international treaties پاکستان نے sign کیے ہیں، as Minister for Climate Change اور جتنے بھی emissions ہیں دنیا میں یا global warming میں جس کا سب سے زیادہ effect پاکستان پر ہے، پاکستان ساتویں نمبر پر ہے، اس کو سب سے زیادہ threat ہے، index پر ہم لوگ fall کرتے ہیں۔ ہم نے وہاں پر ان سب چیزوں کا جواب دینا ہوتا ہے، capacity building بھی کرنی ہوتی ہے۔ وہ صوبوں سے نہیں پوچھتے، ہمیشہ international treaties کے لیے وفاق جواب دیتا ہے۔ جب آپ ہم سے سوال کرتے ہیں یا ہم ان سے کہتے ہیں کہ air quality ٹھیک کریں یا کہتے ہیں کہ water table نیچے جا رہا ہے یا ہم ان کو کہہ رہے ہیں کہ کہیں پر drought کی situation ہے یا کہیں پر ہم early warning دے دیں تو صبح آرام سے تمام صوبے کہہ دیتے ہیں کہ after 18th Amendment ہم بعد میں دیکھیں گے یا آپ کو جواب دیں گے۔ ہم یہ جواب دے رہے ہیں۔ Clean Green Pakistan بھی ایک national movement ہے۔ تمام صوبے ہمیں جواب دیا کریں تاکہ ہم ان international institutions کو جواب دیں اور آپ کی مدد کر سکیں، ہم آپ کی مدد کے لیے ہیں، آپ پر رعب جمانے کے لیے نہیں ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی صاحب، ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی: شکریہ، جناب چیئرمین! محترمہ وزیر صاحبہ نے بڑا comprehensive جواب دیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے بہت سارے treaties sign کیے ہیں. I am proud of you, no doubt. اس میں ایک چیز سب سے اہم ہے کہ حکومت اس کی implementation کرے۔ Implementation کا سوال آپ نے بھی کیا، میں اسے اس انداز میں کہنا چاہوں گا کہ ہم تمام عمر تو انتظار نہیں کر سکتے کہ کورونا ہو، لاک ڈاؤن ہو، emission کم ہو اور environment بہتر ہو، یہ تو ہم نہیں کر سکتے۔ کرنا یہ ہوگا کہ آپ کو اندازہ ہوتا ہوگا کہ تین، چار، چھ مہینے مکمل طور پر آپ ایک سڑک پر چار کلو میٹر آگے دیکھ نہیں سکتے، Aircrafts land نہیں کر سکتے، گاڑیاں چل نہیں سکتیں، ان پر پابندیاں ہوتی ہیں، اس کا مطلب ہے ہم نے اتنے treaties sign کیے ہوئے ہیں لیکن

implementationاورprotective measures ہمیں دیکھنے میں نہیں آرہے ہیں۔ اس بارے میں حکومت کو سوچنا چاہیے۔

Mr. Chairman: OK. thank you for suggestion. Senator Abdul Rehman Malik.

Senator Abdul Rehman Malik: Thank you Sir. Mr. Chairman, climate change is one of the factors جس کو دنیا بہت توجہ دے رہی ہے۔ Honourable Minister سے سوال ہوگا کہ ہم صرف SOPs پر چلتے رہیں گے؟ نمبر ا۔ آپ کا ایک right objection ہے کہ because of 18th Amendment صوبے ہمارے ساتھ cooperation نہیں کرتے but the Federal Government has the authority to make a law. You have to save your people. Pollution level جو اس وقت ملک میں بڑھ چکا ہے، یہ بیماریاں بھی بڑھا رہا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب، ضمنی سوال کریں، باقی دوستوں کے بھی سوال ہیں۔

سینیٹر عبدالرحمٰن ملک: کیا وزیر صاحبہ بتائیں گی کہ آیا آپ کوئی law لا رہے ہیں جس کے تحت pollution کو control کیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے موسمیاتی تبدیلی، کیا آپ لوگ کوئی law لا رہے ہیں؟

محترمہ زرتاج گل: جناب چیئرمین! قوانین تو سارے موجود ہیں لیکن بد قسمتی سے compliance پر اس طریقے سے عمل نہیں ہوتا، جہاں APS quality کو monitor کرنے کے لیے 24 hours surveillance کرتی ہے وہاں مزید layers and layers of law کی duplication کا اور domain کو challenge کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن چونکہ یہ international treaties کے laws ہیں، میں آپ کو صرف یہ بتا سکتی ہوں کہ Billion Tree Tsunami میں، یہ بھی ہماری وزارت اور ہماری حکومت کا credit ہے کہ ہم نے second report جمع کروائی ہے۔ ہم ان سے کہہ رہے ہیں کہ 408 metric tons پاکستان میں total emissions جو تمام air quality کو damage کرتی ہیں، ہم بیس فیصد کم کر سکتے ہیں اور ہم کر رہے ہیں۔ ہم Ten Billion Tree Tsunami میں 5 to 6% forest cover بھی اور green job بھی دے رہے ہیں۔ لہٰذا international community جتنی بھی ہماری capacity building میں اور ان تمام چیزوں میں مدد کر رہی ہے، میرا خیال ہے کہ یہ بھی بہت بڑی بات ہے کہ 408 metric tons کی فوری

as Minister for کے لیے میں assessment international treaties جمع کروا چکی ہوں اور ہم نے Climate Change 5 to 6% forest cover بھی کیا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں عتیق شیخ صاحب۔

*Question No. 20. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister In-charge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division be pleased to state:

(a) the details of financial assistance programmes launched by Pakistan Bait-ul-Mal for poor patients, orphans and disabled persons since July, 2019 indicating also the number of beneficiaries of the same in each case;

(b) the details of wheel chairs provided by Pakistan Bait-ul-Mal to disabled persons during the said period; and

(c) the procedure laid down for provision of financial assistance to poor patients and educational expenses to orphans separately?

Minister In-charge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division: (a) Pakistan Bait-ul-Mal is a public sector social safety net of the Federal Government working under the Poverty Alleviation and Social Safety Division. It was established through an Act of Parliament in 1991 to provide financial assistance to destitute, widows, orphans, infirm and other needy persons. In line with the provisions of the Act, PBM is executing an Individual Financial Assistance (IFA) scheme to provide monetary assistance to the marginalized segments of the society for health care, education and general assistance.

IFA (Medical):

Pakistan Bait-ul-Mal provides financial assistance upto Rs.1.000 million to the indigent sick persons for

treatment of chronic diseases through government hospitals through IFA (Medical).

IFA (Education)

Pakistan Bait-ul-Mal provides financial assistance up to Rs. 100,000/- per annum per student, to the deserving students, admitted in Government institutes for payment of institutional dues.

Financial Assistunce to Special Person(s):

Pakistan Bait-ul--Mal provides financial assistance of Rs.10,000/- per annum to a family having one disable member and Rs.25,000/- per annum, as financial assistance to a family having more than one disable member throughout life.

The detail of financial assistance to poor patients, educational expenses to deserving students and financial assistance to disable persons since July, 2019 is as under:-

| Category | No. of Beneficiaries | Amount in million( Rs.) |
|---|---|---|
| Medical | 15998 | 2,027 |
| Education | 3735 | 100 |
| Special Person | 1686 | 20.48 |

The Regional wise distribution details/table of each category is placed at Annex-A.

(b) A total of 1.571 wheel chairs have been distributed among disable persons since July, 2019 to March, 2020. It's Sub-office/ Region wise detail is placed at Annex-B.

(c) The laid down procedures for various categories of IFA are as under:-

Procedure for IFA (Medical):

The applicants will submit applications on plain paper for medical treatment, along with copy of CNIC and cost estimation for treatment done by designated

hospital committees. Thereafter applications are investigated by the concerned District Officer to assess economic status of the applicant. It is finally analyzed and recommended for required amount by Medical Directorate of PBM in Head Office and Deputy Director/Assistant Director Medical at Provincial/ Regional level. All payments regarding medical assistance shall be made through crossed cheques in favour of concerned Government hospital authorities. However, where the diagnostic facility does not exist in a Government hospital, the payment could be made direct to the private test laboratory or through Government hospital.

Procedure for IFA (Education):

The students are required to submit application for education stipend along with academic testimonials and bonafide certificate. Subsequently, the cases are got duly investigated to assess their genuineness. The deserving students are paid education stipend once a year on inception of new academic session in case of annual system. In case of semester system the deserving students are paid education stipend at the start of the each semester. However the amount in both cases should not exceed Rs. 100,000/- in a year.

Procedure for Financial Assistance to Special Person(s):

Special persons irrespective of their eligibility status (on request) will be provided financial assistance. A family having one special person will be provided Rs. 10,000/- per annum as financial assistance. A family having two or more special persons will be provided Rs. 25,000/- per annum as financial assistance throughout life of the special person, however, in this regard family has to apply afresh on completion of each year.

## REGIONAL WISE DISBURSEMENT REPORT OF SFP JULY 2019 TO MARCH 2020

| HEAD OFFICE REGION/PROVINCIAL OFFICES | HEAD OFFICE | | PUNJAB LAHORE | | PUNJAB MULTAN | | SINDH | | KHYBER PAKHTUNKHWA | | BALOCHISTAN | | GILGIT-BALTISTAN | | ICT | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT |
| | 877 | 10891000 | 416 | 5335000 | 223 | 2360000 | 326 | 4250000 | 476 | 5401000 | 4 | 85000 | 53 | 560000 | 238 | 3040000 |

## REGIONAL WISE DISBURSEMENT REPORT OF HEARING AIDS JULY 2019 TO MARCH 2020

| HEAD OFFICE REGION/PROVINCIAL OFFICES | HEAD OFFICE | | PUNJAB LAHORE | | PUNJAB MULTAN | | SINDH | | KHYBER PAKHTUNKHWA | | BALOCHISTAN | | GILGIT-BALTISTAN | | ICT | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT |
| | 186 | 5832300 | 9 | 266500 | 10 | 311000 | 21 | 492600 | 6 | 290000 | 2 | 104000 | 2 | 65000 | 14 | 472000 |

## REGIONAL WISE DISBURSEMENT REPORT OF ARTIFICIAL LIMBS JULY 2019 TO MARCH 2020

| HEAD OFFICE REGION/PROVINCIAL OFFICES | HEAD OFFICE | | PUNJAB LAHORE | | PUNJAB MULTAN | | SINDH | | KHYBER PAKHTUNKHWA | | BALOCHISTAN | | GILGIT-BALTISTAN | | ICT | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT | NO OF BENEFICARIES | AMOUNT |
| | 73 | 8135000 | 1 | 170000 | 11 | 1418000 | - | - | 44 | 5848900 | - | - | - | - | 3 | 298000 |

REGION WISE DISTRIBUTION DETAIL OF WHEEL CHAIRS SINCE 2011 TILL 29-04-2020

| HEAD OFFICE ISLAMABAD | PUNJAB-LAHORE | SOUTH PUNJAB-MULTAN | SINDH | KYBER PAKHTUNKHWA | BALOCHISTAN | GILGIT BALTISTAN | ICT | TOTAL |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 415 | 97 | 150 | 230 | 240 | 181 | 57 | 201 | 1571 |

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب! تصویر کا ایک رخ دکھایا گیا ہے، بیت المال کی طرف سے جو بھی figures آئے ہیں۔ یہاں تک بتایا گیا ہے کہ کتنے beneficiaries ہیں، کیا amount ہے۔ میرا تو یہ بھی سوال تھا کہ درخواستیں کتنی آئی ہیں اور ان میں سے کتنی reject کی گئی ہیں۔ اگر معلوم ہیں تو بتادیں ورنہ وجوہات بھی دے دیں۔

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs.

Mr. Ali Muhammad Khan: We would require a specific question for that. We got intuition out of it that he wanted information about the beneficiaries which we have provided. If he wants applications, there is a proper criterion for that which we have devised here. If he wants details of the applications, I would request for a fresh question.

جناب چیئرمین: جی کبیر محمد شی صاحب۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر ہم Annex-A میں دیکھتے ہیں تو بلوچستان کے beneficiaries No. 1 میں 4 ہیں، No. 2 میں 2 ہیں اور No. 3 میں کوئی beneficiary نہیں ہے۔ میرا سوال یہ ہوگا بیت المال میں ان چیزوں کا جو طریقہ کار ہے، صوبوں کے حوالے سے تقسیم کار کا formula کیا ہے؟ بہت سی جگہوں پر مجھے بلوچستان کا صفر، صفر، صفر نظر آرہا ہے۔

Mr. Chairman: Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں ان کے concern کو سمجھ گیا ہوں۔ بنیادی طور پر سوال یہ ہے کہ آپ نے بلوچستان کو financial assistance کم دی ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے، جتنی درخواستیں آتی ہیں، ان کو address کیا جاتا ہے لیکن جو MD, Bait-ul-Mal ہیں، عون عباس بھٹی صاحب، I think most of the parliamentarians know him, he is a very agile person, میاں صاحب کی حکومت میں جہاں عابد رئیس شیخ صاحب چھوڑ کر گئے تھے، he has taken into another level, Abid Sahib *Masha Allah* بھی بڑے cooperative تھے۔

I would convey your concerns to Aun Abbas Bhatti Sahib today

کہ بلوچستان سے جو applications آ رہی ہیں، اگر آپ کا کوئی criterion ہے بھی تو اس کو easy کر دیں کیونکہ وہاں سے درخواست کا آنا بڑا مشکل ہوتا ہے، far-flung areas ہیں۔ I will convey your concerns to him, باقی یہاں پر ہمارے پاس کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کسی صوبے کو خدانخواستہ preference دی جاتی ہے بلکہ ہماری حکومت کی کوشش یہی ہے کہ سندھ، بلوچستان اور خاص طور پر erstwhile FATA, Tribal Areas کو زیادہ facilitate کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! محترم وزیر صاحب سے سوال یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ far-flung areas سے درخواستیں نہیں آتیں، 97 applications ہیں، آپ کے عون صاحب South Punjab کو accommodate کرنے کے لیے زیادہ تر ملتان میں بیٹھے رہے ہیں۔ بلوچستان کی 97 applications میں بذات خود مبشر صاحب کے پاس جمع کروا چکی ہوں کہ شاید اس طریقے سے ان کو نہ پہنچے ہوں۔ عید پر میں نے بہت کوشش کی کہ کسی طریقے سے عون صاحب میرا فون اٹھالیں کہ کچھ لوگوں کی مدد کر دیں لیکن ایک آدمی کی بھی مدد نہیں ہوئی، محمد علی صاحب، یہ میں آپ کو کہہ رہی ہوں، آپ چیزوں کو serious لیتے بھی ہیں۔

یہ بیت المال کے پیسے ہیں، غریب لوگوں کے پیسے ہیں۔ جتنا ہو سکتا ہے، ان کی مدد کریں، ہم نے ذاتی طور پر ضرور کی مگر میں بڑے افسوس سے کہتی ہوں کہ عون صاحب کو صرف ملتان اور ملتان سے concerned لوگ نظر آئے۔ اس سے پہلے عابد صاحب تھے، ہم نے applications بھیجیں، مبشر صاحب نے implement کر کے وہاں پر بھیج دیں۔ مبشر صاحب اب بھی بیٹھے ہیں، میرے خیال میں وہ مجبور ہیں، عون صاحب جس کو accept کریں گے، اس کو وہ دیں گے۔ میں بلوچستان کے 97 لوگوں کی درخواستیں دے چکی ہوں، کیا ان میں سے کسی ایک کو بھی ملا ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! دونوں حضرات نے جن کا نام لیا ہے، عون عباس صاحب کے بارے میں

I would say that it would be a bit harsh on him to label on him that he is only facilitating the people from Multan. I have normally seen him in very far-flung areas, with due

respect honourable Senator sahiba, I have seen him time a lot in erstwhile FATA

وہاں پر وہ زیادہ جاتے ہیں، سندھ کے علاقے میں جاتے دیکھا ہے، میں نے بلوچستان میں دیکھا ہے۔ آپ نے مبشر صاحب کی بات کی ہے he is my batch mate میں پھر engineering میں چلا گیا وہ CSS کرنے چلے گئے he is also very capable officer لیکن آپ دونوں حضرات کی concerns پہنچ جائیں گی، آپ کی بھی اور کبیر صاحب کی بھی پہنچ جائیں گی۔ ان شاء اللہ آپ کے cases کو priority پر اور خاص طور پر بلوچستان کو دیکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند تنگی۔ موجود نہیں ہیں۔ Answer taken as read.

*Question No. 21 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister In-charge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is fact that the present Government has constituted a task force for Civil Service Reforms, if so, the progress made on the said reforms so far?

Minister In-charge of the Cabinet Division: Yes. The present Government has constituted a Task Force on Civil Service Reforms under the Chairmanship of Dr. Ishrat Hussain, Adviser to the Prime Minister on Institutional Reforms and Austerity. The progress report is Annexed.

Annexure-A

# CIVIL SERVICE REFORMS

## Already approved by the cabinet and under implementation

1. Security of Tenure
2. Process of Postings of the Secretaries
3. Selection process of the Chief Executives of autonomous bodies, corporations etc.
4. Appointment of Technical Advisers to the Ministers
5. Monetization of Transport allowance

# CIVIL SERVICE REFORMS

Already approved by the cabinet and under implementation

1. Training of Civil Servants( Cadre and Ex- Cadre)
2. Performance Management System
3. Promotion Policy
4. Technical experts – Direct induction at BPS 20 and 21 in selected ministries.

# RESTRUCTURING OF GOVERNMENT AND AUSTERITY

Approved by the Cabinet and Under Implementation

1. Revitalization of Secretaries Committee- Completed
2. Shifting to Kohsar Secretariat building- Completed
3. Road map for E-Governance
4. Public Financial Management – PFM Law enacted.
5. Reorganization of 441 Federal Government organizational entities- in final stages of implementation

# CIVIL SERVICE REFORMS

Under Consideration by the Task Force

1. Induction and Recruitment-Summary to be resubmitted to Cabinet
2. Compensation and Benefits- Pay and Pension Commission
3. Career Progression_ Finalized and to be announced by PM
4. Retirement Policy- Report submitted
5. National Executive Service
6. Internal Accountability Mechanism

# RESTRUCTURING OF GOVERNMENT AND AUSTERITY



Submitted for Cabinet approval

1. Amendments in the Rules of Business and Esta Code- with Law Division
2. Appointment of Dual Nationals- with Law Division

# RESTRUCTURING OF GOVERNMENT AND AUSTERITY

Under preparation for the Cabinet approval

1. Strengthening of the Auditor General of Pakistan office
2. Restructuring of CDA- Report submitted and approved
3. Restructuring of Competition Commission of Pakistan
4. Restructuring of Railway and PIA

# RESTRUCTURING OF GOVERNMENT AND AUSTERITY

- **Merger of Ministries/Divisions**

1. All different federal entities scattered among various divisions brought together under a newly formed Poverty Alleviation and Social Protection Division
2. Commerce and Textile Divisions have been merged into one ministry
3. Postal Services Division merged into Federal Ministry of Communication
4. Federal Ministry of Health Services has been reorganized to incorporate more technical expertise- Completed
5. Federal Ministry of Defence Production is being restructured to make its organizations more commercially oriented- proposal submitted to the Cabinet

**MOST IMMEDIATE**

File No. 9/18/2019-Coord-II
**GOVERNMENT OF PAKISTAN**
CABINET SECRETARIAT
**ESTABLISHMENT DIVISION**
*******

Islamabad the, 13th January, 2019

## MEETING NOTICE

Subject: **MEETING OF THE COMMITTEE FOR REGULARIZATION OF CONTRACT/ DAILY WAGES EMPLOYEES.**

The Chairman of the Committee for Regularization of Contract/Daily Wages employees has desired to hold a meetings of the subject Committee on 15th January, 2020 at **04:30 P.M** in the Committee Room, 3rd Floor, "S" Block Pak-Secretariat, Law & Justice Division, to discuss the cases of the employees pertaining to regularization of Contract/Daily Wages employees in various Ministries/Divisions and their attached departments.

2. All Members of the Committee are requested to make it convenient to attend the meeting on the given date and time please.

**(Shabnam Amir Khan)**
Joint Secretary (Regulation)
**Ph: 051-9207086**

**The Advisor to the Prime Minister on Finance and Revenue,**
Member
Ministry of Finance and Revenue,
**Islamabad.**

**The Advisor to the Prime Minister on Institutional Reforms and Austerity,**
Member
Prime Minister Office,
**Islamabad.**

**The Advisor to the Prime Minister on Establishment,**
Member,
Prime Minister Office,
**Islamabad.**

Copy for information to:

- SPS to the Chairman Committee/Federal Minister, Law & Justice Division, Islamabad.

# RESTRUCTURING OF GOVERNMENT AND AUSTERITY

- **Merger of Ministries/Divisions**

1. All different federal entities scattered among various divisions brought together under a newly formed Poverty Alleviation and Social Protection Division
2. Commerce and Textile Divisions have been merged into one ministry
3. Postal Services Division merged into Federal Ministry of Communication
4. Federal Ministry of Health Services has been reorganized to incorporate more technical expertise- Completed
5. Federal Ministry of Defence Production is being restructured to make its organizations more commercially oriented- proposal submitted to the Cabinet

جناب چیئرمین: سینیٹر سسی پلیجو صاحبہ۔

*Question No. 22 Senator Sassui Palijo: Will the Minister In-charge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division be pleased to state the amount allocated to Pakistan Bait-ul-Mal during the last five fiscal years and the current fiscal year (2019-20) indicating also the amount disbursed out of the same to the poor people in the country with year wise and district wise break up?

Minister In-charge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division: The amount allocated to Pakistan Bait-ul-Mal during the last five fiscal years and the current fiscal year (2019-20) is place at Annex-A.

The amount disbursed out during the last five fiscal years and the current fiscal year (2019-20) to the poor people in the country with year wise and district wise break up is placed at Annex-B.

*(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)*

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر سسی پلیجو: جناب والا! میرا سپلیمنٹری سوال بیت المال کے حوالے سے ہے کہ یہ جو budget allocation ہے، ایک سوشل ویلفیئر کے حوالے سے جو بھی پروگرام ہیں ان میں ہمیں بہت grey areas نظر آتے ہیں۔ صوبوں کی ابھی بات ہوئی، میں اس پر نہیں جانا چاہتی، پارلیمنٹری کمیٹی نے بھی اس کو اٹھایا تھا اور وزیر صاحب نے اس حوالے سے بتایا کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے۔ اس میں سیاسی وابستگیاں نہیں ہونی چاہئیں، اس کی ہم سخت مخالفت کرتے ہیں، ان کو بھی اس پر عمل کرنا ہوگا۔ میرا سوال یہ ہے کہ 19-2018 اور پھر 20-2019 تک کا جو بجٹ تھا اس کی budget allocation انہوں نے کم کیوں کر دی؟

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔ بجٹ کم کیوں کیا گیا ہے؟

جناب علی محمد خان: جناب والا! بجٹ کو تو enhance کیا گیا ہے بلکہ اس کی بہت سی چیزیں احساس پروگرام میں بھی شامل کی گئی ہیں۔ آپ نے ابھی دیکھا بھی ہوگا کہ دنیا کی تاریخ میں جو ابھی current crisis آیا ہے، جس طریقے سے احساس پروگرام نے گھر گھر جا کر، انتہائی non-

controversial, non political بنیاد پر، بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ڈاکٹر ثانیہ نشتر صاحبہ سے شاید حکومتی بنچوں کے ممبران ناراض بھی ہیں کہ اس میں ہمارا stake کم تھا۔ اس کو بالکل ہی transparent طریقے سے گھر گھر جا کر بارہ ہزار روپے دیے گئے ہیں۔ اس کا فنڈز زیادہ کیا گیا ہے۔ اگر آپ اس کو دیکھیں تو یہ 19-2018 میں 5000 million تھا لیکن اس کو اب مزید بڑھایا گیا ہے۔ میں آپ کے علم میں ایک اور چیز بھی لانا چاہوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں پر کریڈٹ دیا جانا چاہیے وہاں ضرور دینا چاہیے۔ جب ہماری حکومت آئی ہے there was this plan جو بچے ہوتے تھے، جن کے کانوں کا مسئلہ تھا، جو بچے بول نہیں سکتے تھے بنیادی طور پر ان کے کانوں کا مسئلہ ہوتا ہے they need cochlear implant وہ PM Grievances Wing سے، جو میری منسٹری چلاتی ہے، وہاں سے monitor ہوتا تھا۔ یہ interim Government میں بند ہو گیا۔ اب اس کا MD initiative بیت المال نے لیا ہے۔ اپنے initiative پر پیسے generate کر کے self basis پر انہوں نے ان بچوں کے آپریشن کیے۔ میں اور ہمارے اسلام آباد کے ایم این اے علی نواز اعوان صاحب اس میں شریک ہوئے، فی الحال کورونا کی وجہ سے stop ہے لیکن یہ بہت بڑا initiative ہے جو ایم ڈی بیت المال نے لیا ہے کیونکہ وہ پہلے PM Grievances Wing سے monitor ہوتا تھا اس کے لیے انہوں نے خود پیسے generate کیے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سراج الحق۔

سینیٹر سراج الحق: جناب والا! ایک ہی مقصد کے لیے بہت سے پروگرام انہوں نے بنائے ہیں۔ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، احساس پروگرام، انصاف کارڈ پروگرام، بیت المال پاکستان لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان projects کے نتیجے میں علی محمد صاحب! نہ یتیموں کا مسئلہ حل ہوا، نہ غریب طالب علموں کا مسئلہ حل ہوا، نہ غریب بیمار کا مسئلہ حل ہوا، نہ غریب معذوروں کا مسئلہ حل ہوا۔ میری درخواست آپ سے یہی ہے کہ پاکستان بیت المال کے ذریعے بہت سارے شعبوں کی بجائے کوئی ایک شعبہ مقرر کر لیں اور حکومت اس پر سوچے۔ چلیں معذوروں کا مسئلہ حل کریں، ہم آپ سے کہیں کہ زندہ باد، آپ یتیم بچوں کا مسئلہ حل کریں۔

جناب چیئرمین: سراج صاحب، سپلیمنٹری کریں۔

سینیٹر سراج الحق: جناب والا! کیا یہ سوچ رہے ہیں کہ کسی ایک شعبے سے متاثرہ لوگوں کے تمام مسائل حل ہو جائیں۔ چلیں معذوروں کا کر لیں، چلیں یتیموں کا کر لیں، طالب علموں کا مسئلہ حل کر لیں، کوئی ایک کام کر لیں لیکن مکمل کر لیں۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور یہ suggestion ہے۔

جناب علی محمد خان: یہ suggestion بھی ہے اور میں واضح بھی کرنا چاہوں گا کہ مزدور اور جو daily wages والے ہیں جتنے وہ عمران خان صاحب کے دل کے نزدیک ہیں، اس پر کافی انہوں نے کورونا کے دوران lock down کے issue پر بہت زیادہ criticism بھی لی۔ میں آپ کو یہ بتانا ضرور چاہوں گا کہ آپ کی suggestion جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کسی ایک طبقے کو full facilitate کر دیں تاکہ اس کو مضبوطی سے poverty level سے اوپر لا سکیں۔ پچھلے سوال پر اگر آپ کی نظر گزری ہے تو اس کو آپ دیکھ بھی لیجیئے گا کہ special persons کے لیے تعلیم کی مد میں اور میڈیکل کی مد میں مدد بھی دیتے ہیں، صرف ایک quarterly figure میں دیتا ہوں کہ تعلیم میں بچے اور بچیوں کو سکالرشپ کی مد میں جو بچے غریب ہیں اور مختلف institutes میں afford نہیں کر سکتے ہائیر سیکنڈری تک یونیورسٹی تک یا اس سے بھی اوپر یہ figures 1730 billion quarterly ہم نے دیئے ہیں۔ پچھلے سوال میں ہم نے yearly دیئے تھے میں quarterly دے رہا ہوں۔ دوسرا، 1738 special persons beneficiary ہیں، sorry پہلا figure میں نے غلط بول دیا وہ education میں 1730 beneficiary تھے 40.3 million ان کو دیے گئے ہیں۔ 1738 special persons ہیں جن کو 21.03 million دیے گئے ہیں۔ میڈیکل کی مد میں زیادہ دیا گیا ہے 7016 beneficiary quarterly ہیں اور 9375 million ان کو دیے گئے ہیں۔ جناب والا یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ان لوگوں کو آپریشن کے لیے یا سکالرشپ کے لیے امداد دیں لیکن جو آپ بات کر رہے ہیں وہ تو ملک اگر مجموعی طور پر ترقی کرے گا تو لوگ poverty line سے اوپر جائیں گے۔ بیت المال کی ایک limited capacity ہے جو بائیس کروڑ عوام کو cater نہیں کر سکتی۔

Mr. Chairman: Question Hour is over. [1]The remaining questions and their printed replies laid on the Table of the House shall be taken as read.

[1] [Question Hour is over. Remaining questions and their printed replies placed on the the Table of the House, shall be taken as read].

*Question No. 24 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to regularize the services of the persons working on daily wages basis in the Federal Government departments, if so, the details thereof?

Minister In-charge of the Establishment Division: At present, there is no such proposal, however, while considering the summary titled "regularization of contract staff BS 1-15 under Federal Directorate of Education Islamabad dated 12-07-2019 submitted by Federal Education & Professional Training Division the Federal Government has constituted a Committee under the Minister for Law to make recommendations to the Cabinet after a holistic review of cases of regularization of daily wagers/contract employees of various Ministries/ Divisions. The Committee includes Prime Minister's Adviser on Finance & Revenue, Adviser on Austerity and Government Restructuring and Adviser on Establishment. Establishment Division is required to perform secretarial function of the Committee.

A meeting of the said Committee was held on 15-01-2020 (Annex-I) under the Chairmanship of Federal Minister for Law & Justice in which it was decided to collect the data about employees working on contract/ daily wages basis in the Federal Ministries/ Divisions. Accordingly the data has been obtained from most of the Ministries/ Divisions. However, the same is awaited from few Ministries/ Divisions. After receipt of the same it will be compiled and submitted to the chair of the Committee.

Annex-I

**MOST IMMEDIATE**

File No. 9/18/2019-Coord-II
**GOVERNMENT OF PAKISTAN**
CABINET SECRETARIAT
**ESTABLISHMENT DIVISION**
*******

Islamabad the, 13th January, 2019

## MEETING NOTICE

Subject: **MEETING OF THE COMMITTEE FOR REGULARIZATION OF CONTRACT/ DAILY WAGES EMPLOYEES.**

The Chairman of the Committee for Regularization of Contract/Daily Wages employees has desired to hold a meetings of the subject Committee on 15th January, 2020 at **04:30 P.M** in the Committee Room, 3rd Floor, "S" Block Pak-Secretariat, Law & Justice Division, to discuss the cases of the employees pertaining to regularization of Contract/Daily Wages employees in various Ministries/Divisions and their attached departments.

2. All Members of the Committee are requested to make it convenient to attend the meeting on the given date and time please.

**(Shabnam Amir Khan)**
Joint Secretary (Regulation)
**Ph: 051-9207086**

**The Advisor to the Prime Minister on Finance and Revenue,**
Member
Ministry of Finance and Revenue,
**Islamabad.**

**The Advisor to the Prime Minister on Institutional Reforms and Austerity,**
Member
Prime Minister Office,
**Islamabad.**

**The Advisor to the Prime Minister on Establishment,**
Member,
Prime Minister Office,
**Islamabad.**

Copy for information to:

- SPS to the Chairman Committee/Federal Minister, Law & Justice Division, Islamabad.

*Question No. 25 Senator Sassui Palijo: Will the Minister In-charge of the Establishment Division be pleased to state the details of policy laid down for provision of quota to the provinces in recruitments in Federal

Government departments?

Minister In-charge of the Establishment Division: In pursuance of Article 27(1) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, regional/provincial quotas were prescribed in 1973 after a detailed deliberations on the basis of population figures of the Federating Units with the approval of the then President vide O.M. No.8/9/72-TRV dated 31-8-1973 (Annex-I).

In the year 2007, the share of Balochistan was enhanced from 3.5% to 6% by reducing the share of merit from 10% to 7.5% vide OM No. 4/10/2006-R-II dated 12-02-2007 (Annex-II).

The administrative instructions dated 12-02-2007 were further amended in the light of Cabinet decision under Case No. 17/02/2020 where the 4% combined quota of Gilgit-Baltistan/ FATA was bifurcated in the ratio to 1:3 respectively vide O.M. dated 14-02-2020 (Annex-III).

Annex-I

Government of Pakistan
Cabinet Secretariat
Establishment Division

No.F.8/9/72-TR V. Rawalpindi, the 31st August, 1972

Office Memorandum

Provincial/Regional quotas for recruitment to the civil posts under the Federal Government.

The question of revision of the Provincial/Regional quotas for recruitment to the civil posts under the Federal Government has been under consideration of Government for some time. It has been decided that with immediate effect the following merit and provincial/regional quotas shall be observed in filling vacancies reserved for direct recruitment to posts under the Federal Government which are filled on all Pakistan basis :-

| | | |
|---|---|---|
| Merit quota. | | 10% |
| Punjab (including Federal area of Islamabad). | | 50% |
| Sind (including Karachi). | | 19% |
| The share of Sind will be further sub-allocated in the following ratio: | | |
| Urban areas namely Karachi, Hyderabad and Sukkur. | 40% of 19% or 7.6% | |
| Rural areas i.e., rest of Sind excluding Karachi, Hyderabad and Sukkur. | 60% of 19% or 11.4% | |
| N.W.F.P. | | 11.5% |
| Baluchistan. | | 3.5% |
| Northern Areas & Centrally Administrated Tribal Areas. | | 4 % |
| Azad Kashmir. | | 2 % |

(Vaqar Ahmad)
Secretary to the
Government of Pakistan.

To
All Ministries & Divisions, their Attached and Subordinate Offices.

Copy to: Secretary, Federal Public Service Commission, Karachi.

Copy also forwarded to the Chief Secretaries, Provincial Governments.

Annex-II

Government of Pakistan
Cabinet Secretariat
Establishment Division

No. 4/10/2006-R-2. Islamabad, the 27th February, 2007.

OFFICE MEMORANDUM

SUBJECT:- PROVINCIAL/REGIONAL QUOTAS FOR RECRUITMENT TO THE CIVIL POSTS UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT.

The undersigned is directed to state that the Provincial and Regional quotas prescribed in 1973 for direct recruitment to civil posts under the Federal Government vide Establishment Division's O.M.No.8/9/72-TRV, dated 31.8.1973 have been reviewed and it has been decided by the Federal Government that with immediate effect the following merit, and provincial/regional quotas shall be observed in filling vacancies reserved for direct recruitment to posts under the Federal Government which are filled on All-Pakistan basis:-

| | | |
|---|---|---|
| Merit quota | | 7.5% |
| Punjab (including Federal Area of Islamabad) | | 50 % |
| Sindh | | 19 % |
| The share of Sindh will be further Sub-allocated in the following ratio: | | |
| Urban areas namely Karachi, Hyderabad and Sukkur. | 40 % of 19 % or 7.6 % | |
| Rural areas i.e. rest of Sindh excluding Karachi, Hyderabad and Sukkur. | 60 % of 19 % or 11.4 % | |
| N.W.F.P. | | 11.5 % |
| Balochistan | | 6 % |
| Northern Areas/FATA | | 4 % |
| Azad Kashmir | | 2 % |

(Hifz-ur-Rehman)
Additional Secretary

All Secretaries/Additional Secretaries
of Ministries/Divisions, Islamabad/Rawalpindi

Annex-III

Government of Pakistan
Cabinet Secretariat
Establishment Division

No. 4/10/2006-R-2 Islamabad, the 14th February, 2020

**OFFICE MEMORANDUM**

Subject:- **PROVINCIAL/REGIONAL QUOTAS FOR RECRUITMENT TO THE CIVIL POSTS UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT.**

The undersigned is directed to state that the Provincial and Regional quotas prescribed in 2007 for direct recruitment to civil posts under the Federal Government vide Establishment Division's O.M. No. 4/10/2006-R-II dated 12.02.2007 have been reviewed and it has been decided by the Federal Government that with immediate effect, the following merit and provincial/regional quotas shall be observed in filling vacancies reserved for direct recruitment to posts under the Federal Government which are filled on All-Pakistan basis:-

| | | |
|---|---|---|
| Merit | | 7.5% |
| Punjab (including Federal Area of Islamabad) | | 50 % |
| Sindh | | 19 % |
| The share of Sindh will be further Sub-allocated in the following ratio: | | |
| Urban areas namely Karachi, Hyderabad and Sukkur | 40 % of 19 % or 7.6 % | |
| Rural areas i.e. rest of Sindh excluding Karachi, Hyderabad and Sukkur. | 60 % of 19 % or 11.4 % | |
| Khyber Pakhtunkhwa | | 11.5 % |
| Balochistan | | 6 % |
| **Newly merged Districts of Khyber Pakhtunkhwa(Ex-FATA)** (This share shall not be merged into Khyber Pakhtunkhwa and be observed independently for next 10 years in conjunction with the ten-year Development Plan devised to bring the Ex-FATA at par with the Khyber Pakhtunkhwa socially and economically). | | 3 % |
| Gilgit-Baltistan | | 1 % |
| Azad Kashmir | | 2 % |

( Masroor Hussain )
Section Officer
14.2.2020

**All Secretaries/Additional Secretaries Incharge of Ministries/Divisions, Islamabad/Rawalpindi**

*Question No. 26 Senator Sassui Palijo: Will the Minister In-charge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division be pleased to state:

(a) the ratio of poverty registered in the country as on 30th June, 2018, 2019 and at present separately; and

(b) whether it is a fact that the ratio of poverty is increasing in the country, if so, the steps being taken by the Government to control the same?

Minister In-charge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division: (a) Ministry of Planning, Development & Special Initiatives (PD&SI):

Poverty is estimated by using Household Integrated Economic Survey (HIES) data. The latest HIES data is available for 2015-16. Dataset for 2018-19 is due in few months. Ratio of poverty for 2018-19 will be estimated after the availability of data.

(b) Ministry of Planning, Development & Special Initiatives (PD&SI):

At this point of time, there is no empirical evidence to verify or deny the claim. However, the steps taken by this Division and ancillary organizations for alleviation of the poverty in the country are as under:

(A) Pakistan Poverty Alleviation Fund (PPAF):

The Government has launched Ehsaas Programme on March 27, 2019 with an objective to reduce inequality, invest in people, and lift lagging districts. Ehsaas is about the creation of a 'welfare state' by countering elite capture and leveraging 21st century tools such as using data and technology to create precision safety nets; promoting financial inclusion and access to digital services; supporting the economic empowerment of women; focusing on the

central role of human capital formation for poverty eradication, economic growth and sustainable development; and overcoming financial barriers to accessing health and post-secondary education.

The National Poverty Graduation Initiative (NPGI) is part of the Ehsaas strategy. It aims at graduating the ultra and vulnerable poor households out of poverty and set them on the path of economic and social prosperity. Key components of the initiative include (i) Asset Transfers (ii) Vocational and Skills Training and (iii) Interest Free Loans (IFL).

The initiative will reduce dependence of segment of the population living at the bottom of the pyramid on government-led social safety nets. It will uplift them by mainstreaming them into economic development and financial inclusion.

Under NPGI, the following two major programs are currently being implemented by PPAF:

1. National Poverty Graduation Programme (NPGP):

NPGP is a GoP and IFAD funded USD 150 million (GoP USD 50 million and IFAD USD 100 million) programme to be implemented over a period of six years with an overarching objective to assist the ultra-poor and very poor including women in graduating out of poverty on sustainable basis. The programme aims at transferring of livelihood assets and trainings to 176,877 households in 23 districts of 4 provinces of Pakistan.

2. Interest Free Loan (IFL) Programme:

IFL is one of the major components of NPGI being implemented by PPAF through its 24 Partner Organizations (POs). The range of interest free loans is PKR 20,000 – Rs.75,000. As many as 3.8 million interest free loans will be provided (80,000 loans a month) for the next 4 years to 2.28 million

households.

(B) Pakistan Bait-ul-Mal (PBM):

PBM is administering following pro - poor projects / schemes for eradication of poverty from country. Detail is enclosed is placed at Annex-A:

i. Individual Financial Assistance
   a. Medical
   b. Education
   c. Special Friends (disabled persons)
   d. General
   e. Customized Wheel Chairs
   f. Cochlear Implant
ii. Schools for Rehabilitation of Child Labour (SRCL)
iii. Women Empowerment Centres (WEC)
iv. Dar-ul-Ehsaas (Orphanages)
v. Child Support Programme (CSP)
vi. Ehsaas Kada (Senior Citizen Home)

(C) Benazir Income Support Programme (BISP):

BISP is a safety net providing consumption smoothing to the extreme poor against shocks triggered primarily by food and fuel inflation. The cash stipend is being provided under Kafaalat which is provided as per Poverty Score Card eligibility criteria. Kafaalat serves 4.3 million vulnerable and destitute all across the country. Since inception, Rs.734 billion have been disbursed as cash transfers to the extreme poor in the country (31st December 2019).

*Question No. 27 Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Climate Change be pleased to state the details of projects relating to climate change being executed in the country at present?

Ms. Zartaj Gul: The details of PSDP projects relating to

Climate Change being executed a present are as under:-

| Year | Project Name | Status |
|---|---|---|
| 2015-2021 | Sustainable Land Management Programme to Combat Desertification in Pakistan Phase-II (SLMP-II). Brief is at **Annex-A** | In progress and will be completed by June, 2021 |
| 2013-June, 2020 | Establishment of Geomatic Center for Sustainable Development. Brief is at **Annex-B** | In progress and will be completed by June, 2020 |
| 2018-June, 2021 | Establishment of Pakistan WASH Strategic Planning and Coordination Cell. Brief is at **Annex-C** | In progress and will be completed by June, 2021 |
| 2017-June 2022 | Establishment of Climate Change Reporting Unit in MoCC. Brief is at **Annex-D** | In progress and will be completed by June, 2022 |
| 2018-June, 2023 | Climate Resilient Urban Human Settlements Unit. Brief is at **Annex-E** | In Progress and will be completed by June, 2023 |
| 2019-2023 | Ten Billion Tree Tsunami Programme, Phase-1, Upscaling of Green Pakistan Programme (Revised) (Phase-I). Brief is at **Annex-F** | In progress and will be completed by June, 2023 |

*(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)*

*Question No. 28 Senator Sirajul Haq: Will the Minister In-charge of the Poverty Alleviation and Social Safety Division be pleased to state:

(a) the amount released by the Government under the Ehsaas Programme during the pandemic of corona virus with province wise break up;
(b) the procedure adopted for distribution of the said amount of financial assistance; and
(c) whether it is a fact that the said financial assistance under that Programme is being distributed through the Government established centres instead of sending the same directly to the accounts of the deserving persons, if so, the reasons thereof?

Reply not received.

*Question No. 29 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Information Technology and Telecommunication be pleased to state the laws and rules made and those proposed to be made for regulating / controlling the social media in the country?

Syed Amin-ul-Haq: (i) Yes, an Act titled "Prevention of Electronic Crime Act, 2016" (Annex-A) and has already been promulgated.

(ii) Similarly Rules titled "Citizen Protection (Against on-line Harm) Rules 2020" (Annex-B) have been approved for regulation of social media and promotion of digital wellbeing across Pakistan. These are under stakeholders' consultation by a Committee constituted under Chairman, PTA on the order of honourable. Prime Minister (Annex-C).

*(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library)*

## Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار محمد یعقوب خان ناصر صاحب نے اپنے قریبی عزیز کے انتقال کے باعث مورخہ 12 to 8 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے بعض ضروری مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 298ویں مکمل اور موجودہ اجلاس میں آج مورخہ 10 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فدا محمد صاحب ناسازی طبیعت کی بنا پر گزشتہ 298ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 298ویں اور حالیہ مکمل اجلاسوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 298ویں مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثنا جمالی صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 5 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا فیض محمد صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 8 to 12 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر گل بشریٰ صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 5 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناء پر گزشتہ 298 ویں مکمل اور حالیہ اجلاس میں مورخہ 5 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: Order No. 2 پر سینیٹر محمد جاوید عباسی کی adjournment motion ہے 'failure of the Government in achieving revenue targets during the fiscal year 2018019'. سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب کیوں adjournment motion لانا چاہ رہے ہیں؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میری آپ سے درخواست ہے کہ میری تین adjournment motions ہیں جو مجھے Secretariat نے دی ہیں۔

جناب چیئرمین: ایک تو ہم نے club کر دی ہے جو سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب اور سینیٹر شیری رحمٰن صاحبہ، تینوں کو اکٹھے سنیں گے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں چاہتا ہوں کہ PIA crash پر جو adjournment motion ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ان کو club کر دیا گیا ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب اگر club کر دیا ہے تو ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں، آپ کی بہت مہربانی۔ جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میری دو اور بھی adjournment motions ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ ابھی اس پر بات کریں جو میں نے آپ سے پوچھا ہے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! بجٹ آنے والا ہے اور میں چاہتا تھا کہ بجٹ سے پہلے اس پر discussion ہو۔ یہاں پر بہت زیادہ باتیں کی گئیں اور کہا گیا تھا کہ اس مرتبہ پاکستان میں record revenue collection ہو گی۔ بہت زیادہ figures بتائے گئے اس لیے میں جاننا چاہوں گا کیونکہ میری adjournment motion ہے کہ اس کو discuss کیا جائے اور بجٹ سے پہلے بتایا جائے کہ پچھلی ساری حکومتوں نے، آپ پچھلے دو tenure دیکھ لیں، پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت اور آج کی حکومت نے کوئی revenue target رکھا تھا تو اس کو achieve کیا تھا۔ یہ اس میں بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ بڑا اہم ہے اس کو admit کر لیتے ہیں اور Secretariat آپ کو لگا کر inform کر دے گا۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب چیئرمین ایک اور بھی adjournment motion ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر ابھی بات نہیں ہو سکتی۔ ایک adjournment motion ہو گئی ہے۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب، سینیٹر شیری رحمٰن اور سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب منسٹر صاحب گزارش کر رہے ہیں کہ اگر calling attention notice کو پہلے لے لیں کیونکہ انہوں نے Cabinet meeting میں جانا ہے۔ سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب! آپ نے یا سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب نے شروعات کرنی ہے۔ آپ دونوں وکیل ہیں خود فیصلہ کر لیں بعد میں میرے گلے نہیں پڑنا۔

Order No. 5, calling attention notice in the name of Senator Mian Raza Rabbani, Senator Sherry Rehman and Senator Muhammad Javed Abbasi, Senator Mian Raza Rabbani Sahib may raise the matter please.

## Calling Attention Notice moved by Senator Mian Raza Rabbani regarding Tragic Incident of PIA Plane crash at Karachi

**Senator Mian Raza Rabbani**

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you Sir. I beg to draw the attention of the Minister for Aviation towards the tragic incident of PIA plane crash at Karachi.

جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں اور یہ ایک نہایت افسوس ناک واقعہ ہوا جس میں بہت سی قیمتی جانیں گئیں۔ جناب چیئرمین! واقعہ اپنی جگہ، پاکستان میں air crashes کی ایک عجیب تاریخ رہی ہے اور وہ تاریخ کچھ ایسی ہے کہ planes crash ہو جاتے ہیں اور یہ پوری دنیا میں ہوتے ہیں لیکن ان کا سدباب سامنے آتا ہے۔ اس سدباب کے ذریعے airlines اپنی اصلاح کر کے آگے بڑھتی ہیں۔ بدقسمتی سے جیسے پاکستان میں دیگر رپورٹوں کو منظر عام پر نہیں لایا جاتا اسی طرح plane crash کی رپورٹوں کو منظر عام پر نہیں لایا گیا۔

جناب چیئرمین! جہاں تک موجودہ Inquiry Commission جو بنا ہے اس کے سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ موجودہ Inquiry Commission میں بہت زبردست conflict of interest سامنے آرہا ہے۔ وفاقی حکومت نے جب یہ کمیشن بنایا تو شاید انہوں نے اس بات کو ذہن میں نہیں رکھا یا مدنظر نہیں رکھا۔ جو سوال اور conflict of interest سامنے آرہا ہے وہ یہ ہے۔ نمبر ایک جو Inquiry Commission ہے اس میں تمام کے تمام لوگ ماسوائے ایک کے کا تعلق Pakistan Air Force سے ہے۔ نمبر دو، Inquiry Commission کے اندر جو افسران ہیں وہ تمام کے تمام rank میں جو موجودہ CEO PIA ہیں اور Serving Air Force Officer ہیں ان سے کم ہیں۔ نمبر تین، Pakistan Air Force کے افسران اس کے اندر موجود ہیں ان کو flying کا تجربہ ایک مختلف نوعیت کا ہے۔ ان کے پاس کوئی commercial flying اور اس کے procedure سے ان کا تعلق نہیں ہے۔ نمبر چار، the Commission is devoid of any rated pilot or one who has flown the airbus جو Air Force کے افسران ہیں اگر ان کا تعلق transport سے ہے تو پھر وہ C130 اڑاتے ہوں گے اور اگر ان کا تعلق fighter squadron سے ہے تو پھر یقیناً وہ دوسرے ہوائی جہاز اڑا رہے ہوں گے۔ نمبر پانچ، Civil Aviation کی نمائندگی ہے اور Civil Aviation Air Traffic Control کو

control کرتا ہے اور وہ Commission کے اندر موجود ہے جبکہ ان کا بھی اس کے اندر اتنا ہی کردار ہے جتنا کسی pilot کا ہے۔

جناب چیئرمین! چھٹی جو بات سامنے آئی اور وہ حال ہی میں سامنے آئی ہے کہ Civil Aviation نے ابھی Inquiry Commission کی رپورٹ جاری کی ہے تو Civil Aviation نے PIA کو خط لکھ دیا اور اس میں انہوں نے اس بات کا اعلان کر دیا کہ PIA کا جو pilot تھا جو ill-fated جہاز اڑا رہا تھا، اس کو جو ہدایات Air Traffic Control سے ملیں ان ہدایات پر اس نے عمل درآمد نہیں کیا۔ یعنی Civil Aviation Authority نے اپنی طرف سے ایک طرح سے inquiry Commission کی رپورٹ کو supersede کر کے اپنا فیصلہ سنا دیا۔

میں یہاں پر یہ بات بھی کہنا چاہوں گا کہ جہاں پر inquiry اس بات کی بھی ہو رہی ہے کہ اس وقت صورت حال کیا تھی اور کیا lapses, mechanical failure or technical failure ہوا وہاں پر اس بات کی holistic approach لینی چاہیے اور اس بات کی بھی inquiry کرنی چاہیے کہ PIA کے اندر جب سے موجودہ CEO آئے ہیں PIA کے کیا حالات ہیں۔ موجودہ CEO کے لیے باقاعدہ طور پر ایک special advertisement نکالی گئی جس کو اس ہاؤس کے اندر بھی لایا گیا اور جس میں یہ qualification رکھی گئی that advertisement was tailor made for him کہ وہ شخص جس نے war course کیا ہو، PIA کے CEO کی qualifications کے اندر war course and combative flying کی جناب کیا ضرورت ہے؟ جب سے وہ CEO آیا اور اس CEO کی appointment کو سندھ ہائی کورٹ نے set-aside کیا۔ پھر Supreme Court of Pakistan میں وہ appointment آئی اور بہت لے دے کے بعد سپریم کورٹ نے اس appointment کو بحال کیا۔

جناب چیئرمین! جب سے یہ وہاں پر موجود ہیں، انہوں نے PIA میں مارشل لا نافذ کیا ہوا ہے۔ وہاں کے Pilots, Cabin Crew, Engineers or workers کے لیے job security بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ جناب! job security and mental fitness کی بات ہو رہی ہے، اس air crash سے کچھ دن پہلے PIA میں Essential Services Act نافذ کر دیا گیا تھا۔ اس بات کی کیا ضرورت تھی کہ PIA میں Essential Services Act نافذ کیا جائے جب کہ pilots اور عملہ special flights کر رہے تھے اور کسی نے refuse

نہیں کیا تھا لیکن Coronavirus کی آڑ لے کر management نے اپنی مزدور دشمنی ثابت کی اور PIA میں Essential Services Act لگا دیا۔ Associations کو ban کر دیا اور ان associations نے جن سے ان کے روزگار کا تعلق تھا، ان سے جتنے بھی agreements کیے ہوئے تھے، ان تمام کو منسوخ کر دیا تھا۔ جناب چیئرمین! میں یہ بات وثوق سے کہتا ہوں I and am sure that the honourable Minister is aware of it کہ آج PIA میں pilots کو over and above the safety limits flying کروائی جا رہی ہے۔ بالخصوص جو جہاز اور طیارے پاکستانیوں کو واپس لانے کے لیے باہر جا رہے ہیں، ان میں pilots کو over and above the safety limits flying کروائی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ایک نہایت ہی خطرناک چیز سامنے آ رہی ہے، جس سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ Coronavirus کی آڑ میں جن لوگوں کے vested interests ہیں، وہ اپنا مزدور دشمنی کا agenda لے کر آگے چل رہے ہیں۔ آٹھ جون 2020 کو یہ CEO, Prime Minister Sahib کو brief کرتا ہے اور اس briefing میں جیسے Steel Mills میں کہا گیا اور کل Cabinet نے Steel Mills کی منظوری دی اور وہ منظوری غیر آئینی ہے کیونکہ Steel Mills under Council of Common Interests ہے، کابینہ اس بات کی مجاز نہیں ہے لیکن یہاں پر بھی CEO نے یہ بات کہی کہ PIA کا سب سے بڑا مسئلہ اس کے 14000 employees ہیں۔ یعنی Coronavirus اور اس air crash کی آڑ میں وہ PIA میں چھانٹی کرنے کے چکر میں ہے۔ جس طرح Steel Mills کی summary میں کہا گیا کہ جب تک Steel Mills کے cases ختم نہیں ہوں گے تو سرمایہ دار اس کو لینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی طرح اس CEO نے کل Prime Minister کو briefing میں کہا کہ PIA کے اندر reforms میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ cases ہیں جو آج تک pending ہیں۔ وہ کون سے cases ہیں؟ وہ cases وہ ہیں جو management کے خلاف employees کے fundamental rights کو usurp کرنے کے سلسلے میں ہیں۔

جناب چیئرمین! آخر میں where the booty lies اس کی آڑ میں CEO نے کہا کہ PIA کے ملک اور ملک سے باہر trillion of rupees کے assets ہیں اور اگر اس کی financial liquidity بنانی ہے تو پھر ان assets کو اونے پونے داموں فروخت کرنے کی اجازت بھی دی جائے۔ جناب چیئرمین! یہ سات یا آٹھ بنیادی سوال جن کا تعلق کمیشن سے ہے اور اچھی

بات ہو گی کہ فاضل وزیر صاحب کہیں گے کہ ہم ایک رپورٹ کو لے کر آئے، اس چینی کی رپورٹ کا کیا ہوا، اس کو تو چھوڑ دیں لیکن کم از کم منظر عام پر تو آئی لیکن ایک tinted Commission ایک Commission جو پہلے ہی سے conflict of interest کا شکار ہے، اس کی رپورٹ کیا معنی رکھے گی، میں یہ آپ کے توسط سے فاضل وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شیری رحمٰن۔

**Senator Sherry Rehman**

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سینیٹر رضا ربانی صاحب نے بہت سنگین مسائل اور سوالات اٹھائے ہیں۔ خاص طور پر جب Inquiry Commission کی بات کی جاتی ہے تو مفادات کا تضاد کھلے عام نظر آ رہا ہے۔ یہ سوال پہلے دن اٹھا جب یہ کمیشن بنایا گیا تھا کہ جو commercial pilots اس Airbus کی قسم کا جہاز چلاتے ہیں کیونکہ یہ تکنیکی سوالات ہیں، وہ کیوں نہیں ہیں؟ Pilots Association نے یہ سوال بار بار اٹھایا ہے۔ جس وقت crash ہوا، وقت دیکھیے کہ crash ہونے کے فوراً بعد کسی بھی technical survey and investigation جو کہ کسی بھی تحقیق سے پہلے ایک سطحی تحقیق ہوتی ہے، PIA نے اور یہ CEO ہیں، وہاں آتے ہی تقریر فرما دی اور یہ کسی کی ذات کے بارے میں نہیں ہے لیکن انہوں نے tragic airline کے pilot جس کا نام سجاد گل ہے، کہا کہ یہ pilot at fault تھا۔ اگر pilot at fault تھا بھی اور جس پر پورے میڈیا پر discussion ہوئی ہے اور ابھی تک ہو رہی ہے، لواحقین اور سب سوال پوچھ رہے ہیں، pilot's error or technical error ہو سکتا ہے، اب بھی ہم کسی حتمی فیصلے پر نہیں پہنچ سکتے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ landing gear اترا، پائلٹ روزے میں تھا، ہم یہ نہیں کہہ سکتے اس نے کیوں غفلت کی۔ یہ سارے سوال اٹھ چکے ہیں۔ اور بغیر recording and Black Box review میں رضا ربانی صاحب کے سوالات نہیں دہراؤں گی، وہ بہت اہم ہیں لیکن مفادات کا تضاد تو بہت بڑی چیز ہے۔ اگر اس طرح کی enquiry report منظر عام پر آئی تو یہ بے معنی ہو گی۔ انہوں نے پہلے سے conclude کر دیا کہ یہ pilot's error ہے، میں یہ کہوں گی کہ اس سے already وہ enquiry and commission مشکوک ہو چکا ہے۔ انہوں نے بغیر کسی بھی investigation کے پہلے ہی کہہ دیا اور سارے ملک نے سنا، ہر قسم کی recording سنی کہ ایک امریکن پائلٹ جو Airbus کے جہاز چلاتے ہیں، انہوں نے بھی کہا کہ landing کرتے وقت gear کے ساتھ کیا ہوا۔ کچھ آوازیں آئیں۔ پائلٹ کو کچھ یاد دلایا گیا۔ اب تو گاڑیوں میں بھی reverse کے وقت ڈرائیور کو بتانے کے لئے کوئی نہ کوئی چیز لگی ہوئی ہے کہ پیچھے

کیا ہے وغیرہ۔ایک پائلٹ نے ہم سے کہا کہ landingاکرتے وقت جہاز ہمیں terrain کالفظ بتاتا ہے۔ ہم بھی جہاز میں سفر کرتے ہیں۔ ہمیں بھی معلوم ہوتا ہے کہ wheels نکل رہے ہیں اور ابھی landingہو رہی ہے۔ان باتوں پر کوئی بھی discussion نہیں ہو رہی۔امریکی پائلٹ نے recording سننے کے بعد یہی کہا کہ پائلٹ سب سن رہا تھا۔یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ سب سننے کے بعد وہ landing gear نکالنا بھول گیا ہو۔ چلیں اگر یہ سب ہو گیا ہے تو یہ ساری باتیں اب ایک transparent commissionکے سامنے ہونی چاہییں۔

جناب چیئرمین!Hollywoodکی ایک Oscar winningفلم ہے۔پتا نہیں یہاں کسی نے دیکھی ہے یا نہیں۔اس کا نام "Sully" ہے۔اس میں کیپٹن اور ہیرو کا کردار Denzel Washingtonنے ادا کیا ہے۔کسی تکنیکی faultکی وجہ سے وہ اپنے جہاز کو سمندر میں بڑی مشکلوں کے بعد landاکرواتے ہیں۔پوری فلم صرف اس کی landing and heroismپر نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ طیارہ پتا نہیں Airbusکا تھا یاBoeingکا،اس کمپنی نے وہاں کے Aviation authoritiesسے ملی بھگت کر کے پائلٹ کو بدنام کرنا شروع کیا کہ پائلٹ نے کوئی دوائی کھالی تھی یا شراب پی لی تھی۔وہ بیمار تھا یا اس کے bloodمیں کوئی چیز ملی ہوئی تھی۔اب مجھے صحیح طرح سے یاد بھی نہیں ہے۔اس کہانی کے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ endمیں پتا چلا کہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔وہ کمپنی اپنے جہازوں کو بچانے کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی۔ ان کا کام یہی ہے کہ وہ اپنی کمپنی کوexonerateکریں۔یہ کہہ دینا کہ Airbusنے ہم سے کہا کہ اس جہاز کے ساتھ یہ ہوا، وہ ہوا، شاید وہ ٹھیک بھی ہو سکتے ہیں، شاید تکنیکی خرابی کی وجہ پائلٹ ہو لیکن جو اتنی ساری باتیں ہو رہی ہیں، یہ سب ایک دوسرے سے تضاد میں ہیں۔اس پر ہم یہ کہہ دیں کہ کمیشن میں یہی لوگ شامل ہوں گے اور وہ CAAکے underہو گا۔CAAتو خود under investigationہے۔اس کے underکیسے کمیشن بن سکتا ہے۔یہ مفادات کا کھلا تضاد ہے۔

جناب چیئرمین!آپ اس کمیشن کو تبدیل کروائیں۔ابھی یہاں بات essential servicesکی بھی ہوئی۔اس حکومت کو مزدوروں سے بہت ہی تکلیف ہے۔کسی نے کہا کہ یہ تو اس کے دل کے قریب ہیں لیکن دل کے قریب ہونا بہت ہی مہنگا پڑتا ہے کیونکہ پہلے تو ان کی نوکریاں جاتی ہیں اور اکثر و بیشتر پھر ان کی جان بھی جاتی ہے جیسے ہم اس واقعے میں دیکھ رہے ہیں۔آپ کو یاد ہو گا کہ PALPAجو pilotsکی associationہے،انہوں نے strikeکیا کہ ہم اس طرح flights operateنہیں کریں گے۔میں نے خود بھی دستاویزات نکلوائیں اور یہ سب اب publicبھی

ہو چکی ہیں۔ وہ خود کو civil servants کہتے ہیں لیکن بہت ہی مشکل حالات میں وہ flights operate کر رہے ہیں۔ پچھلے ہفتے coronavirus 9 crew members سے infect ہو گئے تھے۔ پہلی special flight جو ہمیں اسلام آباد لائی، اس کے ایک crew member نے مجھ سے request کی کہ آپ منسٹر صاحب سے کہیں وہ ماسک پہن لیں۔ پوری flight میں بغیر ماسک کے صرف منسٹر ہی موجود تھے۔ میں نے crew member سے کہا کہ بیٹا اگر وہ آپ کی نہیں سنتے تو میں کہتی ہوں۔ وہ یہی کہہ رہے تھے کہ ہمیں masks وغیرہ جیسے بھی مل رہے ہیں، انہیں پہن کر بھی ہمارے colleagues 9 infect ہو چکے ہیں۔ ہم پھر بھی flights operate کر رہے ہیں۔ اس کے بعد بھی ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ اپنے CBA and essential services کو بند کروائیں۔ آپ پی آئی اے کے کسی بھی جہاز میں چڑھیں، آپ سے کوئی پائلٹ یا air hostess یہ بتانے کے لئے ملنے آجاتے ہیں کہ ان کے ساتھ کتنا ظلم ہو رہا ہے۔ پوری دنیا میں flights hours regulated ہیں۔ اگر پائلٹ کی غلطی ہے تو پوچھا جائے کہ اس سے غلطی کیوں ہوئی۔ یہ سوال بھی پوچھا جائے کہ اسے کتنی flights operate کرنے کے لئے دی گئی تھیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جی نہیں جناب! یہ سارے حقائق بہت ہی important ہیں۔ Against all the rules, they are forced to operate additional flights. کیپٹن وقار حسین کی دستاویز میرے پاس ہے۔ He was forced to operate PK781 Islamabad-Toronto with minimum rest of 9 hours 54 minutes whereas he had requested for rest which for a trans-Atlantic flight is 24 hours. The gross violation of CAA-A10910012 کی بنیاد پر non-compliance report کے ذریعے انہیں ہٹا دیا گیا۔ Show Cause notices دیے جاتے ہیں۔ وہ اس وبا کے دوران بھی fly کرنا چاہ رہے ہیں لیکن بغیر rest کے انہیں ایک کے بعد ایک flights دی جا رہی ہیں۔ Pilots کہتے ہیں کہ SOPs follow کرنے پر بھی ہمیں Show Cause notices دیے جاتے ہیں۔ میرے پاس یہ سب دستاویزات موجود ہیں۔

میرے لئے اور ہم سب کے لئے پریشان کن بات یہ ہے کہ طیاروں کا FDTL سے، جو ایک global body ہے، اس سے clearance چاہیے ہوتی ہے۔ یہ

mandatory ہوتی ہے اور کبھی کبھی waivers بھی دیے جاتے ہیں۔ ہمارے CEO نے waiver لئے جو flight planning کے لئے بالکل بھی applicable نہیں تھے۔ اس کے بعد یہ CAA-A10910012 کے ذریعے بہت ہی غلط SOPs بنائی گئیں۔ اگر میں غلط ہوں تو اور بات ہے لیکن یہ مجھے associations سے ملا ہے۔ PALPA کہہ رہی ہے کہ SOPs compliance پر ہم سے کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم آپ کو Serena Hotels میں رہائش کروائیں گے لیکن ہمیں گندی جگہوں پر رکھا جاتا ہے۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ اتریں اور جائیں۔ جناب چیئرمین! ان سے کہا جاتا ہے کہ special flights چلائیں، اپنی جان خطرے میں ڈالیں اور اس کے بعد اتریں اور جائیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ crew کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اس پائلٹ کو آپ نے کتنی flights operate کروائیں؟ اس کا rest period کتنا تھا اور کتنے pilots اس وقت تک compliance reports دے چکے ہیں۔ اسی وجہ سے crashes ہوتے ہیں۔ PIA کے 52 crashes ہو چکے ہیں۔ یہ سب un-investigated ہیں۔ ہمیں یہ نہیں سننا ہے کہ ہمارے دور میں یہ ہوا اور ان کے دور میں وہ ہوا۔ اگر یہی جواب دینا ہے تو پھر ہم گھر چلے جاتے ہیں۔ یہ تبدیلی سرکار ہے۔ ہم اس پر کوئی بھی politics نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کوشش کریں کہ ایسی investigation ہو جس سے عوام، لواحقین اور سب satisfy ہوں۔ ان سے پوچھنا چاہیے کہ special flights operate کرنے کے باوجود crashes کیوں ہو رہی ہیں اور کیوں کاغذی کمیشن بن رہے ہیں اور کیوں crew members کا استحصال ہو رہا ہے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی قائد حزب اختلاف۔

**Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the Opposition**

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جب یہ جہاز کراچی میں crash کر گیا تو پورا ملک اس کی زد میں آیا۔ 99 لوگوں کی شہادتیں ہوئیں۔ تمام علاقوں کے لوگ اس میں سوار تھے اور عید سے ایک دن پہلے اپنے اپنے گھر پہنچنا چاہتے تھے۔ جب ایسا معاملہ ہوتا ہے تو دو صورتیں سامنے آتی ہیں۔ بڑی simple بات ہے۔ اگر پائلٹ کی غلطی ہو تو اس کی الگ implications ہیں بالخصوص اس کی زندگی کے financial aspects سامنے آجاتے ہیں۔ وہ تو پھر دنیا کے سامنے آکر نہیں کہہ سکتا کہ یہ غلطی مجھ سے ہوئی اور اس کا اس طرح کوئی نتیجہ نکلا۔ دوسری طرف اگر کمپنی اور انتظامیہ کی غلطی ہو تو اس کی implications بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ Compensation بہت ہی زیادہ دینی پڑتی ہے خصوصاً اس کمپنی کو جس کا جہاز تباہ ہوا ہے۔ اگر آپ اس کو weigh کریں تو اس میں ایک اور ایک لاکھ کے برابر فرق ہوتا ہے۔ ایک پائلٹ جو جہاز کے

گرنے سے ڈیوٹی کے دوران شہید ہو گیا، آخر اس کے بعد بھی اس کا باپ، بچے اور بیوی ہوں گے جنہیں دیکھنا چاہیے۔ اکثر حکام کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی طریقے سے ساری غلطی پائلٹ پر ڈال دی جائے۔ اس سے کمپنی بھی خوش ہو جاتی ہے، وہ مراعات بھی دینے کو تیار ہو جاتی ہے اور cooperation کے لئے بھی راضی ہو جاتی ہے۔ اگر آپ انصاف پر جانا چاہیں تو دونوں چیزیں جو آپ نے investigation کے لئے مقرر کی ہوتی ہیں، اس کے لیے ایک independent ادارہ ہونا چاہیے جو یہ دیکھ سکے کہ اصل حقائق کیا تھے۔ اس معاملے میں، میں نے خود یہ محسوس کیا اور جس سے بھی پوچھا تو بہت سہمی ہوئی، اس نے کہا کہ پہلے دن سے ہی اس حادثے کو یہ رخ دیا گیا کہ پائلٹ کی غلطی ہے۔ دکھایا گیا کہ بار بار جہاز land کرتا ہے اور اس کے wheels نہیں کھلتے۔ کہا جا رہا ہے کہ جب اس نے ایک مرتبہ رگڑ کھالی تھی تو وہ پھر دوبارہ کیوں گیا۔ کنٹرول ٹاور میں جو آفیسر بیٹھا ہوا تھا اسے پہلے دن ہی گرفتار کر لیا گیا، اس لیے کہ وہ وہی بیان دے جو ہم اسے کہیں گے، کیونکہ اس میں کوئی اور آدمی ملوث نہیں تھا۔ اس کے بعد اس آفیسر نے بیان دیا کہ میں نے اسے کہا تھا اور اس نے میری بات نہیں مانی۔ اس کے اس بیان کے بعد معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

ملک میں عجیب صورت حال بن چکی ہے کہ کسی کے خلاف فوجداری کا مقدمہ ہو یا جیسے یہ جو خاتون جو باہر سے آئی ہوئی تھی، اس نے محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے بارے میں بات کی، Ministers اور اس وقت کے Prime Minister کے بارے میں بھی بات کی۔ میڈیا نے اس چیز کو اٹھالیا اور اسے ایسا رخ دیا کہ آدمی شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس معاملے میں بھی پہلے لمحے سے ہی یہ محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا کہ اسے یہ رخ دیا جا رہا ہے کہ یہ پائلٹ کی غلطی ہے۔ اس سے مالی طور پر بچت ہو جاتی ہے، پائلٹ تو مر گیا لیکن اس کمپنی سے تو ابھی آپ کے معاملات باقی ہیں۔

I respect him. Minister Aviation صاحب کو میں طویل عرصہ سے جانتا ہوں، وہ وہاں پر جا کر کہتے ہیں کہ صاف و شفاف inquiry ہو گی، آپ نے خود کمیٹی بنائی ہے چنانچہ اس نے وہی inquiry کرنی ہے جو اسے انتظامیہ کہہ رہی ہے۔ دوسرے کسی Pilot Association کو نمائندگی نہیں دی گئی کہ ہم یہ کیسے کریں کہ ایسے لوگوں کو بھی نمائندگی دی گئی جن کا اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے، وہ بتا سکتے تھے کہ ان معاملات میں کیا ہوتا ہے، کیا کیا زیادتیاں ہوتی ہیں، کیا کیا pressures ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہا گیا کہ black box نہیں مل رہا، جب یہ معاملہ رواں ہو گیا تو کہا گیا کہ black box مل گیا، پھر کہاں سے مل گیا جبکہ پہلے نہیں مل رہا تھا، یہ کوئی چھوٹی چیز تو نہیں ہوتی، اس میں beeper بھی لگے ہوئے ہوتے ہیں، پتا چل جاتا ہے کہ سمندر میں گرا ہے

یا باہر گرا، اتنا سخت جان ہوتا ہے کہ اسے آدمی miss نہیں کر سکتا۔ Black box موجود تھا لیکن تیسرے چوتھے دن ظاہر کیا گیا کہ وہ مل گیا ہے، پھر اسے وہی کمپنی open کرے گی جو ملوث ہے، جو فریق ہے۔ مجھے اس چیز پر بہت دکھ اور تکلیف ہے ورنہ مجھے یہاں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ایک طرف وہ پائلٹ ہے جو اپنا دفاع نہیں کر سکتا، حقائق نہیں بتا سکتا۔ دوسری طرف مالی مفادات ہیں جن کو سامنے رکھا جاتا ہے۔ کورونا کا معاملہ ہو تو اس میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ زندگیاں بچانی ہیں یا مالی طور پر لوگوں کو بحال رکھنا ہے، مال یا جان۔ ہمارا اس بے چارے پائلٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، ہماری ہمدردی اس وجہ سے ہوتی گئی کہ اس مرحوم کے ساتھ زیادتی ہوتے ہوئے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں اس معاملے کو ایک زبردستی نیا رخ دیا جا رہا ہے جو کہ غیر مناسب ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب۔

**Senator Muhammad Javed Abbasi**

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا، فائدہ یہ ہے آج پہلے سے منسٹر صاحب آئے ہوئے تھے اور اسے آپ نے آج ہی accept کر لیا اور ہمیں بات کرنے کا موقع فراہم کیا، میرے کچھ اور ساتھی بھی اس پر بات کریں گے۔

جناب چیئرمین! مجھے ان families کے ساتھ بہت ہمدردی ہے، جن کے عزیزان سے بچھڑ گئے، وہ شہید ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ بدقسمتی سے یہ کوئی پہلا حادثہ نہیں ہوا، ہر حادثے پر رونا دھونا ہوا، adjournment motions پیش کی گئیں، کافی تقاریر ہوئیں۔ حکومت کی طرف سے کہا جاتا رہا کہ inquiry committee بٹھا دی گئی ہے، اس کی رپورٹ آئے گی، black box باہر بھیج دیا گیا ہے، voice recorder کی آواز سنی جائے گی۔ بدقسمتی سے آج تک کسی inquiry کی رپورٹ عوام تک نہیں پہنچی، صرف ان حادثات کی نہیں بلکہ اس ملک میں آج تک جتنی بھی inquiries ہوئیں، سب inquiries فائل میں گم ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب لوگ ریٹائر ہو جاتے ہیں یا کافی عمر کے ہو جاتے ہیں تو وہ پھر کتابیں لکھتے ہیں اور سچائی لکھ جاتے ہیں لیکن ہمارے ہاں بدقسمتی سے یہ کام بھی نہیں ہوتا کیونکہ ان کا خیال ہوتا ہے کہ اس سے بہت سے لوگ خفا ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین! 7 دسمبر 2016 کو ایک بدقسمت جہاز جو چترال سے آ رہا تھا، حویلیاں کے قریب گر کر تباہ ہو گیا، اس میں 48 لوگ سوار تھے، ان شہیدوں کا غم ہمیں نہیں بھولا تھا کہ 22 مئی 2020 لاہور سے روانہ ہونے والا PK 8303 جو کراچی land کرنے سے پہلے سول آبادی

پر crash ہو گیا اور اس میں 97 افراد شہید ہو گئے۔ اس وقت عید بالکل قریب تھی، کورونا کا بھی بہت زور تھا۔ اس حادثے کی وجہ سے ہر پاکستانی کے گھر میں اس طرح محسوس ہو رہا تھا کہ ان کے اپنے ہی گھر میں ماتم ہوا ہے، ایک تو ان families کے گھروں میں جن کے اپنے شہید ہوئے صف ماتم بچھی ہوئی تھی، دوسرے پاکستان کے ہر گھر میں ماں، بہن اور بھائی اس حادثے پر روئے۔ اس حادثے پر میاں رضا ربانی صاحب، راجہ ظفر الحق صاحب اور شیری رحمٰن صاحبہ نے تفصیل سے بات کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ history کی جانب دلانا چاہوں گا کہ PIA کی airline کہاں تھی اور اسے ہم نے کہاں پر پہنچا دیا ہے اور اس کا کیا مستقبل ہے۔ 1946 میں قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کی instructions پر ایک Orient Airline بنائی گئی تھی، 1955 میں اسے PIA, Pakistan International Airlines کا نام دیا گیا۔ 1985 میں ایک اسلامی ملک کی request پر PIA کے دو جہاز اور چند pilots ان کے ملک میں بھیجے گئے۔ انہوں نے Emirates Airline بنائی، یہ airline آج دنیا میں بہت مشہور ہے۔ آج PIA کی حالت دیکھیں اور Emirates Airline کی حالت دیکھیں۔ اس وقت PIA کے پاس 30 Aircrafts ہیں اور 700 flights ہیں جبکہ Emirates Airline کے پاس 300 Aircrafts ہیں اور 3600 flights ہیں جو کہ پوری دنیا میں چل رہی ہیں۔ آپ اس پر توجہ دیں کہ ہمارے پاس صرف 30 Aircrafts ہیں اور ان کے پاس 300 Aircrafts ہیں۔ ہماری اس وقت 25 flights چل رہی ہیں جبکہ Emirates کی 157 کی destination ہے Emirates airlines کا ابھی تک ایک accident ہوا ہے۔ یہاں پر وزیر صاحب ہیں، الحمد للہ ان کا ابھی تک کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ جب سے Pakistan International Airlines وجود میں آئی، اس کے 37 accidents ہو چکے ہیں اور 850 لوگ جاں بحق ہوئے ہیں اور شاید دنیا میں PIA crashes کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ساری دنیا میں ہوائی سفر محفوظ سمجھا جاتا ہے، لوگ ترجیح دیتے ہیں کہ اس کا سفر کیا جائے۔ میں نے ابھی PIA and Emirates کا comparison بتایا، اس Emirates airlines کو PIA crashes نے کھڑا کیا تھا، پاکستان کے جہاز گئے تھے، پاکستان کے pilots نے ان کو training دی تھی اور آج ان کے aircrafts کی تعداد دیکھ لیں اور اپنے aircrafts کی تعداد دیکھ لیں، وہ کہاں پہنچ گئے ہیں، ان کی 157 countries میں destinations ہیں اور ہماری دیکھ لیں۔ ان کا

ایک بڑا حادثہ نہیں ہوا اور ان کا ایک جانی نقصان نہیں ہوا اور ہمارے 850 لوگ اس airlines کی وجہ سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔

جناب! ہر حکومت نے یہ claim کیا ہے کہ ہم اس میں بہتری لائیں گے لیکن آج مجھے کہنے دیں، بد قسمتی سے یہ airline ہر گزرتے ہوئے دن میں گرتی گئی ہے۔ پاکستان میں کسی آدمی کے پاس یہ choice ہو کہ آپ نے کہاں travel کرنا ہے تو PIA کا نام سنتے ہیں، اگر کسی نے جانا بھی ہے اور اس کی flight بھی ہو تو اس کے لیے بڑی مشکلات ہیں، اگر اس کے پاس کوئی اور choice ہو تو وہ کبھی PIA کو preference نہیں دیتا۔ ہمارے ساتھی دوست آتے ہیں تو یہ مجبوری سے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے لیکن کسی کو یہ امید نہیں ہوتی کہ یہ جہاز کبھی وقت پر پہنچے گا یا ہم اس میں صحیح طرح land کر سکیں گے۔ ساری دنیا airlines کا business کرتی ہے، یہ کیا وجہ ہے، ایسا کیوں ہے۔ اس مسئلے پر اس لیے discussion ہو رہی ہے کہ یہ determine کریں، اس میں کہیں بہت بڑا fundamental fault lie کرتا ہے کہ ساری دنیا کی airlines زیادہ محفوظ ہو گئی ہیں، ان کا زیادہ کاروبار بڑھ گیا ہے، وہ منافع بخش ادارے بن گئے ہیں، ان کی airlines کی اربوں روپوں کی income ہے۔ ہماری Pakistan International Airlines ہے، کھربوں روپوں کا نقصان بھی کر رہی ہے، جہاز بھی وقت پر نہیں جاتے۔ ہمیں بد قسمتی سے ہر چھ ماہ یا ایک سال بعد اتنے بڑے حادثات سے گزرنا پڑتا ہے تو اس Airline میں کہیں نہ کہیں کوئی بہت بڑا fundamental fault ہے جس کی طرف نشان دہی ہونی چاہیے، اس پر فیصلے کرنے چاہئیں۔

جناب وزیر صاحب کی مہربانی ہے کہ وہ یہاں پر آئے ہوئے ہیں، مجھے یقین ہے کہ ان کا دل بھی اسی طرح دکھا ہو گا اور وہ بھی اسی طرح سوچتے ہوں گے جس طرح ہم سوچ رہے ہیں لیکن یہ فیصلہ کرنے کا وقت ہے، یہ سخت فیصلہ ہو گا۔ یہ determine ہو گیا ہے کہ یہ ادارے حکومتیں نہیں چلا سکتیں، یہ مشکل ہے، اگر ان حکومتوں نے اس کو ٹھیک کرنا ہوتا تو یہ Airline آج تک ٹھیک ہو چکی ہوتی اور آج بہتر ہو گئی ہوتی اور دنیا کی باقی airlines کا مقابلہ کر رہی ہوتی۔ آپ ہمارے ہر ادارے کو دیکھ لیں، PIA کو دیکھ لیں، ریلوے کو دیکھ لیں، سٹیل ملز کو دیکھ لیں اور باقی اداروں کو دیکھ لیں کہ ہم کہاں پر کھڑے ہیں۔ شاید یہ کسی دور کے کچھ مہینوں میں profitable ہوئی ہو۔ کل ہی PIA کے چیئرمین کی وزیر اعظم صاحب سے ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں ہر مہینے 6 billion کا نقصان ہو رہا ہے، انہوں نے Prime Minister of Pakistan کو کل ساری briefing دی ہے، اگر ہمارا یہ ادارہ ہر مہینے 6 billion کا نقصان کر رہا ہے تو پھر یہ بات کہاں تک پہنچے گی۔

جناب! یہ inquiry committee بنائی گئی ہے، یہ ہونا چاہیے تھا کہ اس سے پاکستان کے سارے لوگ اور stake holders مطمئن ہوتے اور کہتے کہ واقعی بہت اچھے لوگوں کی کمیٹی بنائی گئی ہے، اس کی report آئے گی اور یہ report ٹھیک ہو گی۔ اس کو جس order سے بنایا گیا تھا، ابھی اس کی سیاہی خشک نہیں ہوئی تھی تو پورے پاکستان کے لوگوں نے کہا کہ آپ نے ایک جگہ کے تین افسران رکھ لئے ہیں، یہ independent inquiry نہیں ہو سکتی۔ یہ مذاق ختم ہونا چاہیے تھا، یہ ان families کو کیا message دینا چاہ رہے ہیں۔ آپ دنیا کو کیا message دینا چاہ رہے ہیں اور آپ پاکستان کے لوگوں کو کیا message دینا چاہ رہے ہیں کیا اس inquiry team سے یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں جس طرح راجہ صاحب نے کہا اور انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے، یہ یہی کہیں گے کہ pilot کی غلطی تھی، pilot کی غلطی کی وجہ سے یہ حادثہ ہو گیا اور اس پر مٹی ڈالو اور آگے چلو۔ مٹی ڈالتے ڈالتے ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ پاکستان کے لوگوں پر کیا ظلم ہے، ایک سب سے مہنگی airline ہے، سب سے زیادہ پیسے charge کرتی ہے، اس کے باوجود سفر محفوظ نہیں ہے اور لوگوں کی جانیں محفوظ نہیں ہیں۔ جناب! یہ بد قسمتی ہے کہ یہاں پر کبھی صحیح inquiry نہیں ہوئی اور نہ ہو گی، جو ذمہ دار ہیں ان کو کبھی سزا نہیں ہو گی اور جو چلے گئے ہیں، ان پر معاملہ ڈال دیا جائے گا، یہاں پر آ کر کہہ دیا جائے اور ساری دنیا میں کہا جائے گا کہ یہ inquiry report تھی اور اس کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ اس سے خوف اور ڈر ہے، ہمارے ہاں جو responsibility face کرنے کا عمل ہے، وہ بالکل ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

جناب چیئرمین! 2018 کے بعد a safety assessment of the foreign aircrafts report آئی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ یہ safety critical level تک پہنچ گئی ہے۔ آج وزیر صاحب سے پوچھنا ہے کہ کیا ابھی تک یہ level critical ہی ہے، اس میں بہتری آئی ہے، اس میں کمی آئی ہے اور کیا آپ سمجھتے ہیں، اس میں بہتری کی جائے۔ جناب! میری آپ سے ایک request ہو گی کہ کوئی بھی حکومت ہے، اس کے لیے out of the box thinking کی ضرورت ہے، یہ بہت ضروری ہے کہ Committee of the House constitute کرنی پڑے تو اس کو constitute کریں۔ آپ دنیا کے سارے experts کو بلائیں، دنیا کی جو airlines کامیاب ہوئی ہیں، ان کے models یہاں بنائیں، ان کو پیش کریں، ان کو دیکھیں، آپ سنیں اور ان سب کو سنائیں۔ یہاں پارلیمنٹ سے ایک comprehensive decision جائے کہ دنیا میں یہ ادارے کھڑے ہوئے ہیں تو دنیا میں اس کا کیا طریقہ کار ہے اور دنیا

نے یہ چزیں کیسے ٹھیک کی ہیں۔ یہ حکومت یہ ادارے نہیں چلا سکتی، یہ حکومتیں یہ نہیں کر سکتی، اگر کر سکتی تو آج 70 سالوں میں بہتری آ چکی ہوتی۔ ابھی ان لوگوں کی اور قربانیاں نہ مانگیں۔ لہذا جو بھی فیصلہ ہوتا ہے، اس فیصلے پر ساری پارلیمان میں discussion کرائیں، Committee of the whole بنائیں، پاکستان سے ایک collective فیصلہ آئے تاکہ لوگ سفر کرتے وقت اپنے گھر والوں کو وصیت کر کے نہ جائیں۔ میر صاحب اور جوکوئٹہ کے دوست ہیں، مجھے لگتا ہے کہ یہ جتنی زیادہ وصیتیں کر کر کے تھکے ہوں گے، یہ ہر وقت جب سفر کرتے ہوں گے تو یہ وصیت کرتے ہوں گے کہ پتا نہیں ہے کہ ہم نے دوبارہ واپس آنا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی ہم سب کو اس سے بچائیں۔۔۔

جناب چیئرمین: اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! جو اربوں اور کھربوں روپوں کا loss ہے، یہ loss میں جا رہا ہے، یہ پاکستانی عوام کا پیسا ہے، ہر حکومت ان کو package دیتی ہے، ہر حکومت ان کو bailout package دیتی ہے۔ ان کو subsidy کے لیے پیسا دیتی ہے، یہ پیسا اس لیے ہے، یہ پیسا education میں لگنا چاہیے تھا، یہ لوگوں کی زندگیاں بہتر کرنے کے لیے لگنا چاہیے تھا۔ ہم یہ پیسا ان sick units میں لگاتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پاکستان کے لوگ روز بروز غریب ہو رہے ہیں اور روز بروز بے روزگار ہو رہے ہیں۔ ہم نے یہ white elephants پالے ہوئے ہیں، ہمارے پاکستان میں ان سے سب سے بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ adjournment motion نہیں ہے، یہ calling attention notice ہے، اس پر کوئی اور بات نہیں کر سکتا کیونکہ راجہ صاحب قائد حزب اختلاف ہیں، اس لیے ان کو اجازت دی۔ جناب وزیر صاحب نے پہلے request کی ہے، انہوں نے جانا بھی ہے۔

جناب غلام سرور خان (وزیر برائے ہوابازی): جناب! مجھے کوئی جلدی نہیں ہے، میں انتظار کر لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے پھر calling attention notice پر باقی لوگ بھی بولیں گے، اس طرح نہیں ہوتا۔ جنرل صاحب! آپ کا شکریہ، آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر برائے ہوابازی۔

جناب غلام سرور خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! یہ دلخراش واقعہ 22 مئی 2020، بوقت 2:45 منٹ پر پیش آیا۔ پی آئی اے کی فلائٹ نمبر 8303 جس نے 1:45 بجے لاہور سے take off کیا، total 99 people were on board, جن میں 02 cockpit crew تھے، 06 cabin crew تھے اور دیگر لوگ تھے۔ بدقسمتی سے اس واقعے میں 97 لوگوں نے جام شہادت نوش کیا اور خوش قسمتی سے جو کہ بہت کم ہوتا ہے، دو لوگوں نے survive کیا اور آج الحمدللہ وہ تیزی سے صحتیاب ہو رہے ہیں۔ 95 bodies identify ہو چکی ہیں، dispatch ہو چکی ہیں، ان کا burial ہو چکا ہے۔ 02 bodies are still not identified اور وہ under process ہیں۔

جناب والا! یہ بتاتے ہوئے دکھ بھی ہوتا ہے کہ 82 families کو اب تک compensation دی جا چکی ہے، ویسے تو اس دکھ کا کوئی compensation نہیں ہوتا اور کوئی کسی کو compensate نہیں کر سکتا، compensate کرنے والی تو وہ پاک ذات ہی ہے لیکن one million کی 82 families کو compensation کر دی گئی ہے۔ باقی جو ہیں یا تو وہ اس compensation کو لینے سے انکاری ہیں یا کچھ cases میں family disputes بھی تھے۔ اس میں injured لوگوں کو بھی compensate کیا گیا اور جہاز جہاں civil آبادی پر گرا، الحمدللہ اس civil آبادی کے 16 گھر تو متاثر ہوئے لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جانیں محفوظ رکھیں لیکن تین بچیاں، جو گھروں میں کام کاج کرتی تھیں وہ اس حادثے میں زخمی ہوئیں، جلیں جن میں سے ایک بچی کی موت بھی واقع ہو چکی ہے، اسے بھی compensate کیا گیا اور جو زندہ ہیں انہیں بھی compensation دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت ان کی بھی treatment کروا رہی ہے۔ 16 گھر متاثر ہوئے ہیں، میں نے خود اس جگہ کا visit کیا ہے۔ First storey, second storey, بہت سارے گھروں کا ground floor بھی damage ہوا۔ میں نے خود وہاں پر گاڑیاں جلی ہوئی دیکھیں۔ مجھے بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ تمام ادارے جن میں افواج پاکستان، رینجرز، Air Force کے لوگ، Aviation Division کے لوگ، PIA کے لوگ بروقت پہنچے لیکن سب سے زیادہ خراج تحسین کی مستحق وہاں کی local civil آبادی تھی جنہوں نے زخمیوں کو، جو کہ survivor ہیں، اور جو لوگ شہید ہوئے تھے، ان کی لاشیں نکالنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔

جناب والا! یہ تو واقعے کی صورت حال تھی لیکن ہم نے ان لوگوں کی compensation کے لیے بھی کہہ دیا ہے جن کے گھر جلے ہیں یا تباہ ہوئے ہیں یا جن کی گاڑیاں جل کر تباہ ہو گئی ہیں، اس کا survey Civil Aviation Authority بھی کروا رہی ہے، PIA بھی کر رہی ہے اور صوبائی حکومت کو بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں تعاون کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ، ان سارے گھروں کو repair کروایا جائے گا اور ان کے رہائشیوں کو compensate کیا جائے گا جن کے گھر اور گاڑیاں تباہ ہوئی ہیں۔ فی الحال ایئرپورٹ ہوٹل میں 05 families رہائش پذیر ہیں اور ان کے 24 ارکان ہیں۔ ان کے قیام و طعام کا تمام خرچہ بھی PIA برداشت کر رہی ہے۔ Dead bodies collection کے لیے جتنے بھی لواحقین نے travel کیا ہے ان کو مفت ٹکٹ دیے گئے ہیں اور مفت رہائش بھی دی گئی ہے۔ یہ سب کچھ ہماری ذمہ داری بنتی ہے لیکن جو آج کا یہ adjournment motion بھی تھا، calling attention notice بھی تھا اور اس سے جو main concern سامنے آیا وہ Investigation Board ہے۔ پہلا سوال رضا ربانی صاحب کا بھی یہی تھا اور generally بھی جتنی بحث ہوئی اس میں ایک عدم اعتماد کا اظہار ہوا۔ اس میں کہا گیا کہ conflict of interest ہے۔ کس حوالے سے conflict of interest ہے؟ ایئر فورس ہمارا ایک credible ادارہ ہے، ہمیں فخر ہے اپنے اس ادارے پر، ہمیں ناز ہے اپنے اس ادارے پر۔ 1965 کو میں دیکھوں، 1971 کو میں دیکھوں، 27 فروری کو میں دیکھوں، ان واقعات کو میں دیکھوں، جس طریقے سے اینٹ کا جواب پتھر سے ہماری ایئر فورس نے دیا اور وہ ایک credible ادارہ ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ relatively یہ بہتر لوگ ہیں، ذمہ دار لوگ ہیں اور notify کرنے کے بعد immediately میں نے اس ٹیم کے سربراہ سے اور پوری ٹیم سے خود میٹنگ کی اور یہ بھی کہا کہ آپ کا ایک بھرم ہے اور اس کو ہم نے قائم رکھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر، اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے free, fair and transparent investigation کرنی ہے اور یہ بات لازماً سامنے آئے گی، کیونکہ چیزیں politicized ہیں، یہاں سیاست ہوتی ہے ہونی چاہیے، لوگ کرتے ہیں سیاست۔ ہر چیز politicized ہے ۔ یہ Chief Executive بھی ایئر فورس سے ہے اور investigating board بھی ایئر فورس سے ہے۔ مجھے اپنی اس ٹیم پر بھرپور اعتماد ہے اور میں یقین دلوانا چاہتا ہوں بحیثیت ایک پاکستانی کے، ان شاء اللہ تعالیٰ free, fair and

transparent investigation ہو گی۔ Concern اپنی جگہ اور اسے مزید ensure کرنے کے لیے کہا گیا کہ stake holders کا اس طرح بھی conflict of interest ہو سکتا ہے، PALPA بھی ہے، مختلف زاویوں سے مختلف لوگوں نے مجھ سے رابطہ کیا تو ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس ادارے کی credibility تو ہے لیکن اس انکوائری کو اس investigation کو credible بنانے کے لیے انٹرنیشل پائلٹ ایسوسی ایشن کو ہم نے خود خط لکھا کہ آپ ہمیں assist کرنے کے لیے دو، ایک ground handle technicians اور ایک پائلٹ اور پائلٹ کس کا؟ A320 کا۔ دنیا میں سب سے بڑا fleet A320 کس کے پاس ہے؟ Turkish airline کے پاس ہے اور specifically ہم نے mention کیا اور اس میں وجہ بتائی کہ سب سے بڑا fleet A320 Turkish Airline کا ہے۔ انٹرنیشنل پائلٹ ایسوسی ایشن اپنا کردار ادا کرتے ہوئے، ان میں سے ایک سینیئر ترین پائلٹ کو nominate کریں جو کہ اس Inquiry Board کا حصہ ہو۔ دو لوگ آپ nominate کریں تاکہ یہ inquiry credible ہو free, fair and transparent ہو اور قوم کے سامنے ہم سرخرو ہو سکیں۔

اس میں کوئی شک نہیں اور افسوس ہوتا ہے کہ کل 12 واقعات ہو چکے ہیں، recent past میں Bhoja Airline کا کریش ہوتا ہے اسلام آباد میں، پی آئی اے کا ATR گرتا ہے چترال سے اڑتا ہے حویلیاں میں کریش ہوتا ہے، وہ بھی ہمارے نزدیک، ایئر بلیو کا کریش ہوتا ہے، وہ بھی مارگلہ کی پہاڑیوں میں ہوتا ہے اور recently ایک crash landing ہوتی ہے، بالکل اسی طرح گلگت میں لیکن اس میں مسافر محفوظ رہتے ہیں، ATR damage ہوتا ہے۔ اصل تو چیز رپورٹ ہے، میں تو free, fair, transparent report کی بات کر رہا ہوں، بروقت report بھی آج تک نہیں دی گئی۔ حکومتیں تو گزریں، اسمبلیاں موجود تھیں، پارلیمنٹ موجود تھی، جمہوریت موجود تھی، 2016 میں بھی واقعہ ہوا، 2012، میں بھی ہوا، 2011 میں ہوا نہ reports ہیں نہ actions ہیں۔ میں blame نہیں کر رہا لیکن میں یہ ذمہ داری لے رہا ہوں۔ میں نے کراچی کا دورہ کیا، سب کچھ دیکھنے کے بعد میں نے قوم سے commit کیا کہ 22 جون Parliament in session ہو گی اور ان شاءاللہ و تعالیٰ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں عبوری رپورٹ پیش کی جائے گی۔

دونوں boxes recover ہو چکے ہیں، ایک data box ہے اور ایک voice box ہے۔ Voice box میں تمام تر conversations جو cockpit اور ATC کے ساتھ ہوتی ہے وہ تمام recorded ہے ۔ Data جو actions آپ نے لیے ہیں، جو equipment and instrument آپ نے use کیا ہے، landing gear لگا، landing gear نہیں لگا، landing gear کھلا، landing gear نہیں کھلا، اس میں کوئی رائے میں بھی نہیں دے سکتا اور اس میں کوئی رائے آپ بھی نہیں دے سکتے۔ اس میں کوئی بھی کوئی رائے نہیں دے سکتا۔ حتمی رائے وہی ہو گی جو investigating board دے گا اور اس board میں صرف تین پاکستان ایئر فورس کے senior officers ہی نہیں، Civil Aviation Authority کا بھی ایک senior, honest and reliable officer موجود ہے، اس میں صرف Airbus A320 کے engineers نہیں، اس میں French Government ان کی Civil Aviation Authority کے لوگ، انجن بنانے والی ایک الگ کمپنی ہے ان کے لوگ اور ائیر بس کے لوگ بھی شامل تھے۔ ہمارے لوگ اور جو joint team تھی ان کی custody میں یہ box فرانس گئے بھی، ان کی custody میں فرانس میں کھلے بھی، data collection بھی ہو گئی اور وہ boxes آ بھی گئے۔ اس سے بڑی reliable documentary evidence اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ data box بھی موجود ہے، جس میں تمام data recorded ہے، جتنے actions cockpit کے اندر ہوئے ہیں، جتنے instruments استعمال کیے گئے ہیں، جتنی conversation ground staff سے ہوئی یا cockpit کے اندر ہوئی۔ میری اور ہماری حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے اور ہمیں ہدایات بھی یہی ہیں، رپورٹ بھی آنی ہے، ذمہ داری بھی fix ہونی ہے اور action بھی ہونا ہے۔ یہ میں اس قوم اور اس معزز ایوان کے ساتھ on the floor of the House commit کر رہا ہوں، ان تینوں چیزوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ ensure کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ جتنے points رضا ربانی صاحب نے پوچھے، گو calling attention notice پر mover کی طرف سے ایک ہی question ہوتا ہے لیکن کوئی بات نہیں، جتنے سوالات ہیں میں سب کے جواب دوں گا۔ جہاں تک Civil Aviation Officers کی طرف سے PIA letter کو لکھا گیا ہے اور جس پر آپ کا اعتراض تھا اور جنہوں نے اس انکوائری پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی اس کا میں نے بھی نوٹس لیا ہے۔ ان کی explanation ہم نے بھی call کر

دی ہے۔ کوئی بھی شخص انکوائری رپورٹ آنے سے پہلے تک کوئی بھی رائے دینے کا کوئی حق نہیں رکھتا تھا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں بھی انہیں جواب دینا ہو گا۔ CEO کی appointment بالکل قانونی طریقے سے ہوئی۔ سندھ ہائی کورٹ میں challenge ہوئی، یہ issue Supreme Court تک آیا۔ Supreme Court نے انہیں relief دیا۔ Matter is still pending with Supreme Court, subjudice ہے اس لیے میں اس پر زیادہ بات نہیں کر سکتا لیکن اس شخص کا تعلق Air Force سے ہے، Air Force ایک reliable and credible ادارہ ہے، ہمیں Air Force اور اس شخص پر بھرپور اعتماد ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ایک ذمہ دار شخص ہے اور اپنی تمام تر مصروفیات اور فرائض انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ادا کرے گا۔

Essential Services Act کے بارے میں آپ نے بات کی، جناب میں خود ایک political worker ہوں، مجھے بھی اس دشت میں 35/40 سال ہو گئے ہیں، میں نے بھی اپنی سیاست کا آغاز پاکستان پیپلز پارٹی کے platform سے کیا تھا، ایک محنت کشوں کی constituency کو represent بھی کرتا ہوں، ہمیشہ محنت کشوں کے rights کے لیے لڑتا رہا لیکن بد قسمتی سے یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ہم نے بے جا ان CBAs کو اور ان Unions کو support کیا۔ وہ CBAs and Unions اداروں پر اثر انداز ہوئیں۔ مجھے خود معلوم ہے، آپ کو ماننا پڑے گا کہ ڈیوٹیاں کس کے کہنے پر لگتی تھیں، اس پائلٹ نے یہ flight کرنی ہے، یونین کا ایک نمائندہ dictate کراتا ہے۔ Cabin crew میں اس air hostess کی ڈیوٹی فلاں لندن کی Heathrow or cat pick flight پر لگنی ہے، یونین کا تو یہ کام نہیں ہے۔ ریکارڈ پر ہے رضا ربانی صاحب! کہ دس سالوں میں گیارہ Chief Executives تبدیل ہوئے ہیں اور Unions کے کہنے پر تبدیل ہوئے ہیں۔ جب Unions کے کہنے پر 'ہاں' ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے، ہمارے ہاں پٹواری کے کہنے پر ڈپٹی کمشنر تبدیل ہوتے رہے ہیں، کمشنر تبدیل ہوتے رہے۔ پٹواری بیٹھ کر کہتے تھے (پنجابی) "اوئے، ڈی۔ سی کیڑا لوائیے، کمشنر کیڑا لوائیے" یونین والے وی discuss کر دے سن کہ Chief Executive کیڑا لوائیے"۔ تو جب اس طرح کے فیصلے ہوں گے، ادارے اس طرح سے politicise ہوں گے، اداروں میں merit, demerit نہیں دیکھا جائے گا تو پھر اداروں کا یہی حال ہو گا۔ آج PIA بھی سسک اور بلک رہا ہے۔ 482 PIA ارب کا مقروض ہے۔ مجھے ورثے میں 4 billion monthly کا خسارہ ملا ہے تو جناب اس PIA کو اٹھانا

ہے اور اسے 50's, 60's and 70's میں لے کر جانا ہے، commitment بھی ہے اور جذبہ بھی ہے، نیت بھی ٹھیک ہے اور ایمان بھی ہے کہ نیت ٹھیک ہو تو اللہ کی مدد شامل حال ہوتی ہے اور ان شاء اللہ چیزیں ٹھیک ہو کر رہتی ہیں۔

ہم نے اس ادارے کو ٹھیک کرنا ہے۔ ٹھیک کیسے ہو گا؟ ہم سے پہلے، پچھلے دور میں سپریم کورٹ نے *Suo Moto* action لیا۔ سرکاری افسران کی، سیاستدانوں کی ڈگریاں چیک کروائیں۔ Pilots کی ڈگریاں جعلی نکلیں۔ Ground handlers, technicians, mechanics, engineers کی ڈگریاں جعلی نکلیں۔ 546 لوگ dismiss from service ہوئے، وہ سپریم کورٹ گئے۔ Review petition دائر کی، وہ dismiss ہوئی۔ جناب صرف یہ نہیں، پیسے دو، لائسنس گھر آ جاتا ہے، driving licence, LTV or HTV کوئی بھی ہو۔ ہمارے ہاں تو یہ بھی ہوا ہے کہ لائسنس بھی جعلی۔ جس ملک میں سیاست اداروں پر اتنی اثر انداز ہو جائے، ان اداروں کا یہی حال ہوتا ہے جو بد قسمتی سے ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔

میں وہ انکوائری بھی کروا رہا ہوں اور وہ رپورٹ بھی اس معزز ایوان اور قومی اسمبلی کو میں دوں گا کہ کس دور میں ہوئے، کس کے کہنے پر ہوئے، کیسے ہوئے۔ ہمارے دور میں ایسا کوئی کام نہیں ہوا۔ میرٹ سے ہٹ کر کوئی کام نہیں ہوا۔ یہ ساری چیزیں ہمیں تحفے اور ورثے میں ملی ہیں۔ اب بھی آپ کی جو electric CBA ہے وہ intact ہے۔ جو چھوٹے موٹے bargaining agents تھے، ٹھیک ہے essential services کے وہ terms dictate نہ کرائیں، آخر ہم نے اداروں کو چلانا ہے۔ ہاں جہاں service rules کی violation ہو رہی ہے۔ جناب میں تو خود بھی ایک عام آدمی ہوں، روزانہ ایک عام اور غریب سے غریب آدمی سے لے کر top man تک کو ملتا ہوں، وہ میری بہن شیری رحمٰن کے پاس آ سکتے ہیں، آپ کے ساتھ جا سکتے ہیں، اپوزیشن کے باقی صاحبان کے پاس آ سکتے ہیں۔ اس ادارے کو میں دیکھ رہا ہوں، ہماری ذمہ داری ہے، مجھ سے بھی اپنے concerns share کر سکتے ہیں، اگر administration کی طرف سے کچھ غلط ہو رہا ہے تو اسے point out کر سکتے ہیں، یہ بھی میری ذمہ داری ہے، میں انہیں ملوں بھی، انہیں سنوں بھی اور ان کے concerns address بھی کروں۔ کبھی کسی نے ملنے کی کوشش نہیں کی۔ مل کر مجھے بتاتے۔ اگر پالپا یا جو بھی لوگ متاثر ہیں اور stake holders ہیں بتاتے تو یقیناً ہم ان کے concerns بھی address کرتے۔

جناب چیئرمین! میں انکوائری رپورٹ کے بارے میں کہہ چکا ہوں۔ راجہ صاحب 91 privatization میں approve ہوئی۔ کتنے ادارے privatize ہوئے؟ 174, ہم نے ابھی تک کوئی نہیں کیا۔ کتنے میں ہوئے 576 billion میں ہوئے۔ پالیسی کیا تھی کہ جو قرضے ہیں ہم نے وہ اتارنے ہیں۔ جو sick units ہیں ہم نے وہ بیچ کر قرضے اتارنے ہیں۔ قرضے اتارے نہیں گئے بلکہ بڑھائے گئے، sick units نہیں، منافع بخش units بیچے گئے۔ پی۔آئی۔اے privatization list پر تھی۔ لسٹ آج بھی موجود ہے، وہ میری بنائی ہوئی نہیں ہے، پچھلی حکومتوں کی بنائی ہوئی ہے۔ ہم نے پی۔آئی۔اے کو اس لسٹ سے نکالنا ہے، اسے اٹھانا ہے، اسے ان شاءاللہ تعالیٰ، 50s میں، 60s میں اور 70s میں لے جانا ہے۔ ہم نے لوگوں کا اعتماد بحال کرنا ہے۔ اس کے لیے تین measures درکار ہیں۔ ابھی قومی اسمبلی میں بھی، میں اس پر بات کر کے آیا ہوں۔ اتفاق سے میرے ایک اپوزیشن کے دوست نے سات سوال یا سات تجاویز دیں۔ یہ اچھی بات ہے۔ ہمارے ہاں تو ہمیشہ تنقید برائے تنقید ہی ہوتی ہے، تعمیری تنقید نہیں ہوتی لیکن انہوں نے سات questions مجھے دیے۔ ساتوں کے سات میں نے accept کیے اور آٹھواں میں نے خود پیش کیا، یہ جو International Pilot Association کو خط لکھا، میں نے کہا آپ کے سات points من وعن تسلیم ہیں، ان پر action ہو گا جبکہ آٹھواں میری طرف سے اضافی ہے۔

اس میں بنیادی طور پر جتنے existing pilots ہیں، جیسے میں نے کہا کہ جعلی ڈگریاں بھی ہیں، جعلی licences کے کیس بھی چل رہے ہیں، دوبارہ بلاتفریق ان کی screening ہو گی، اس میں بھی ہماری بدنیتی نہ سمجھیں، ان کے psychological tests ہوں گے، physical checks ان کی qualifications دوبارہ ہم نے دیکھنی ہیں۔ جب دیکھنا شروع کیا تو پھر بھی تھوڑی چیخ وپکار ہو گی لیکن یہ کام ہم نے ان شاءاللہ تعالیٰ، کرنا ہے کیونکہ اس ادارے کو اٹھانا ہے اور اس کی ساکھ بحال کرنی ہے۔ یہ ہمارا قومی ادارہ ہے۔ اسی طرح جہازوں کے بھی international checks ہوں گے اور جو domestic checks ہیں especially سارے جہازوں کے، وہ checks بھی ہوں گے۔

آپ کو پتا ہے کہ ہر check کا ایک schedule ہوتا ہے، اس کی log book چلتی ہے اور ہر check documented ہوتا ہے۔ وہ public property بھی ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم ان دونوں چیزوں کو public کرنے کے لیے بھی تیار ہیں تاکہ اس ادارے کی ساکھ بحال کی جائے۔ بس میں نے مختصراً یہی کہنا تھا۔ اگر مزید کسی دوست کا کوئی question ہو تو ان شاءاللہ

تعالیٰ، 22 جون کو عبوری رپورٹ پیش ہو گی، صرف اپنے اس حادثے کی نہیں بلکہ پچھلے ان حادثوں کی بھی جن کی رپورٹس پچھلی حکومتیں بھی شائع نہیں کر سکیں، وہ رپورٹس بھی ان شاءاللہ تعالیٰ، ہم شائع کریں گے۔

Mr. Chairman: The Calling Attention Notice is disposed of. Senator Kauda Babar at Order No.3; please raise the matter.

## Calling Attention Notice moved by Senator Kauda Babar regarding delay in Construction of Pakistan Consulate in Zahidan city of Iran

Senator Kauda Babar: I would like to draw the attention of the Minister of Foreign Affairs towards the delay in construction of Pakistan Consulate in Zahidan city of Iran.

جناب! زاہدان کے راستے ہمارے کافی لوگ جن میں زائرین بھی شامل ہیں، آتے جاتے ہیں۔ وہاں پر میرے خیال میں ہماری حکومتِ پاکستان کو land بھی available ہے۔ زاہدان میں ایک جگہ بنائی گئی ہے، وہ قونصلیٹ کی شکل نہیں لگتی، اس عمارت کی چار دیواری ہے اور نہ کچھ اور۔ محض containers میں یا پرانی بلڈنگ میں لوگ اپنے ویزے یا دوسرے معاملات کے لیے آتے ہیں۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ کتنے عرصے سے یہ زمین ملی ہوئی ہے اور یہ چیزیں ہمارے پاس وہاں پر available ہیں، اس عمارت کو کیوں نہیں بنایا جا رہا؟ اگر اس میں کوئی hurdle ہے یا کوئی اور چیز ہے تو وہ اس ہاؤس میں بتائی جائیں۔ اگر ہمارے پاس زاہدان میں proper infrastructure ہوتا تو وہاں ہمارے diplomats کو بھی problem نہ ہوتی۔ Diplomats کے ساتھ ساتھ جو لوگ آتے جاتے ہیں، آپ کو پتا ہے تفتان بارڈر سے ہمارے بہت سارے traders آتے جاتے ہیں، وہاں کے لوگوں کی آپس میں رشتہ داریاں ہیں، وہ ایک دوسرے سے ملنے کے لیے آتے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ ہزاروں کی تعداد میں زائرین آتے جاتے ہیں۔ جب diplomats کے لیے وہاں سہولتیں نہیں ہیں، جب ان کے لیے کوئی جگہ یا بندوبست نہیں ہے تو وہ باقی لوگوں کی کیسے care کر سکیں گے۔

آج تو منسٹر صاحب بھی نہیں آئے۔ مجھے نہیں لگتا کوئی میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب دے سکے گا۔ اس لیے آپ جیسے بہتر سمجھیں، کمیٹی میں بھیج دیں یا کہیں اور بھیج دیں۔ دوسرا یہ کہ ایک بہت

ہی ضروری matter بھی ہے جو میں نے discuss کرنا ہے۔ وہ اس ہاؤس کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بعد میں ہوگا، پہلے اس Calling Attention پر بات ہو جائے۔ لیڈر آف دی ہاؤس! آپ اس کا جواب دیں گے؟ جی۔

**Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House**

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! بہت اہم نکتہ میرے محترم ساتھی سینیٹر صاحب نے اٹھایا ہے۔ ایران یقیناً ہمارا ایک برادر ہمسایہ ملک ہے۔ دونوں ممالک کے آپس میں گہرے ثقافتی اور مذہبی تعلقات ہیں۔ دونوں کے مابین آمد و رفت بھی ہوتی ہے۔ زاہدان کی پاکستانی قونصلیٹ کے حوالے سے ایک خصوصی اہمیت ہے۔

اس نوٹس کے دو جزو ہیں، ایک construction of Pakistan Consulate کے حوالے سے جبکہ دوسرا، issuance of visas کے حوالے سے۔ میں پہلے ایک وضاحت کر دوں کہ زاہدان میں پاکستان قونصلیٹ موجود ہے اور اپنے ہم وطنوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ ابھی صرف 2019 میں 80 ہزار زائرین گئے جن کو look after اسی قونصلیٹ کے ذریعے کیا گیا۔ ایک سال میں تقریباً ساڑھے چار ہزار visas issue کیے گئے، جن میں business visas بھی شامل ہیں اور tourist اور دوسرے visas بھی شامل ہیں۔

جہاں تک انہوں نے land اور building کی بات کی تو میں یہ بتاتا چلوں کہ زاہدان قونصلیٹ کی land اور building کا ایک historic perspective ہے۔ یہ زمین اور اس کا structure, British سے inherit ہوا تھا۔ تب سے یہاں پر یہ قونصلیٹ قائم ہے۔ اس میں issue صرف یہ ہے کہ ایرانی side کو اس کی زمین کے حوالے سے کچھ concerns ہیں۔ چونکہ دونوں برادر ملک ہیں، اس پر بات چیت ہو رہی ہے۔ ان concerns کی وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ وہاں پر موجود بلڈنگ کو renovate کیا جائے۔ یقیناً وہ renovation مانگتی ہے اور آپ کو پتا ہے کہ یہ علاقہ earthquake fault zone پر واقع ہے اور وہاں پر موجود structure بھی پرانا بنا ہوا ہے، وہ کوئی modern complete structure نہیں ہے۔ تمام تر خواہش کے باوجود اس پر عمل درآمد فوری طور پر اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ جب تک یہ issue settle نہیں ہوتا، اس وقت تک local authorities allow نہیں کرتیں کہ کسی قسم کا کوئی construction یا دوسرا کام کیا جائے۔ اس issue کو کئی levels پر take up کیا گیا اور مزید

بھی کیا جائے گا۔ اسے جس level پر بھی دیکھنا پڑا، دیکھیں گے تاکہ اور بہتر طریقے سے ہمارے دوستوں اور ہم وطنوں کی خدمت ہو سکے۔ شکریہ جی۔

Mr. Chairman: The Calling Attention Notice is disposed of. Order No.4, Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Adviser to the Prime Minister on Parliamentary Affairs. On his behalf Ali Muhammad Khan may move the Order.

## Laying of Annual Report of Election Commission of Pakistan for the year 2019

Mr. Ali Muhammad Khan: Mr. Chairman, I would like to lay before the Senate a copy of the Annual Report of the Election Commission of Pakistan for the year, 2019, as required by section 16(2) of the Election Act. 2017.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Kauda Babar sahib.

## Point of Public Importance raised by Senator Kauda Babar regarding Unbecoming Attitude of Chairperson, FBR

سینیٹر کہدہ بابر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں جو بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں، یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے ہر سینیٹر کا اور اس ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اس معاملہ کو یہاں پر ضرور لاؤں۔

جناب! FBR Act, 2007 کے تحت FBR کا ایک پالیسی بورڈ بنایا گیا ہے جس میں ہمارے سینیٹ سے بھی ایک ممبر nominate ہوتا ہے۔ آپ کی مہربانی سے میں اس پالیسی بورڈ کا ممبر بنا۔ جب سے میں اس کا ممبر ہوں، اس بات کو تقریباً ڈیڑھ دو سال ہو گئے ہیں، میں یہاں پر کافی مرتبہ بولتا بھی رہا کہ اس بورڈ کی meetings کرائی جائیں۔ ہمارے اسی ایکٹ کے تحت ان پر لازم ہے کہ پالیسی بورڈ کی ایک سال میں چار meetings ہوں۔ وہ پالیسی بورڈ FBR کو guidelines دے گا اور اسی کے تحت انہوں نے کام کرنا ہے۔ اس میں کافی سارے Ministers بھی شامل ہیں، اس کو Minister for Finance and Revenue Division, chair کرتے ہیں۔ میں نے انہیں کئی مرتبہ letters لکھے اور ان سے بات بھی کی۔ ابھی حال ہی میں، میں نے کیا دیکھا، ایک طرف تو ہم رونا روتے ہیں کہ پاکستان میں ہماری recoveries بہت کم ہیں، targets

achieve نہیں ہو رہے، tax collections بہت کم ہیں۔ میں نے April کے end or May کے شروع میں کیونکہ میں نے انہیں 5th May کو letter لکھا تھا، اس دوران میں نے دیکھا کہ سو سے زیادہ officers کی transfers and postings کی گئیں، Chief Commissioners, Members Board کے، Commissioners level کے officers transfer کیے گئے تو میں نے کوشش کی وہاں جو Chairperson Sahiba بیٹھی ہوئی ہیں ان سے contact کر سکوں۔ میں نے ان سے رابطہ کیا، انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو دن کو بتائیں گے، جب میں نے دوبارہ فون کیا کہ مجھے بتائیں، میں نے آپ سے ملنا ہے اور important matter ہے، آپ کیسے policy board کی guidelines کے بغیر یہ decisions لے رہے ہیں؟ اس وقت جب ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے targets achieve نہیں ہو رہے، tax collections کم ہیں، ملک میں پیسے نہیں ہیں تو اس crucial time میں آپ کس طرح سینکڑوں لوگ جو key posts پر target achievers لگے ہوئے تھے، عموماً یہ ہوتا ہے کہ جولائی کے مہینے میں officers لگائے جاتے ہیں، انہیں targets دیے جاتے ہیں، جون میں evaluate کیا جاتا ہے کہ انہوں نے targets achieve کیے یا نہیں کیے۔

میں نے بہت مرتبہ contact کیا تو پتا چلا کہ میڈم صاحبہ کسی TV Channel کے ساتھ busy ہیں۔ میں نے دوبارہ call کی کہ مجھے بتایا جائے کہ ان سے کب مل سکتے ہیں تو مجھے یہ بتایا گیا کہ آپ کو جو بھی کام ہے، آپ فون پر ہی بتا دیں۔ میں نے پھر ان سے کہا کہ مجھے آپ سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے پھر 5th May کو حفیظ شیخ صاحب کو ایک letter لکھا، میں نے اس میں یہی چیزیں پوچھیں اور اب اس کو بھی ایک مہینے سے اوپر ہو گیا ہے کہ مجھے بتائیں کہ یہ جو کام ہو رہا ہے، کیا policy board کا کام guidelines دینا نہیں ہے؟ دس سالوں سے meetings نہیں ہوئیں، ایک meeting اسد عمر صاحب نے کی ہے۔ اگر یہ policy board پر عمل کرتے ہوئے کام کرتے تو کم از کم یہ لوگ اُس طرح کے targets رکھتے جو واقعی میں genuine ہوتے، جنہیں achieve بھی کیا جاتا۔

جناب والا! میری یہ demand ہے، as a Senator ایوان میں بات کر رہا ہوں کہ اگر یہ ہماری نہیں سنتے تو ہمارے سینیٹر کو وہاں ممبر بننے کی کیا ضرورت ہے؟ میں وہاں اس سینیٹ کو represent کرتا ہوں، میں اپنی ذاتی حیثیت سے وہاں ممبر نہیں بنا ہوں، نہ ہی مجھے وزیر اعظم نے ممبر بنایا ہے، میں آپ کو اور سینیٹ کو represent کرتا ہوں، آپ نے مجھے nominate کیا

ہے۔ اگر وہاں ایسی چیئر پر سن خاتون بیٹھی ہوئی ہیں جو ہماری بات ہی نہیں سننا چاہتیں تو باقی لوگوں کی وہ بات کس طرح سنیں گی؟ کیا وجہ تھی کہ سینکڑوں کی تعداد میں officers کو اس وقت transfer کیا گیا جبکہ انہیں اگلے مہینے targets achieve کرنے تھے؟ مجھے لگتا ہے کہ 'دال میں کچھ کالا' ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہماری چیئر پر سن صاحبہ، اس خاتون کے خلاف privilege motion move کریں اور ان کے اس رویے کے خلاف میں ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس موقع پر سینیٹر کہدہ بابر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: واک آؤٹ نہ کریں۔ سیکرٹری صاحب! Adviser Sahib سے اس بارے میں report لے لیں، ان کا letter بھی ساتھ لگائیں کہ policy board کی meeting کیوں نہیں کرتے؟ یہ matter Finance Committee کو بھی refer کر دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی آپ تشریف رکھیں، ابھی آپ کی باری نہیں آئی ہے، سب کو وقت دے کر جائیں گے۔ سینیٹر بیرسٹر سیف صاحب۔

## Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Ali Khan Saif regarding Levying more Federal Excise Duty on Cigarettes of international brands and Criminal Negligence of FBR in this regard

سینیٹر محمد علی خان سیف: شکریہ، جناب چیئرمین! میں point of public importance پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آنے والے بجٹ کے تناظر میں ایک اہم issue یہ ہے کہ tobacco products خاص طور پر cigarette industry, ----

جناب چیئرمین: آج کیا FBR day ہے؟

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب والا! FBR ہی سے متعلق ہے چونکہ FBR کی بنیادی responsibility بنتی ہے۔ میں یہ point raise کرنا چاہتا ہوں کہ Federal Excise Duty جو cigarettes, finished products پر لگتی ہے، اس کے حوالے سے بہت زیادہ problem بنی ہوئی ہے اور international level پر بھی اس بات کی آگاہی ہو رہی ہے کہ ایک تو سگریٹ ویسے ہی صحت کے لیے مضر ہے اور اس پر پابندی ہونی چاہیے لیکن بہر صورت یہ

ایک industry ہے۔ میں اس حوالے سے بات نہیں کروں گا لیکن جہاں تک revenue کا تعلق ہے، پاکستان میں سگریٹ پر Federal Excise Duty بہت کم ہے۔ اگر آپ مجھے تھوڑی اجازت دیں کیونکہ میں اس پر ایک، دو باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میاں عتیق اور ولید صاحب! آپ جائیں اور انہیں منا کر لے آئیں۔

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب والا! 'PANAH' heart سے متعلق ایک association ہے، ان کی ایک report کے مطابق پاکستان میں سالانہ 153000 کے قریب اموات صرف سگریٹ کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ ہم جو کورونا کا رونا رو رہے ہیں، اس سے کئی گنا بڑا سنگین مسئلہ سگریٹ کا استعمال ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ پاکستان میں overall death ratio دیکھیں کہ ان امراض سے کتنے افراد مر رہے ہیں، according to PANAH report 11% deaths سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ اس context میں ہماری جو population اور ان میں جو cigarette smokers ہیں، ان میں سے 10.7% young adults سگریٹ نوشی میں مبتلا ہیں۔ میں اب اتنی سنگین situation میں ایوان کے سامنے important point رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ قوم کی صحت کا مسئلہ ہے بلکہ مجھے آپ تمام colleagues کی support چاہیے ہو گی۔ Marlboro ایک international brand ہے، Benson & Hedges ہے، یہ بڑے بڑے brands ہیں، ان کی products کا یہ حال ہے کہ یہ پاکستان سے اربوں روپے کما کر لے جا رہے ہیں۔ ان کو Pakistan Tobacco Company regulate کر رہی ہے، اس کا حال یہ ہے کہ تقریباً پچھلے پانچ سالوں میں ان کے profits double ہو گئے ہیں، انہوں نے اپنے profits double declare کیے ہیں لیکن ان سے Federal Excise Duty کی مد میں جو tax revenue collect ہو رہا ہے وہ ابھی تک وہیں کھڑا ہے جہاں پانچ سال پہلے تھا۔ اب اس میں سب سے بڑی negligence کس کی ہے؟ کہدہ بابر صاحب نے ابھی جو بات کی وہ اسی ادارے کی ہے۔

میں آپ کے صرف چند منٹ اور لوں گا، August 2019 میں ایک report شائع ہوئی، اس میں پوری دنیا کے cigarettes کی قیمتوں کے comparison کیے گئے تو آسٹریلیا میں Marlboro کے ایک ڈبے کی قیمت dollar 20 ہے، نیوزی لینڈ میں اس کی قیمت

تقریباً 18 dollar ہے، Russia میں 2.2 dollar قیمت ہے، پاکستان میں یہ ایک ڈالر سے بھی کم ہے۔اب international companies ہیں، multinationals ہیں، ان کے brands پاکستان میں use ہو رہے ہیں، عوام کی صحت کا بیڑا غرق کر رہے ہیں، حکومت کو کوئی revenue نہیں دے رہے۔یہاں وزارت صحت کو خاص طور پر Corona کے context میں جن funds کی ضرورت ہے، اگر ان پر duty عائد کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف ہمارے revenue میں اضافہ ہو گا، resources میں اضافہ ہو گا and it almost amounts to criminal negligence, یہ کوئی معمولی negligence نہیں ہے، یہ قوم کے ساتھ criminal negligence ہے کہ قوم کی صحت کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے, but at the same time یہ جتنا profit اور پیسا لے کر باہر جا رہے ہیں، ان پیسوں کا عشر عشیر بھی قومی خزانے میں tax, revenue کی شکل میں نہیں آ رہا۔جناب والا!اس سلسلے میں وزارت صحت نے بار بار FBR سے کہا کہ آپ اس context میں Federal Excise Duty لگوائیں۔ مجھے اتنا پتا ہے اور میری معلومات کے مطابق even Cabinet نے last year FBR کو recommendation دی ہے کہ آپ اسے consider کریں اور tax increase کریں، ابھی تک FBR سویا ہوا ہے، اس نے کوئی action نہیں لیا۔

جناب والا! میں ایک اور چیز پر ضرور بات کرنا چاہوں گا کہ پاکستان نے ایک framework convention sign کیا ہے جسے Framework Convention on Tobacco Control. کہتے ہیں۔ یہ convention ہے اور پاکستان نے عالمی طور پر یہ ذمہ داری لی ہے، اس convention کے Article 6 کے تحت حکومت پاکستان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ tobacco کی consumption کو discourage کرے اور discourage کرنے کا طریقہ انہوں نے یہ دیا ہے کہ آپ سگریٹ کی قیمتوں کو بڑھائیں، ان پر زیادہ tax لیں تاکہ سگریٹ کی قیمت زیادہ اور اس کا استعمال کم سے کم ہو۔FBR کو پرواہ نہیں ہے، نہ اس نے کوئی action لیا ہے۔ میں آپ کے سامنے صرف two figures رکھنا چاہتا ہوں، میں نے criminal negligence کا لفظ استعمال کیا، میں اس کی مثال آپ کو دینا چاہتا ہوں، 2012-13 کے مالی سال میں FED کا rate تھا جو سگریٹ کی finished products پر استعمال ہوا وہ 17.5% تھا، اس کے against 19 billion rupees revenue حکومت پاکستان نے collect کیا۔ 2018-19 میں 33 FED rate ہوا، اس

context میں 110 billion rupees حکومت پاکستان نے لیے۔ اگر یہ بڑھایا جائے اور اتنا بڑھایا جائے جتنا باقی ممالک میں ہے اور میں آپ سے ایک عجیب سی بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ میانمار نے ان پر اتنی زیادہ taxation لگائی ہوئی ہے اور یہ بھی کیا ہے کہ وہ جو بھی product بنائیں گے اسے export بھی کرنا ہے، اپنے ملک میں consumption نہیں ہو گی بلکہ export کرنا ہے تاکہ اس سے ملک میں زر مبادلہ آئے۔ پاکستان شاید وہ واحد جگہ ہے، ان لوگوں کے لیے بالکل جنت نما ہے جو تمباکو کا استعمال کروا رہے ہیں، نسل کو بھی تباہ کر رہے ہیں، صحت کو بھی تباہ کر رہے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے پیسے بھی بٹور رہے ہیں۔

جناب والا! میں آخر میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں اور آپ سے میری یہ request ہے کہ آپ اس کو seriously consider کریں اور اس وقت یہ بھی رپورٹس ہیں کہ cigarette خود multinational companies smuggling میں involved ہیں جس سے اربوں روپے کے revenue کا قوم کو نقصان ہو رہا ہے تقریباً 20 to 25 billion rupees per year, cigarette smuggling میں نقصان ہو رہا ہے اور اس میں ہمارے ہاں کے چھوٹے پیمانے کے tobacco growers یا local tobacco industry نہیں ہے بلکہ multinationals involved ہیں اور اب یہ brands کی smuggling کر رہے ہیں۔ افغانستان ان کے لیے جنت ہے، پاکستان سے یہاں سمگل ہو رہا ہے اور وہاں پر کروڑوں، اربوں ڈالر کمائے جا رہے ہیں۔

چیئرمین صاحب! اس پر action لیا جائے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں۔ اس میں نہ صرف FBR کو بلوائیں بلکہ اس میں kindly وزارت صحت کو بھی بلوائیں کہ وہ بھی آئیں اور بتائیں کہ ان کی summaries پر ایکشن نہیں ہوا تو انہوں نے جواباً کیا اقدامات کیے؟ ایک چیز جو شاید personal allegation میں آتی ہے اور مجھے کہتے ہوئے اچھا نہیں لگ رہا لیکن مجھے کہنا پڑے گا کہ آپ اس کو probe کریں اور میں کہوں گا کہ آپ اس کو سینیٹ کمیٹی سے probe کروائیں اور وہ یہ کہ ہمارے کچھ افسران یقینی طور پر اس گندے کھیل میں ملوث ہیں۔ وہ آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں، multinational companies لوگوں کے ساتھ کھلواڑ کر رہی ہیں، پیسے بٹور رہی ہیں اور جن افسران کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر ایکشن لیں تو ان میں سے ایک FBR کے سابق چیئرمین جناب طارق پاشا صاحب کے رشتہ دار، ان کا داماد، ان

کا nephew, Pakistan Tobacco Company میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔آپ مجھے بتائیں کہ یہ اسے کیسے کنٹرول کریں گے؟ پاکستان میں سب سے بڑی multinational company PTC ہے اور ان کے اتنے زیادہ strong tentacles ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کے خلاف آواز اٹھاتا ہے تو اس کو تو خیر رگڑا لگنا ہی لگنا ہوتا ہے یہاں تک بات ہے جناب چیئرمین صاحب! کہ even parliamentarians کو بھی threat دیا جارہا ہے، دھمکی دی جاتی ہے کہ اگر آپ اس کے خلاف آواز اٹھائیں گے تو آپ کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد مجھے FBR سے نوٹس آئے گا اور ان شاءاللہ میں وہ آپ کے ساتھ شیئر بھی کروں گا کہ میرے بارے میں بھی اس طرح کی کوئی کہانی ہوگی کہ آپ نے یہ point کیوں raise کیا؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب! میں یہ بات کہنا چاہ رہا ہوں کہ اس بات کو ہاؤس میں اٹھایا جائے اور اس کو kindly Committee کو refer کریں۔

Mr. Chairman: The matter is referred to the Standing Committee on Finance.

ہیلتھ منسٹری کو اور فنانس کو کہیں کہ اس پر آکر briefing دیں اور Chairperson, FBR اپنا رویہ ٹھیک کریں، سینیٹر کہدہ بابر صاحب نے بھی بڑی شکایت کی ہے جی۔

## Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Ali Khan Saif regarding the Implementation of the Concepts of Virtual Hospitals

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب! ایک منٹ صرف ایک اور point ہے وہ COVID-19 کے حوالے سے ہے اس پر اور ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔ میں نے ایک بات یہ کرنی تھی کہ پوری دنیا میں ایک concept launch ہوا ہے اور لوگ اسے ابھی اختیار کر رہے ہیں state hospitals اور private hospitals پر سے burden کم کرنے کے لیے virtual hospital کا ایک concept آیا ہے جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے virtual tourism کی بات ہوئی۔ Virtual hospital یہ ہے کہ patients کو گھروں میں رکھا جاتا ہے اور ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ہوتی ہے جو net کے ذریعے سے انہیں manage کرتی ہے ان کا علاج کرتی ہے اور اس طرح سے hospitals پر بھی burden کم ہوتا ہے، financial burden بھی کم ہوتا ہے۔ ایک تو اس پلان کو میرے ایک دوست Dr. Syedullah Shah, who is very well known cardiologist انہوں نے اپنی اسکیم، اپنی ٹیم کے ساتھ گورنمنٹ کو

kindly Sir, if Ministry of Health will consider کی ہے present it?اور اس میں ایک اور چیز جو کہ بہت اہم ہے کہ پاکستان میں oxygen consumption, COVID کی وجہ سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور oxygen production capacity جو پاکستان میں ہے وہ چند دنوں کی ہے۔ اس کے بعد آکسیجن ختم ہو جائے گی۔ اس میں oxygen saturation blood میں بہت اہم ہوتی ہے کیونکہ اگر وہ ختم ہو گئی، نیچے چلی گئی تو patient کا بچنا محال ہو جاتا ہے تو مہربانی فرما کر اس پر بھی توجہ دی جائے کہ جو بھی responsible Ministry ہے وہ اس کو seriously لے۔

جناب چیئرمین: Health Ministry کو بھیج دیں۔ ٹھیک ہے جی۔ سینیٹر منظور صاحب! آپ بتائیں جی۔

## Point of Public Importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding Provision of PCR-testing machines to Balochistan

سینیٹر منظور احمد: جیسا کہ ابھی سینیٹر کہدہ بابر صاحب نے FBR کے حوالے سے بات کی ہے یقیناً جو یہاں پر معزز ممبران بیٹھے ہیں ان کا اور پورے ایوان کا مسئلہ ہے اور ممبر ہوتے ہوئے ان کے ساتھ یہ سب ہو رہا ہے اور انہوں نے بروقت transfers, postings کے حوالے سے یہاں پر چیز رکھ دی ہے تو جناب چیئرمین! ہم اس فلور کے توسط سے یہ request کرتے ہیں کہ اگر Chairperson کو ہٹا دیا جائے تو یہ سینیٹ کے لیے اور پورے ایوان کے لیے اچھا ہو گا۔

جناب چیئرمین: ابھی ان سے report لیتے ہیں جی۔ ہم نے کہا ہے کہ وہ اپنا رویہ تبدیل کریں اور Minister Sahib کو بھی اس پر لکھ کر بھجوا دیں اور پھر اس کے بعد ان کے خلاف ایکشن لیں گے اور پھر پورا ہاؤس اکٹھا ہو کر ان سے جواب لے گا، آپ فکر نہ کریں۔ جی اور کیا ہے؟ عثمان کاکڑ بھی بیٹھے ہیں دھیان سے۔

سینیٹر منظور احمد: جناب! جیسا کہ کورونا کے حوالے سے پورے ملک میں جو حکومت نے محنت کی ہے، خاص کر بلوچستان کے ہمارے چیف منسٹر اور باقی ڈاکٹروں نے بھی۔ بلوچستان میں جو جو سہولیات بھی گورنمنٹ نے مہیا کی ہیں ان میں ایسی چیزیں جیسا کہ PCR testing machine ہے، میرے خیال سے NDMA کو وہ مشین صوبوں کو دینی چاہیے تھی جبکہ پورے صوبے میں وہ صرف ایک یا دو ہوں گی، اب اگر ایک یا دو ہوں تو ٹوبہ اچکزئی کا patient ہو یا پھر کہیں اور کا patient ہو یعنی واشک کا یا گوادر کا patient ہو تو اسے وہاں پر بروقت نہیں لایا جا سکتا

تو آیا اگر NDMA, PCR testing machines, 10-15 provide کردے اور اس کے ساتھ mobile testing machine بھی provide کردے تو صوبے کے حوالے سے جتنے بھی انتظامات ہوئے ہیں ان میں بہتری آسکتی ہے اور جو دور دراز علاقے ہیں، ان تک ان کی رسائی بھی ہو سکتی ہے. thank you so much

جناب چیئرمین: سینیٹر مصطفیٰ نواز کھوکھر۔

## Point of Public Importance raised by Senator Mustafa Nawaz Khokhar regarding Grievances of the Education sector during the Pandemic COVID-19

سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر: گزارش یہ تھی ویسے تو ملک میں بہت سے اہم issues ہیں کہ جن کو address کرنے کی ضرورت ہے لیکن ان ہی issues میں سے ایک issue ایسا ہے کہ جس کی وجہ سے سوشل میڈیا پر کافی بحث مباحثہ ہو رہا ہے اور وہ ایشو تعلق رکھتا ہے اس ملک کے students grievances کے ساتھ۔ جس کرب اور مشکلات سے اس ملک کے students اس وقت گزر رہے ہیں۔ Human Rights Committee میں، یہاں پر سینیٹر کاکڑ صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہمارے ممبران میں سے بیرسٹر سیف صاحب بھی موجود ہیں ہم نے اس issue کو سرسری طور پر اپنی Human Rights Committee میں لیا اور اس کو دیکھا، Chairman, Higher Education Commission کو دعوت دی وہ وہاں پر آئے انہوں نے کمیٹی کے ممبران کو، ہمیں brief کیا۔

جناب چیئرمین! اب صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ اس وقت پورے ملک میں یونیورسٹیوں کو بند کر دیا گیا ہے، اسکول بند ہیں اور specially جو university students ہیں ان کے لیے جتنی تعلیم ہے، majority universities انہیں کہہ رہی ہیں کہ اس وقت آپ online classes کے ذریعے ہم سے تعلیم حاصل کریں۔ Online classes کے حوالے سے جیسا کہ آپ خود بلوچستان سے ہیں اور بھی یہاں پر ہمارے ممبران دور افتادہ علاقوں سے موجود ہیں، سابقہ فاٹا کے ممبران بھی موجود ہیں اور ملک کے کئی بڑے شہروں سے باہر بھی آپ نکلیں تو ہمارے ہاں جو internet coverage ہے، اس حد تک خراب ہے کہ جس کی وجہ سے students کو تعلیم کی رسائی تک بہت مشکلات پیش آرہی ہیں پھر کچھ universities نے کہا ہے کہ ہم امتحان online لیں گے، اب بلوچستان کے students, سابقہ فاٹا کے students, دور افتادہ علاقوں کے students سارے کے سارے

اس چیز پر بڑے رنجیدہ ہیں اور انہیں بڑی تشویش ہے کہ ایک تو ہمیں online education اس معیار کی اور اس طریقے سے دی نہیں جا سکی کہ جس طرح دی جانی چاہیے تھی اور پھر اس کے بعد اسی کی بنیاد پر امتحان بھی لیے جا رہے ہیں۔ آج غالباً فاٹا کے students نے Islamabad Press Club کے سامنے شاید اسی حوالے سے ایک مظاہرہ بھی رکھا ہوا تھا، میرے علم میں نہیں کہ وہ ہوا یا پھر نہیں ہوا یا حکومت کی طرف سے انہیں اس چیز پر guarantees دی گئیں کہ ان کی یہ مشکلات دور کی جائیں گی۔

جناب چیئرمین! یہاں پر جو سب سے زیادہ توجہ طلب بات ہے، students کی مشکلات جن کا وہ اس وقت سامنا کر رہے ہیں وہ اپنی جگہ لیکن generally ہمارا جو education sector ہے پچھلے دو سالوں میں جب سے PTI Government آئی ہے، پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ two consecutive years, Higher Education Commission کو funding cut کا سامنا ہے۔ ہم اپنی کمیٹی میں یہ سن کر حیران ہو گئے کہ صوبہ بلوچستان کی ایک یونیورسٹی bankruptcy کے قریب تھی۔ Higher Education Commission کے پاس اتنے فنڈز موجود نہیں ہیں کہ وہ پورے ملک میں تعلیم و تدریس کا جو معاملہ ہے اور جو universities چل رہی ہیں ان کو مزید چلا سکے اور اس Higher Education Commission کے funding cut کی وجہ سے اس وقت ہمارے ملک میں نہ صرف universities بلکہ جو students اور جو ہمارے دونوں طبقات جو کہ ایک دوسرے کے ساتھ related ہیں، ان دونوں کو اس وقت ایک پیکیج کی ضرورت ہے، حکومت کی طرف سے rescue کیے جانے کی ضرورت ہے۔ حکومت یہاں construction industry کو، جہاں گندم، چینی کی تمام industries کو بڑے بڑے packages دے رہی ہے۔ حکومت کو اس کی طرف سے اس education sector کو ایک پیکیج دینے میں کسر نفسی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ حکومت کو آگے بڑھنا چاہیے۔ یہ تعلیم و تدریس ہمارے مستقبل کی بات ہے، ہمارا future secure کرنے کی بات ہے۔

کچھ طالب علم ہمارے پاس کمیٹی میں آئے تھے۔ ہم نے ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس مسئلے کو مزید پرکھیں گے، اس کو دوبارہ دیکھیں گے اور اس میں مزید ان سے رائے لیں گے۔ ہم نے ان سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ ہم ایوان میں ان کا یہ مسئلہ جو طالب علم پاکستان میں face کر رہے ہیں، اس کو ضرور raise کریں گے۔ آپ کے توسط سے، اگر آپ مناسب سمجھیں میرے خیال سے اس ایوان

میں شاید ہی کوئی ایسا ممبر ہوگا کہ جس کو اس تجویز پر کوئی اعتراض ہو کہ ہماری فنانس کمیٹی میں اس ایوان کی طرف سے یہ تجویز جانی چاہیے، فنانس کمیٹی کو اس issue کو consider کرنا چاہیے کہ آنے والے بجٹ میں ہم حکومت پر زور دیں کہ Higher Education Commission میں نہ صرف اس کی funding بڑھائی جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ recommendations آپ بھجوادیں۔

سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر: یہ اس وقت پورے ملک میں جو طالب علم ہیں ان کا مسئلہ ہے سوشل میڈیا پر ایک بہت بڑا طوفان آیا ہوا ہے تو ایوان کی طرف سے اس کو اہمیت دینا، اس کا نہ صرف اچھا تاثر جائے گا بلکہ ہمیں آگے بڑھ کر ان کی مدد بھی کرنی چاہیے اور ان کی مشکلات کو دور بھی کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ بالکل اس کو بھجوادیں فنانس کمیٹی میں، سینیٹر ستارہ ایاز۔ آپ بھی کچھ کہنا چاہ رہی ہیں؟

**Senator Sitara Ayaz**

سینیٹر ستارہ ایاز: جی چیئرمین صاحب۔ میں BISP کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ یہ Covid-19 کی وجہ سے انہوں نے جو احساس پروگرام شروع کیا ہے اور پھر انہوں نے یہ کہا ہے کہ جس کے پاس پاسپورٹ ہوگا اس کو ہم BISP کا حصہ نہیں بنائیں گے۔ اس وقت ہمارے بہت سے پاکستانی جو باہر کے ممالک میں ہیں اور وہ بے روزگار ہیں۔ یہاں پر ان کی families کے لئے بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ انہوں نے صرف اس وجہ سے کہ ان کے پاس پاسپورٹس نہیں ہیں، ان کو BISP سے نکال دیا ہے۔ تو kindly اس کو یہ لوگ ذرا دیکھ لیں۔ اگر ان کے ضلع لیول پر دفاتر ہیں تو ان لوگوں کے نام نہ نکالیں جو اس وقت بہت زیادہ مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں، ایک تو جوان کے سارے پیارے ہیں، بیٹے اور بھائی سارے باہر کے ممالک میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو نہیں لایا جا رہا، ان کے مسائل الگ ہیں اور پھر ان کے BISP سے نام بھی نکالے گئے ہیں۔ تو kindly اس کو دیکھ لیں اور ایک صرف بیرسٹر صاحب نے ابھی بات کی اور آپ نے اس کو کمیٹی میں refer کیا ہے۔ اس میں tobacco growers سب سے زیادہ affect ہو رہے ہیں۔ اس سے multi-national companies تو پیسا بنا رہی ہیں لیکن tobacco growers کو کچھ بھی نہیں مل رہا۔ اس وقت بھی بارش اور اولوں سے بہت زیادہ فصلیں خراب ہوئی ہیں۔ ہمارے علاقے اور خاص طور پر مردان اور صوابی کے علاقوں میں، تو kindly جب آپ نے یہ کمیٹی میں بھیجا ہے تو tobacco growers کے بارے میں بھی بات ہو کہ ان کو بھی اس کا فائدہ ملے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ سینیٹر ولید اقبال صاحب۔

## Point of Public Importance raised by Senator Waleed Iqbal regarding the Incident of Brutal Killing of an eight year old girl, Zahra Shah, by a couple in Rawalpindi

سینیٹر ولید اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ سوشل میڈیا پر تو طوفان مچا ہی ہوا ہے لیکن مجھے روز میری بیگم اور والدہ کے بھی فون آ رہے ہیں کہ تیسرا دن ہے ابھی تک تم نے اس بات کا ایوان میں ذکر کیوں نہیں کیا۔

جناب! سوموار کے روز میرے فاضل دوست جناب مشتاق احمد صاحب نے مختصراً اس پر بات کی تھی اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ سینیٹر مصطفیٰ نواز کھوکھر صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔ جناب یہ بڑا افسوس ناک واقعہ جو آج سے تقریباً آٹھ نو دن پہلے راولپنڈی میں پیش آیا۔ یہ زہرہ شاہ نامی بچی کا ہے جس کی آٹھ سال عمر تھی۔ جس نے اپنے مالکوں کے گھر پرندوں کا پنجرہ کھول دیا، آٹھ سال کی بچی سے آپ کیا expect کر سکتے ہیں؟ اس نے پنجرہ کھول دیا اور وہ پرندے آزاد ہو گئے تو اس پر اتنا تشدد کیا ان میاں بیوی نے جن کے ہاں وہ آٹھ سالہ بچی کام کر رہی تھی کہ وہ انتقال کر گئی۔ مجھے امید ہے جو میں عرض کروں گا کہ it will shock the conscience of this House. کیونکہ وہ تفصیلات سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے نہیں دی تھیں۔ اس کی باڈی پر، اس کے چہرے پر، اس کے ہاتھوں، اس کی پسلیوں پر، اس کی ٹانگوں پر تشدد کے نشانات تھے۔ اس کی ویڈیو بنائی گئی کہ اس کو پنجرے میں بند کر کے اس پر تشدد کیا گیا۔ ابھی DNA test ہو رہا ہے جس میں یہ بھی تعین ہو گا کہ یہ sexual assault بھی ہے یا نہیں، اس کا ابھی تعین ہونا ہے۔ یہ مشتاق صاحب کو اطلاع تھی کہ وہ ہوا ہے لیکن ابھی اس کا تعین ہونا ہے۔

جناب چیئرمین! بہت سے عناصر ایسے ہیں جو معاشرے کے افسوس ناک پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ایک طرف غربت ہے کہ جو لوگوں کو انسانی حقوق سے محروم کر دیتی ہے اور دوسری طرف یہ privileged class ہے۔ مجھے پتا ہے، میں جانتا ہوں کہ میری اپنی آٹھ سال کی بیٹی ہے، مصطفیٰ صاحب کی بھی اتنی عمر کی ہی بیٹی ہو گی لیکن ایک طرف privilege ہے اور دوسری طرف ایک ایسا exploitative system ہے جہاں غریبوں کا یہ حال ہوتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں child labour کی جس طرح acceptance ہے، سینیٹر جاوید عباسی صاحب اب یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ان کے ساتھ میں Committee on Law and Justice کے رکن کے طور پر کراچی اور دیگر صوبائی دارالحکومتوں میں سفر کرتا رہا ہوں جہاں انہوں نے آئین کے آرٹیکل 11، سب آرٹیکل 3 میں ترمیم کی بھی تجویز دی ہوئی ہے کہ جس

میں چودہ سال سے کم عمر کے بچوں، اس کیس میں تو کم ہے، کہ اس چودہ سال کی عمر کو بھی بڑھایا جائے تو وہ بھی قابل تحسین بات ہے۔

جناب! کل پرسوں کے اخبار اٹھا کے دیکھ لیں، روز خبر آئی ہوتی ہے ابھی کسی couple نے bail لی ہے، کسی خاتون نے کہ جن کے گھر میں انہوں نے بچی کو مارا ہوا تھا کافی سارا اور اس کو پھر محصور بھی کیا ہوا تھا۔ یہ بہر حال child labour اور اس طرح کا تشدد تو قانون اور آئین کی خلاف ورزی ہے لیکن اس کا سد باب کوئی نہیں ہوتا۔

جناب! اب اطلاعات کیا آ رہی ہیں، یہ خاص بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اطلاعات یہ آ رہی ہیں کہ اس بچی زہرا کے ماں باپ کو بہت pressurise کیا جا رہا ہے کہ وہ patch up کر لیں اور انہوں نے انکار کیا ہے۔ غریب لوگ ہیں، لیکن انہوں نے انکار کیا ہے کہ نہیں ہمیں انصاف چاہیے۔ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ہم نے تو اپنی بچی کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا، کہ اس کو تعلیم ملے گی کیونکہ وہاں وہ ایک مدرسے میں پڑھتی تھی اور اس کو تعلیم نہیں مل رہی تھی۔ وہ اور بھی بہن بھائی ہیں اور ان کے پاس اتنے وسائل نہیں تھے کہ وہ ان کو تعلیم دلوا سکیں لیکن یہاں اس کو نہ تو تعلیم دی گئی اور نہ ہی اس کو اپنے ماں باپ سے بات کرنے کی اجازت دی گئی۔

جناب! پولیس نے کہا ہے کہ وہ پولی گراف ٹیسٹ کر رہے ہیں، وہ ان دونوں میاں بیوی کا lie detector test کر رہے ہیں جنہوں نے بچی کو قتل کیا۔ اس کے باپ اور اس کے دادا کو assure کیا ہے کہ اس معاملے میں انصاف ہو گا۔

جناب! اس بچی کا باپ ایک مزدور ہے جو مظفر گڑھ کا رہنے والا ہے، اس کے پاس آنے جانے کا کرایہ تک دینے کی سکت نہیں ہے وہ کہاں پولیس کو جائے وقوعہ پر لے کر جائے گا اور یہ سب کس طرح سے ممکن ہو گا۔ ان کے وکیلوں کی طرف سے یہاں تک بھی اطلاع آئی ہے کہ اس کے باپ کو یہ کہا گیا کہ صاف کاغذ پر دستخط کر دو تو پھر بچی کی لاش ان کو دی جائے گی۔ یہ حال ہے۔

جناب عالی! میری اپیل صرف یہ ہے کہ یہ معاملہ کھوکھر صاحب کی Human Rights Committee کو بھیجا جائے۔ وہ متعلقہ پولیس authorities کو بھی دعوت دیں اور اس بچی کے باپ کو جو اسلام آباد آیا ہوا ہے۔ یقیناً وہ کیس راولپنڈی میں چل رہا ہے اور اس معاملے میں اس غریب خاندان پر کسی قسم کا دباؤ نہ آنے دیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ انصاف ہو۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب!اس پر ہماری ایک کمیٹی ہے ، سینیٹرز کی سپیشل کمیٹی کام کر رہی ہے جس کو خالد صاحب chair کر رہے ہیں، یہ اس کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ اس کو دیکھ لے۔ وہ پہلے ہی اس پر کام کر رہے ہیں اور اس میں کوئی قانون بھی propose کر رہے ہیں۔

سینیٹر ولید اقبال: میری اپیل یہ ہے کہ جس کمیٹی میں بھی جائے، انصاف کو یقینی بنایا جائے۔ متعلقہ پولیس authorities کو طلب کیا جائے اور اس بچی کے والدین کو بھی طلب کیا جائے۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب!اس پر آئی جی سے رپورٹ لیں۔

سینیٹر ولید اقبال: جناب!میں چند سیکنڈ اور لوں گا۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ علامہ اقبال نے شکوہ لکھا تو جواب شکوہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انہوں نے منسوب کیا کہ کیا جواب آتا ہے، میں ان اشعار پر ختم کرتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ

ہوتے ہیں جا کے مساجد میں صف آراء تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب
پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب
امراء نشہء دولت میں ہیں غافل ہم سے
قائم ہے ملت بیضا غربا کے دم سے

جناب!غربا کو انصاف دلوائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی مصطفٰے نواز صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟

سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر: چیئرمین صاحب!سینیٹر صاحب، میرے فاضل دوست نے بہت اہم نکتہ اور بڑے اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ غالباً یہ ایوان میں آج سے چند دن پہلے بھی اٹھایا گیا تھا اور کمیٹی کو refer کیا جا چکا ہے، مجھے سیکرٹری کمیٹی نے یہی بتایا ہے۔

جناب چیئرمین: بالکل جی۔

سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر: ہمارے پاس یہ refer ہو چکا ہے ۔ اٹھارہ تاریخ کو ہم کمیٹی کی میٹنگ رکھنا چاہ رہے ہیں۔ اگر سیکرٹری کمیٹی کے بارے میں اطلاعات یہی ہیں شاید، hopefully ان کو ابھی تک کورونا نہیں ہوا ہو گا لیکن ہم اٹھارہ تاریخ تک یہ میٹنگ رکھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو اس میں take up کریں جی۔

سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر: ہماری کوشش ہے کہ جو CPO راولپنڈی ہے جو directly لوگ involved ہیں اس کی investigation کے ساتھ ان تمام افسران کو یہ جو issue ہے امید ہے 18 تاریخ کو take up کرلیں گے۔

## Point of Public Importance raised by Senator Sassui Palejo regarding cases of Bogus Domiciles and PSDP schemes related to Sindh

سینیٹر سسئی پلیجو: Question hour میں جو میں تھوڑا سا issue raise کرنا چاہ رہی تھی کیونکہ وہ سوالات تمام غربت مٹانے کے حوالے سے تھے، بہت اہم تھے اور quota کے حوالے سے تھے، خاص طور پر بوگس ڈومیسائل پر۔ جو تھوڑے بہت لوگ quota پر پورے آتے بھی ہیں، چھوٹے صوبوں کو ان کا حق نہیں دیا جارہا ہے۔اس پر کافی مرتبہ یہاں پر بحث ہوئی ہے۔آج بھی میرے سوالات اسی حوالے سے تھے اور اسی لیے میں نے بار بار احتجاج کیا اور جو لوگ بھی آرہے ہیں وہ بوگس ڈومیسائلز پر آرہے ہیں کیونکہ سندھ میں بھی یہ issue بہت چل رہا ہے۔ سندھ حکومت نے اس پر کمیٹی بھی بنائی ہے اور پہلی مرتبہ ہم seriously اس چیز کو دیکھ رہے ہیں اور کافی زیادہ cases ایسے ہم نے identify کیے ہیں اور اس پر action بھی ہوگا اور گزشتہ 20 سالوں میں اس زمرے میں جو بھی ہو رہا ہے یہ اس ہاؤس کو بتانا ضروری تھا چونکہ سوالات رہ گئے تھے۔ابھی جو میں بات کرنا چاہ رہی ہوں، ایک تو جو سینیٹر ولید اقبال صاحب اور سینیٹر نواز کھوکر صاحب نے بات کی، اس کو میں بالکل second کرتی ہوں، یہ human rights کے جو اس طرح کے مسائل ہیں وہ نہیں ہونے چاہییں اور خاص طور پر جو چھوٹے بچوں کے ساتھ تشدد بڑھتا جارہا ہے اس کا نہ صرف سد باب بھی ہونا چاہیے بلکہ recommendations اور جو بھی اگر قانون میں کوئی رعایت ہے تو اسے بھی ختم کرنا ہوگا۔ اس حوالے سے اس ہاؤس کا کردار بھی بہت اہم رہا ہے۔ یقین کیجیے ہم جو یہاں بات اٹھاتے ہیں اس کا اثر ہوتا ہے۔ابھی PSDP کے حوالے سے دو دن پہلے کی گئی بات ہے۔ ہم نے یہاں آکر احتجاج کیا، بلوچستان نے کیا، آج پتا چلا ہے کہ وفاقی حکومت کچھ چیزوں کو review کر رہی ہے۔ کم از کم سندھ کے حوالے سے میں امید رکھتی ہوں، جو ہمیں بتایا گیا ہے کہ پھر سے وہ review کر رہے ہیں جو schemes ہمارے سندھ کی تھیں۔ سندھ حکومت نے بھی خط لکھے، ہم یہاں تھے تو پتا چلا ہے کہ آج بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک detailed press conference کی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ سن کر تو کہدہ بابر صاحب بہت خوش ہوں گے اور روزانہ walk out نہ شروع کر دیں۔

سینیٹر سسئی پلیجو: آج کل کہدہ بابر صاحب کافی walk out کر رہے ہیں۔ لیکن میں کل ان کی resolution کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہی تھی جو انہوں نے ایک دن پہلے پیش کی وہ بڑی اہم تھی جو quota کے حوالے سے تھی، اندرون سندھ اور بلوچستان کے حوالے سے تھی، میرا سوال علیحدہ تھا۔ PIPS کے حوالے سے بھی اس چیز کو follow نہیں کیا جا رہا۔ سندھ، اور دوسرے صوبوں کو follow نہیں کیا جا رہا۔ آج جو National Economic Council کا اجلاس تھا، بجٹ سے دو دن پہلے یہ اجلاس کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ وہاں CM Sindh کل ائرپورٹ گئے ہیں تو ان کو کہا گیا کہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ویڈیو لنک پر اجلاس کریں گے آپ اس میں شامل ہو جائیں۔ انہوں نے کہا میں تو تیاری کے ساتھ آ رہا ہوں، سندھ کے جو بھی پروگرام ہیں وہ شامل کروانا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا نہیں اگر آپ آئیں گے بھی تو پھر اسلام آباد میں بھی virtual اجلاس کے تحت اس میں شامل ہونا پڑے گا۔ اب Article 156 کے تحت National Economic Council کے تحت ایک سال میں کم از کم دو اجلاس ہونے ہوتے ہیں۔ مئی میں ہوا تھا اور اب بجٹ سے دو دن پہلے ہو رہا ہے۔ اس میں بھی ہم کیا دیکھتے ہیں لیاری ایکسپریس وے ہو، water resources کے بہت بڑے منصوبے، اللہ کرے اس کو review کر کے ابھی بھی وقت ہے ان کو ڈال سکتے ہیں لیکن صبح کے وقت جلدی جلدی details لی ہیں۔ اس میں یہ ہے کہ سندھ کی سکیمیں جو بہت ضروری ہیں، جس میں سندھ کے بڑے شہر ہیں، ہمارے اپنے شہر ہیں، ہم خود بھی وہاں پر رہتے ہیں، جس کو سندھ حکومت نے focus کیا ہوا ہے۔ کراچی کے ہمارے بہن بھائی اور خود ہماری پارٹی کے لوگ بھی کہتے ہیں کہ اس کو focus کیا جائے اور پیپلز پارٹی کا focus رہا ہے۔ اس حوالے سے جو بڑی سکیمیں ہیں، PSDP کے حوالے سے آتی ہیں لیکن ان کو کاٹا جاتا ہے، لیٹ کیا جاتا ہے۔

جناب والا! اب جو نیا PSDP کا پلان ملا ہے، جو ہمیں کہا جا رہا ہے کہ اس کو ہم review کریں گے۔ اس ہاؤس کے توسط سے وفاقی حکومت کو اور جو بھی متعلقہ منسٹریاں ہیں ان سے ہم ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ ٹھیک ہے، کورونا کی وجہ سے نہ صرف وفاقی حکومت مسائل کا شکار ہے بلکہ صوبے بھی مسائل کا شکار ہیں۔ ہمارے پاس جو فنڈز کی صورت حال ہے، آنے والے بجٹ میں سندھ کو بہت بڑی کٹوتی کرنی پڑے گی۔ جناب والا! ہم صحت کو focus کرنا چاہ رہے ہیں، پانی کے

منصوبوں کو اور عام استعمال کی چیزوں کو focus کرنا چاہ رہے ہیں۔ جناب والا! خسارہ تو ہے، NFC کے terms of references کو ہم نہیں مانتے۔ خسارہ آپ صوبوں کو منتقل کریں گے لیکن کوٹا اور جو دوسرے فوائد ہیں وہ صوبوں کو نہیں دیے جا رہے۔ اس بجٹ کے حوالے سے NFC کا جو notification ہے نئی formation والا وہ واپس لینا چاہیے۔ میں اس کی ڈیمانڈ کرتی ہوں اور جو terms of references ہیں جس پر سخت اعتراض ہے جس کی جھلکیاں میں اپنی تقریر میں رکھ چکی ہوں۔ اس حوالے سے review کرنا چاہیے، بجٹ سے پہلے کریں تو بہتر ہوگا۔ اگر یہ ماحول اچھا چاہتے ہیں یا چاہتے ہیں کورونا کے خلاف جنگ میں coordination بہتر ہو تو پھر یہ constitutional forum ہے، یا کمیشن میں آئین کے حوالے سے جو کچھ بھی ہونا ہے، اس حوالے سے violence کوئی بھی صوبہ قبول نہیں کرے گا۔

سندھ کے چیف منسٹر کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ میں اس کی سخت مذمت کرتی ہوں۔ جب وہ ائرپورٹ پر پہنچے ہیں تو ان کو منع کیا گیا کہ آپ نہ جائیں، ویڈیو لنک پر بات کریں۔ جناب والا! یہ سندھ کو کالونی سمجھ رہے ہیں، یہ غلطی پر ہیں، یہ اس طرح نہیں ہوتا۔ خاص طور پر بجٹ کے دنوں میں coordination ہوتی ہے۔ National Economic Council صرف ایک یا دو صوبوں کے لیے نہیں ہے۔ یہ پورے پاکستان کے Federating Units کے لیے ہے۔ اس میں collective wisdom کے ساتھ ہمیں آگے بڑھنا ہوگا، فیصلے بھی اسی طرح کرنے ہوں گے جس کے تحت یہ اکائیاں ساتھ مل کر فیڈریشن کو مضبوط کر سکتی ہیں۔ جناب والا! آئے دن جو ہمیں آنکھیں دکھانے کی کوشش کی جاتی ہیں وہ ساری کی ساری چیزیں آئین کی violations کے تحت ہے، پھر آئین سے جو انحراف ہوگا اس کا بھی اٹھارھویں ترمیم میں لکھا ہوا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو کس قسم کی سزا دی جانی چاہیے۔ یہاں تو آئے دن violations ہوتی رہی ہیں، میں نے صرف آج Article 156 کی بات کی ہے لیکن Article 160 کی بات کریں، ہم Article 172 کی بات کریں۔ سندھ صوبے کے حوالے سے گیس اور بجلی کی جو بھی سکیمیں تھیں، پنجاب کے PSDP میں جا رہی ہیں، سندھ کے لیے SIDC الگ سے کیوں بنایا ہوا ہے۔ جناب والا! اس ایوان سے، اس Upper House میں کھڑے ہو کر جو بھی متعلقہ لوگ ہیں میں ان کو کہنا چاہتی ہوں کہ جیسے ہماری لیڈرشپ کو victimize کیا جا رہا ہے، ان کے لیے قوانین الگ بنائے گئے ہیں۔ سندھ کے بجٹ میں، سندھ کی سکیموں کے لیے SIDC الگ سے بنایا گیا ہے۔ وہ پنجاب کے لیے کیوں نہیں ہے، وہ دوسرے صوبوں

کے لئے کیوں نہیں ہے۔ خاص طور پر سندھ کو ٹارگٹ کیوں کیا جارہا ہے۔ اس کی میں سخت مذمت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نصیب اللہ بازئی اور ایوان کو یہ بتادوں سینیٹر فدا صاحب کورونا کو شکست دے کر ماشاءاللہ صحت مند ہو گئے ہیں اور ہاؤس میں آ گئے ہیں۔ جی فدا صاحب۔

سینیٹر فدا محمد: جناب چیئرمین! میں آپ کا اور پورے ہاؤس کا بہت شکر گزار ہوں اور مشکور ہوں، ساتھ ساتھ سینیٹ سیکرٹریٹ کا بھی جن لوگوں نے مجھے ہمیشہ contact رکھا اور دعاؤں میں یاد رکھا، ان کی دعاؤں سے آج اللہ تعالیٰ نے خصوصی رحم کیا۔ میں اپنی طرف سے پورے ایوان کا شکر گزار ہوں، سارے بھائیوں نے میرے ساتھ ہمدردی رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور پورے ملک کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ ایک بار میں دوبارہ، لیڈر آف دی ہاؤس کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ میں پورے ایوان کا اور خاص طور پر میڈیا کے لوگوں کا شکریہ ادا کروں۔

جناب چیئرمین: جی نصیب اللہ بازئی صاحب۔

## Point of Public Importance Raised by Senator Naseeb Ullah Bazai on Locust Attack in Balochistan

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو جو میڈم صاحبہ نے باتیں کیں میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بلوچستان عوامی پارٹی ہر فورم پر آپ کے ساتھ ہو گی۔ چاہے احتجاج کا مرحلہ ہو یا جو بھی، ہم میڈم صاحبہ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ جناب والا! کورونا کے بارے میں بھی باتیں ہو رہی ہیں، سب چیزوں کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔ بلوچستان میں اور خصوصاً پورے پاکستان میں ٹڈی دل بہت زیادہ تعداد میں آگیا ہے۔ بلوچستان کے بیس سے پچیس اضلاع میں یہ پھیل گیا ہے۔ ہر ضلع، ہر گھر، ہر گاؤں، ہر دیہات میں جائیں کروڑوں کی تعداد میں یہ درختوں پر ہوتے ہیں اور تمام فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ ہم دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہم زرعی ملک ہیں لیکن اس سال ہماری زراعت تباہ ہو گئی ہے۔ ہمارے کسان بھائی، زمیندار بھائی سب پریشان اور بدحال ہو چکے ہیں۔

جناب والا! چند دن پہلے میں DG. PDMA سے ملا، میں نے یہی ذکر کیا کہ کوئٹہ میں ٹڈی دل کافی تعداد میں آگیا ہے، ضلع موسیٰ خیل میں بھی، لورالائی ضلع میں بھی ان کو تو پورا تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ یہ اکثر درختوں پر ہوتے ہیں۔ سر درخت کے جتنے پتے ہیں انہوں نے کھا لیے ہیں، میوے کچھ رہ گئے، پتوں کے بغیر میوے کچھ معنی نہیں رکھتے۔ میوے اس لیے نہیں کھا سکے کیونکہ وہ اس وقت سخت ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے کہا کہ جو سپرے ہم کرتے ہیں یا ٹیم بھیجتے ہیں، جن علاقوں میں بھیجتے ہیں، یہ اکثر اونچائی پر اڑتے ہیں اور درختوں پر بیٹھتے ہیں، ہم

سپرے نیچے سے کرتے ہیں۔ ان کے پاس آلات نہیں ہیں، جہاز نہیں ہیں، ہیلی کاپٹر نہیں ہیں، وفاقی حکومت کو، NDMA کو وہاں پر سامان بھیجنا چاہیے۔ اس وقت بلوچستان میں جو اچھے اچھے پھل ہیں وہ تقریباً تباہ ہو چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نیچے سے سپرے کرتے ہیں اور ان کا اثر جب تک اوپر جاتا ہے تو اثر ختم ہو جاتا ہے، اس سے ٹڈی دل کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اس کے لیے آپ مرکز سے بات کریں، وفاق سے بات کریں، اوپر سے کچھ انتظام ہو جائے، اوپر سے سپرے ہو جائے، جہاز کے ذریعے سپرے کریں، ہیلی کاپٹر کے ذریعے سپرے کریں جس ذریعے سے بھی سپرے ہو فصلوں کو بچایا جائے۔ بلوچستان میں تو کارخانے بھی نہیں ہیں، سارے معاملات بند ہیں ایک زراعت تھی وہ بھی تباہ ہو چکی ہے۔ تقریباً پچیس اضلاع کے قریب بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: پہلے NDMA کو بھیجا ہے سیکرٹری صاحب آج ان سے رپورٹ لیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ حکومت بلوچستان سے بھی رپورٹ لیں۔

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: جناب والا! میری یہی درخواست تھی کہ مرکز اس کو روک سکتا ہے۔ ٹڈی دل پر اوپر سے سپرے کیا جائے کیونکہ نیچے سے اثر ہی کم پڑتا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشاہد حسین سید۔

## Point of Public Importance Raised by Senator Mushahid Hussain Sayed Regarding Giving Respect to the Mayor Islamabad.

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Just two very brief points ایک تو I will endorse what Senator Saif has said about it was اس پر میں نے last time بل بھی پیش کیا تھا لیکن tobacco issue defeated in Committee. So the tobacco lobby is so strong in Pakistan in the power centre. دوسرا میرا ایک calling attention notice بھی ہے آپ kindly اس کو دیکھیں۔ میں نے ایک brief point جو آج کے لیے نوٹ کرانا ہے اور Leader of the House is here, he is old friend مبارک ہو آپ کو on the taking over this position and I hope you will be functioning above party line. Mayor of Islamabad is the first elected Mayor in the history of Capital. شیخ انصر صاحب، ان کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے، 2016 میں وہ elect ہوئے ہیں۔ جب سے موجودہ حکومت آئی ہے ان کی کوشش ہے کہ ان کو کسی طریقے سے by hook

and by crook نکالا جائے۔ اس سال تین attempt ہو چکے ہیں coup detat almost ان کے خلاف ہوا۔ جناب چیئرمین ! آپ دیکھیں کہ سترہ مئی کی رات کو اتوار کو، summary by circulation approve ہوئی کیبنٹ سے ان کے removal کی۔ جب attempt ہوتی ہے تو اللہ کا فضل ہے ہماری عدالتیں آزاد ہیں.they blocked that میں Local Government Commission کا بھی ممبر ہوں ادھر بھی ہم نے discussion کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چاہیے کہ ان کا جو mandate ہے اس کا احترام کیا جائے۔ It is about the Federal Capital اور Federal Capital کے حالات ویسے ہی برے ہیں، آپس میں لڑائیاں چل رہی ہیں، آپ نے میری سربراہی میں کمیٹی بھی بنائی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر کوئی legation propose کریں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: ٹھیک ہے کریں گے۔ یہ طریقہ نہیں ہے کہ under hand طریقے سے coup detat طریقے سے oust کریں

mandate should be respected whether the mandate of the Federal Government or the mandate of the Mayor of Islamabad. Just my point and I hope the Leader of the House will take notice of it.

جناب چیئرمین: جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

**Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House**

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب والا! جہاں تک لوکل گورنمنٹ کا تعلق ہے یہ پی ٹی آئی کے منشور کے بڑے قریب ہے اور ہم ہمیشہ سے اس پر کام کرتے رہے ہیں۔ اس کمیٹی کے اندر جو آپ نے اسلام آباد کے حوالے سے بنائی تھی اس میں بھی یہ issues discuss ہوئے تھے۔ میں صرف یہاں پر point clear کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی illegal, unconstitutional طریقہ adopt نہیں کیا گیا۔ کوئی cohesion کے ساتھ کوئی vote of confidence لانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ جو بھی rules and regulations کے حساب سے، مقصد صرف یہی ہے کہ اسلام آباد کے شہریوں کی اس ادارے کے تحت MCI کے تحت بہتر خدمت کی جا سکے۔ میں معزز مشاہد حسین صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کسی قسم کی کوئی political victimization کا تاثر نہیں جانا چاہیے۔ جو بھی چیز ہو گی آئین اور قانون کے راستے اور اس کے مطابق ہو گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق صاحب۔

## Point of Pubic Importance Raised by Senator Mushtaq Ahmed Regarding Shortage of Petrol in Khyber Pakhtunkhwa

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ جناب چیئرمین! میں بیرسٹر سیف صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ، ان کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ جناب والا! یہ جو tobacco lobby ہے، multi national companies ہیں، یہ شوگر مافیا سے بڑی مافیا ہے۔ انہوں نے غریب کاشت کاروں کا خون چوسا ہے۔ میرے والد صاحب 80 سال کی عمر میں tobacco grower ہیں، ان compaines کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ تمباکو کی جو بھی پالیسی ہو وہ صحت کے حوالے سے ہو اور صحت کے بعد اس کا مرکزی نقطہ tobacco growers ہونا چاہیے۔ Multinational companies نے billions of rupees سمیٹے ہیں۔ تمباکو پیدا کرنے والے خودکشیوں پر مجبور ہیں، فاقوں پر مجبور ہیں، قرضوں تلے دبے جا رہے ہیں۔ میں بیرسٹر سیف سے اتفاق کرتا ہوں اور اس کی تحقیقات کا مرکزی نقطہ multinational companies اور اس کے بعد صحت اور تمباکو پیدا کرنے والوں کا فائدہ ہونا چاہیے۔

جناب والا! میں جس بات پر توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ پاکستان میں اور خصوصاً Khyber Pakhtunkhwa میں تقریباً دس دنوں سے بحران ہے اور بہت شدید بحران ہے۔ یکم جون کو پٹرول کی قیمتیں وفاقی حکومت نے کم کر دیں، اس کے بعد سے پٹرول بالکل غائب ہے۔ جو پٹرول لوگوں کو ملتا ہے وہ انتہائی تکلیف اور ذلیل و خوار ہونے کے بعد 75 روپے فی لٹر کی بجائے 150 روپے فی لٹر مل رہا ہے۔ جناب والا! ہمارے وزیراعلیٰ محمود خان صاحب کے آبائی ضلع سوات اور آبائی ڈویژن مالاکنڈ میں تو بہت برا حال ہے۔ فیصل آباد اور ملتان سے overseas کی لاشیں جو ایمبولینس مالاکنڈ لا رہی ہیں ان کو واپس جانے کے لیے پٹرول نہیں مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! کسی نے کہا ہے کہ آج کل hash tag چل رہا ہے کہ تبدیلی تیل لینے چلی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ خلا سے، چاند سے اس وقت دو چیزیں زمین پر نظر آتی ہیں ایک دیوار چین اور دوسرا خیبر پختونخوا میں پٹرول لینے کے لیے لمبی قطاریں۔ بہت برا حال ہے، عوام شدید تکلیف میں ہیں۔ آج وزیراعظم صاحب کا بیان آیا کہ میں نے تو پٹرول ایشیا میں سب سے زیادہ سستا کیا، یہ غائب کس نے کر دیا۔ یہ کیسی حکومت ہے جس میں چینی مافیا ہے، آٹا مافیا ہے، گندم مافیا ہے، پٹرول مافیا ہے اور کوئی اس کا علاج کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ جناب والا! عوام شدید تکلیف میں ہیں، پریشان ہیں۔ خیبر پختونخوا میں 1508 پٹرول پمپ ہیں، ان میں سے صرف 358 پٹرول پمپ کھلے ہیں، پشاور شہر کے اندر سو

پٹرول پمپ اس وقت بند ہیں۔ لوگ اس کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہیں۔ میں آپ کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس تکلیف کو رفع کیا جائے۔ دس دن ہو گئے ہیں، دو ہفتے ہو گئے ہیں حکومت گم صم بیٹھی ہے، مافیا اتنا طاقتور ہے وہ ریاستی اداروں میں ہے، حکومتی کابینہ میں ہے کہ کوئی اس کو ہاتھ ڈالنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔ یہ جو امریکہ میں ہوا جو black George Floyd اس کی گردن کے اوپر پولیس انسپکٹر جو گورا تھا اس نے گھٹنا رکھا تھا اس کی وجہ سے وہ مر گیا۔ آج پی ٹی آئی کی حکومت کی صفوں میں جو مافیا ہے انہوں نے عوام کی بالخصوص خیبر پختونخوا کی گردن پر گھٹنا رکھا ہوا ہے۔ لوگ کراہ رہے ہیں، ان کو کوئی فکر نہیں ہے۔ خدا کے لیے پٹرول کا جو بحران ہے، جو 150 روپے فی لیٹر لوگوں کو مل رہا ہے اس کی انکوائری کروائی جائے، اس issue کو بھی کسی کمیٹی کو بھیجا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر عثمان خان کاکڑ۔

## Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Usman Khan Kakar regarding the Problems Faced by the People of Balochistan at Chaman gateway

سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ کو بھی معلوم ہے کیونکہ آپ کا تعلق بھی اسی صوبے سے ہے۔ بلیلی custom اور چمن پر جو gateway ہے یہاں پر تقریباً لوگ تین تین گھنٹے تک انتظار کرتے ہیں۔ دو سو سے تین سو گاڑیاں، جن میں مریض، ضعیف، خواتین، بچے انتظار کرتے ہیں اور کورونا کے حالات بھی ہیں۔ ایف سی والے ان کو جانے نہیں دیتے، بس ایک تماشا لگا ہوا ہے۔ وہاں پر کسٹم کے اختیارات ایف سی والوں کے پاس ہیں۔ ویسے عام گاڑی کا کیا تعلق ہے، مسافروں کا تعلق ہے، بسوں کا تعلق ہے۔ جن کے ساتھ آپ کا کوئی مسئلہ ہو تو اس گاڑی کو روک لیں۔ میں اپنے گھر مسلم باغ سے آ رہا تھا تو تین گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا۔ وہاں بہت برے حالات ہیں اور وہ لوگ مشکلات کا شکار ہیں۔ گرمی بھی ہے، کرونا بھی ہے اور لوگوں کو انتظار بھی کرنا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین! چمن میں یہ مشکل ہے کہ جو گندم کی کٹائی ہوئی ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ چمن کے آس پاس جو لوگ رہتے ہیں وہ گندم کٹائی کے بعد اپنے گھر میں لاتے ہیں لیکن وہ گھر نہیں لا سکتے۔ چمن میں بھوسا ہے لیکن وہ نہیں لا سکتے۔ پریشانی یہ ہے کہ زمینداروں کے گھر چمن میں ہیں اور ان کی فصلیں بولدک کی طرف ہیں اور وہ فصل گھر نہیں لا سکتے۔ فصلیں کاکڑ خراسان کے اس طرف جو بادینی کی طرف ہیں لوگ لوئی بند کاکڑ خراسان میں رہتے ہیں۔ وہ نہ تو گندم، بھوسا اور نہ ہی اپنی فصلیں لے جا سکتے ہیں۔ ان کے لیے بہت ہی مشکل حالات ہیں۔ چمن میں ہر روز ہڑتال ہوتی ہے، gateway پر ہڑتال ہوتی ہے کہ آپ نہ تو سبزی لے جا سکتے ہیں اور نہ ہی مرغیاں اور دیگر ضروریات

کی چیزیں لے جا سکتے ہیں۔ بھوک، غربت اور مجبوری بھی ہے مگر کوئی ادارہ اس کا نوٹس نہیں لیتا۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں اور کوئی طریقہ بنالیں۔ Gateway پر وہ کہتے ہیں کہ پاسپورٹ لے کر آئیں۔ جناب وہاں پر ان کی زمینداری ہے تو ویزہ یا پاسپورٹ کہاں سے لے کر آئیں۔ جو لوگ ڈیڑھ سو سال سے ایک طریقے سے چلے آ رہے ہیں اور وہ لوگ سب کچھ جانتے ہیں بس پیسوں کا چکر ہے۔ بلیلی کسٹم پر کیا ہے لوگ وہاں سے جاتے ہیں اور آتے ہیں۔ خیبر پختونخوا، پنجاب، ژوب، پشین اور چمن سے لوگ آتے ہیں۔ ان لوگوں نے ایسے حالات بنا رکھے ہیں جناب اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ اس کو Standing Committee on Interior کو بھیج دیں اور ان سے جواب مانگیں۔

جناب چیئرمین: سیکریٹری صاحب اس پر Ministry of Interior سے جواب لیں۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی صاحب۔

## Point of public importance by Senator Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi regarding confirmation of domiciles and non-availability of Internet services and reinstatement of Internet services in some areas of Balochistan

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! ایک resolution No. 296 یہ 9 جنوری کو اس ہاؤس سے پاس ہوئی۔ یہ انتہائی اہم resolution تھی کہ اس میں بلوچستان میں اب تک day one سے جتنے بھی domiciles issue ہوئے ان کو دوبارہ check کرنے کے لیے یہ resolution pass ہوئی۔ 2017 سے ابھی تک مجھے یہ پتا چلا کہ بلوچستان کے مختلف DCs کو مختلف departments and ministries کی طرف سے letter جاتے رہے for the confirmation of domiciles لیکن دو سال گزر گئے ابھی تک کوئی بھی report نہیں ملی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کو متعلقہ کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ Ministry آکر مجھے جواب دے۔

جناب چیئرمین: یہ provincial subject ہے۔ سیکریٹری صاحب اس کو آپ Chief Secretary کو بھجوا دیں اور ان سے report لیں کہ جو آپ کو Federal نے ہر DCs کو letter لکھا ہے اس پر جواب دیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب صرف وفاقی Ministries میں جتنے لوگ کام کرتے ہیں ان کے لیے resolution لائی گئی تھی جن کا وفاق سے تعلق ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، لیکن اچھا ہے کہ جواب ان کو چلا جائے۔ مجھے کمیٹی میں بھیجنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اس کو Cabinet Committee میں بھجوادیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش، سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر صاحب نے بھی اس پر بات کی کہ HEC نے online classes شروع کر دی ہیں۔ HEC کے علاوہ پورے پاکستان میں جتنے بھی schools and colleges ہیں انہوں نے online classes شروع کر دی ہیں۔ جناب چیئرمین! بلوچستان میں 65% internet available نہیں ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ بہت سے علاقوں میں تو internet کی کوئی سہولت میسر ہی نہیں ہے۔ جناب آپ کی توجہ چاہوں گا میں ایک بہت اہم issue پر بات کر رہا ہوں۔ ایک تو بہت سے ایسے districts ہیں جہاں پر internet کی کوئی سہولت میسر نہیں ہے کیونکہ وہاں پر network موجود نہیں ہے اور بہت سے districts میں already internet کو جان بوجھ کر بند کر دیا گیا ہے۔ یہ issue میں پہلے بھی Senate کے floor پر raise کر چکا ہوں۔ آپ نے اس کو کمیٹی میں بھیجا۔ جناب کمیٹی نے اس پر تین meetings کیں کہ بلوچستان کے بہت سے districts میں internet کو کیوں بند کیا گیا ہے تو ہمیں جواب ملا کہ ہم اس کو اس لیے start نہیں کر سکتے کہ وہاں پر security issues ہیں۔ جس کی وجہ سے اداروں نے internet کو بند کیا ہے۔

میری گزارش یہ ہے کیونکہ ہمارے بچوں کی تعلیم HEC, colleges کے حوالے سے تباہ ہو جائے گی even schools کی classes بھی internet پر ہو رہی ہیں۔ آپ یا تو مہربانی کر کے اس کو review کریں کہ بلوچستان میں جتنے بھی districts میں internet کو بند کیا گیا ہے اس کو open کیا جائے اور دوسری صورت میں HEC اور schools کوئی اور طریقہ اختیار کریں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان education میں پاکستان میں سب سے پیچھے رہ گیا ہے۔ یہ سلسلہ اگر جاری رہا کیونکہ یہ بھی پتا نہیں ہے کہ schools, colleges and universities کب کھلیں گی۔ Education کا سلسلہ کب شروع ہو گا اور اگر یہ سلسلہ صرف internet پر چلا تو بلوچستان کا education کے حوالے سے پہلے سے ستیاناس ہے اب اور بھی حالات خراب ہوں گے۔ جناب ہمارے جن districts میں internet بند کیا گیا ہے ان میں تو دوبارہ internet services کو شروع کیا جائے۔ اب شکر ہے کہ حالات بہتر ہیں پہلے جیسے حالات نہیں رہے۔ جن districts میں بند کیا گیا ہے ان میں چلایا جائے اور جہاں پر

otherwise میا کیا جائے internet پر availability کی internet نہیں ہے وہاں educational institutions کو یہ لکھ دیا جائے کہ بلوچستان کے لیے کوئی ترتیب بنا دی جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی صاحب! آپ districts کے نام Secretariat کو دے دیں۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: ٹھیک ہے جناب میں بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین: ویسے بلوچستان میں پنجگور میں education بہت آگے ہے۔

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی: جناب قلات اور پنجگور تو پانچ چھ سالوں سے بند ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے معلوم ہے کہ بہت دیر ہو چکی ہے اس لیے میں چند منٹ میں اپنی بات ایوان اور جہاں تک پہنچ سکے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ چند منٹ۔

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب صرف چند منٹ۔

جناب چیئرمین: سیکنڈ کی بات کریں اچھا۔

## Point of public importance raised by Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh regarding Shortage of Petrol in the country

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب جیسا کہ اس سے پہلے بھی بات ہوئی کہ ملک میں petrol کی قیمت بڑھنا، shortage تو پتا نہیں ہے یا نہیں لیکن shortage ہوئی ہے۔ اب وہ کی گئی ہے یا جو بھی اس کے محرکات ہیں کل چونکہ وزیر اعظم صاحب نے خود اس کا نوٹس لیا اور during Cabinet Committee meeting میں خاص طور پر یہ کہا گیا کہ چوبیس سے اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر petrol available ہو گا۔ اچھی خبر یہ ہے کہ آج ابھی دوپہر میں TV پر یہ بتایا گیا کہ petrol کسی حد تک ملنا شروع ہو گیا ہے۔ جناب! یہ تو ایک چیز ہے، چینی کی بات ہے، shortage ہوئی یا نہیں لیکن قیمت بڑھی، پچھلے دنوں پٹرول بھی مہنگے داموں بکا۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت وقت کے خلاف کوئی سازش ہو لیکن وزیر اعظم صاحب نے چونکہ کہا تھا کہ میں ایشیا میں سب سے کم قیمت کروں گا تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ ان کے خلاف سازش ہے اور عام آدمی کو تکلیف دی گئی ہے۔ بہر حال، اللہ دیکھ رہا ہے۔

جناب! دوسری بات اسی سے related ہے۔ دو تین دن سے ایک نئی خبر آ رہی ہے کہ آٹے کا بحران پیدا کیا جا رہا ہے اور آٹے کی قیمت جو آٹھ سو روپے فی توڑا مقرر ہے، اس کو دو سے تین سو روپے مہنگا بیچا جا رہا ہے۔ جناب! غریب آدمی کے گھر والے شاید دو روٹیاں ہی کھا کر زندہ رہتے ہیں کیونکہ اس کی استطاعت ہی نہیں ہے۔ میں نے آج انٹرنیٹ پر دیکھا، کچھ لوگوں سے پوچھا اور کچھ جاننے والے flour mills والوں سے پوچھا، جناب! ان کی تو پچھلے کئی ماہ سے چاندی ہی چاندی ہے۔ میں کسی کے بارے کچھ نہ ہی کہوں تو اچھی بات ہے۔ میں نے آج سے چند ماہ پہلے جب دسمبر، جنوری میں چینی کے ساتھ ساتھ آٹے کا بحران پیدا کیا گیا تھا، ان flour mills والوں نے واقعی کافی کچھ کمایا لیکن اب ایک panic create کیا ہے۔ میری اپنے Leader of the House کی وساطت سے گزارش ہو گی اور جس جس وزیر تک یہ بات پہنچا سکیں کہ خدارا! یہ جو panic create کیا جاتا ہے، اس کو balance کرنا بہت ضروری ہے۔ اس قسم کے معاملات جہاں گھی، آٹا، چینی، دال یا پٹرول ہو، ان کے معاملے میں panic آتی ہے تو وہ گھرانہ اور شخص directly involve ہوتا ہے تو چند پیسے لے کر زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ جناب! ملوں کا آٹے کا توڑا بیس کلو کا ہونا چاہیے، بہت سی mills والوں نے اس پر اٹھارہ لکھا ہوتا ہے اور اب اٹھارہ کلو کا توڑا بنا دیا گیا جو کہ بیس کلو کا توڑا ہی کر کے بک رہا ہے۔ جناب! کیا ہم اس کی standardization بھی نہیں کر سکتے کہ بیس کلو کا مطلب بیس کلو اور دس کلو کا مطب دس کلو ہی ہو۔ یہ کون سا نظام ہے کہ اپنی مرضی سے اس کو کم کر لیا جاتا ہے، گھی اور چینی والے بھی ایسا کر لیتے ہیں۔ میں حکومت وقت سے گزارش کروں گا کہ خدارا! غریب لوگوں کے آٹا، چینی اور دال سے جو لوگ پیسے کماتے ہیں، اس سلسلے میں وزیر اعظم کو چاہیے کہ چند ایسے کاروباری لوگ جن کو اپنی آخرت کا احساس ہے، ان کو اپنے ساتھ لگائیں اور جب تک وہ اس کو control نہیں کریں گے، یہ control نہیں ہو گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: منظور صاحب۔

## Point of public importance raised by Senator Manzoor Ahmed regarding Redressal of Allocation of Budget Development Schemes

سینیٹر منظور احمد: جناب! ایک اہم point ہے۔ میں سینیٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بلوچستان اور سندھ کے حوالے سے تقریر کی۔ حقیقتاً جب آپ Federation اور اکائیوں کو ساتھ لے کر چلیں گے تو ملک ترقی کرے گا۔ بلوچستان کے حوالے سے کہوں گا کہ اس کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا اور یہ چیزیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ اس مرتبہ بھی ایسا لگ رہا ہے کہ

Federation کی طرف سے صوبے کے لیے جیسا کہ پچھلے سال تقریباً اسی ارب روپے رکھے گئے تھے لیکن سولہ ارب روپے کے قریب release ہوئے تھے، باقی نہیں ملے۔ اسی طرح مرکز ہمارا اڑھائی سو ارب روپے کا مقروض ہے اور اس مرتبہ بھی ہمیں یہی لگ رہا ہے کہ allocation میں اسی ارب روپے رکھے جائیں گے لیکن percentage دس یا بارہ ارب روپے ہی رہے گی۔ اگر صوبوں کو اس طرح لے کر چلنا ہے تو میرے خیال میں یہ چیز صوبوں اور عوام کے لیے ٹھیک نہیں ہو گی۔ یہ چیزیں عوام کے حوالے سے ہیں، وہ بلوچستان، سندھ، خیبر پختونخوا یا پنجاب ہو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ نے پچاس لاکھ گھر بنانے ہیں تو ایک کروڑ گھر بنالیں، اگر ایک کروڑ نوکریاں دینی ہیں تو دو کروڑ نوکریاں دے دیں لیکن صوبوں کے حقوق تو دینے چاہییں۔

اسی طرح کراچی کے route کے لیے پیسے مختص کیے گئے تھے لیکن اس کو نکال دیا گیا ہے۔ اب ایک ہفتہ پہلے پھر اسی کے قریب اموات ہوئی ہیں، اگر یہ اسی طرح single road رہی تو اور بھی اموات ہوں گی۔ اس حوالے سے ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان پورے ملک کا 45% ہے، آپ ہر تقریر میں کہتے تھے کہ بلوچستان کو ignore کیا گیا ہے، بلوچستان بہت پس ماندہ ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہتا ہوں کہ کیا اسی بلوچستان، وہی محرومیاں اور وہاں کی پس ماندگی اب ان کو نظر نہیں آتی؟ ہم آپ اور اس ایوان کے توسط سے یہ کہتے ہیں کہ خدارا! تمام صوبوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ آپ پنجاب کو جتنا فنڈ دینا چاہتے ہیں، دے دیں، Federation یا اس کے لوگوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں لیکن صوبوں کو ساتھ لے کر چلیں اور صوبوں کی محرومیاں ختم کی جائیں۔

یہاں پر education کے حوالے سے بات ہوئی تو بلوچستان میں education کو دیکھیں، جیسا کہ نصیب اللہ صاحب نے بھی بات کی۔ وہاں پر یہ حالات ہیں کہ پچاس سال پہلے وہاں پر ساٹھ یا ستر جہاز تھے، آج ہمارے پاس دو جہاز نہیں ہیں کہ ہم spray کر سکیں۔ جناب! یہ ہمارے حالات ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Friday, 12th June, 2020 at 05:00 p.m.

---

*(The House was then adjourned to meet again on Friday, 12th June, 2020 at 05:00 p.m.)*

---

Index


Mr. Ali Muhammad Khan....69, 120
Ms. Zartaj Gul....2, 7, 9, 15, 27, 31, 34, 44, 48, 92
Senator Abdul Rehman Malik....63
Senator Bahramand Khan Tangi....30, 71, 84
Senator Chaudhary Tanvir Khan....6, 7
Senator Faisal Javed....44
Senator Kauda Babar....118
Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh....8, 15, 24, 64, 92
Senator Mian Raza Rabbani....98
Senator Muhammad Usman Khan Kakar....47
Senator Mushahid Hussain Sayed....43
Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen....2, 27
Senator Sassui Palijo....81, 85, 90
Senator Seemee Ezdi....48
Senator Sirajul Haq....93
Syed Amin-ul-Haq....6, 94
جناب علی محمد خان....25, 26, 69, 70, 81, 83
جناب غلام سرور خان....110, 111
سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی....14, 26, 42, 62
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم....119, 139
سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق....104
سینیٹر ستارہ ایاز....130
سینیٹر سراج الحق....2, 28, 82, 83
سینیٹر سردار محمد شفیق ترین....2, 3, 15, 27
سینیٹر سسی پلیجو....81, 134, 135
سینیٹر شیری رحمٰن....96, 97, 101, 103
سینیٹر عائشہ رضا فاروق....23
سینیٹر عبدالرحمٰن ملک....63
سینیٹر فدا محمد....95, 137
سینیٹر کلثوم پروین....70
سینیٹر کہدہ بابر....120
سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم....5
سینیٹر محمد جاوید عباسی....96, 97, 106, 110
سینیٹر محمد عثمان خان کاکڑ....2, 48, 141
سینیٹر محمد علی خان سیف....2, 122, 123, 126
سینیٹر مشاہد حسین سید....43, 138, 139
سینیٹر مشتاق احمد....33, 39, 40, 140
سینیٹر مصطفٰے نواز کھوکھر....128, 130, 133, 134
سینیٹر منظور احمد....127, 145
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ....13, 21, 24, 61, 69, 144

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی ..... 4, 29, 30, 69, 142, 143, 144
سینیٹر نزہت صادق ..... 22
سینیٹر نصیب اللہ بازئی ..... 137, 138
سینیٹر سیمی ایزدی ..... 60
سینیٹر ولید اقبال ..... 131, 133
محترمہ زرتاج گل ..... 3, 4, 5, 13, 14, 22, 23, 27, 29, 30, 40, 41, 42, 43, 61, 62, 63